

كَنْزُ الْمَطَالِبِ

فِي

مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

ترتیب و تدوین :

محمد علی قادری، فیض اللہ بغدادی (منہاجیز)

منہاج القرآن پبلیکیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون 5169111-35168514

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، فون 7237695

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

جملہ حقوق بحق تحریک منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : كَنْزُ الْمَطَالِبِ فِي مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

تحقیق و تدوین : محمد علی قادری، فیض اللہ بغدادی (منہاجیز)

زیرِ اہتمام : فرید ملت ریسرچ انسٹیٹیوٹ www.Research.com.pk

مطبع : منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اشاعتِ اول : اپریل 2005ء

تعداد : 1100

قیمتِ امپورٹڈ پیپر : 140 روپے

ISBN : 969-32-0410-1

نوٹ : ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کے آڈیو / ویڈیو کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لئے تحریک منہاج القرآن کے لئے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلیکیشنز)

sales@minhaj.biz



مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
وَالْآلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِينَ لَهُمْ
أَهْلِ التُّقَى وَالنُّقَى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

﴿صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ﴾

حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔اے) ۱-۴ / ۸۰ پی آئی وی،
مؤرخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومت بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم /
۷۳-۹۷۰، مؤرخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر
۲۴۴۱۱-۶۷ این۔اے / اے ڈی (لاہری)، مؤرخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومت
آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / انتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱ / ۹۲، مؤرخہ ۲
جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی
لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

فہرست

الرقم	المحتویات	الصفحة
۱	بَابُ فِي كَوْنِهِ ﷺ أَوَّلَ مَنْ أُسْلِمَ وَ صَلَّى ﴿قبول اسلام میں اول اور نماز پڑھنے میں اول﴾	۹
۲	بَابُ فِي إِخْتِصَاصِ زَوْاجِهِ ﷺ بِسَيِّدَةِ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ﴿سیدہ کائنات فاطمہ الزہراء سے شادی کا اعزاز پانے والے﴾	۱۷
۳	بَابُ فِي كَوْنِهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ ﴿علی المرتضیٰ ﷺ اہل بیت میں سے ہیں﴾	۲۱
۴	بَابُ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيْ مَوْلَاهُ ﴿فرمان مصطفیٰ ﷺ: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے﴾	۲۷
۵	بَابُ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: عَلِيٌّ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان: میرے بعد علی ہر مومن کا ولی ہے﴾	۶۲
۶	بَابُ فِي قَوْلِ سَيِّدِنَا أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَ سَيِّدِنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ: عَلِيٌّ مَوْلَايَ وَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ ﴿فرمان صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما: علی ﷺ میرے اور تمام مومنین کے مولا ہیں﴾	۶۸
۷	بَابُ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: عَلِيٌّ مِّنِّي وَ أَنَا مِنْهُ ﴿فرمان مصطفیٰ ﷺ: علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں﴾	۷۳

الرقم	المحتويات	الصفحة
۸	بَابٌ فِي إِخْتِصَاصِهِ ﷺ بِأَنَّهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى ﴿على المرتضى ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے ایسے ہیں جیسے حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے﴾	۷۸
۹	بَابٌ فِي قُرْبِهِ وَ مَكَانَتِهِ ﷺ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ﴿على المرتضى کا حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں قرب اور مقام و مرتبہ﴾	۸۴
۱۰	بَابٌ فِي كَوْنِهِ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ وَ رَسُولِهِ ﷺ ﴿لوگوں میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سب سے زیادہ محبوب﴾	۹۵
۱۱	بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا فَقَدْ أَبْغَضَنِي ﴿حب علی ﷺ حب مصطفیٰ ﷺ ہے اور بغض علی ﷺ بغض مصطفیٰ ﷺ ہے﴾	۱۰۱
۱۲	بَابٌ فِي كَوْنِ حُبِّهِ عَلَامَةَ الْمُؤْمِنِينَ وَ بُغْضِهِ ﷺ عَلَامَةَ الْمُنَافِقِينَ ﴿حب علی ﷺ علامتِ ایمان ہے اور بغض علی ﷺ علامتِ نفاق ہے﴾	۱۰۹
۱۳	بَابٌ فِي تَلْقِيْبِ النَّبِيِّ ﷺ إِيَّاهُ بِأَبِي تُرَابٍ وَ سَيِّدِ الْعَرَبِ ﴿ابو تراب اور سید العرب کے مصطفوی القاب﴾	۱۱۳

الرقم	المحتويات	الصفحة
۱۴	بَابٌ فِي كَوْنِهِ ﷺ فَاتِحًا لِحَيِّرٍ وَ صَاحِبَ لَوَاءِ النَّبِيِّ ﷺ ﴿آپ کا فاتحِ خیبر اور علمبردارِ مصطفیٰ ﷺ ہونا﴾	۱۱۹
۱۵	بَابٌ فِي أَمْرِ النَّبِيِّ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ ﷺ ﴿مجد نبوی ﷺ میں باب علی ﷺ کے سوا باقی سب دروازوں کا بند کروادیا جانا﴾	۱۳۵
۱۶	بَابٌ فِي مَكَانَتِهِ ﷺ الْعِلْمِيَّةِ ﴿آپ ﷺ کا علمی مقام و مرتبہ﴾	۱۳۹
۱۷	بَابٌ فِي كَوْنِهِ ﷺ أَقْضَى الصَّحَابَةِ ﴿صحابہ کرام ﷺ میں سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے﴾	۱۴۲
۱۸	بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: اَلنَّظَرُ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ ﴿فرمان نبوی ﷺ: علی کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے﴾	۱۴۵
۱۹	بَابٌ فِي تَشْرِفِهِ بِتَغْسِيلِ النَّبِيِّ ﷺ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے غسل کے لئے آپ ﷺ کا انتخاب﴾	۱۴۹
۲۰	بَابٌ فِي إِعْلَامِ النَّبِيِّ ﷺ إِيَّاهُ بِاسْتِشْهَادِهِ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا آپ ﷺ کو شہادت کی خبر دینا﴾	۱۵۱
۲۱	بَابٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ ﷺ ﴿آپ ﷺ کی جامع صفات کا بیان﴾	۱۵۷
✽	ماخذ و مراجع	۱۶۳

(۱) بَابُ فِي كَوْنِهِ ﷺ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَ صَلَّى

﴿ قبولِ اسلام میں اوّل اور نماز پڑھنے میں اوّل ﴾

۱۔ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ يَقُولُ: أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.
وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”ایک انصاری شخص ابو حمزہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت زید بن ارقم ؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے پہلے حضرت علی ؓ ایمان لائے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔“

۲۔ فِي رِوَايَةٍ عَنْهُ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلِيٌّ ؓ رَوَاهُ أَحْمَدُ.

حضرت زید بن ارقم ؓ سے ہی مروی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

الحديث رقم ۱: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علی، ۵/۶۴۲، الحديث رقم: ۳۷۳۵، و الطبرانی فی المعجم الكبير، ۱۱/۴۰۶، الحديث رقم: ۱۲۱۵۱، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۹/۱۰۲.

الحديث رقم ۲: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۴/۳۶۷، و الحاكم فی المستدرک، ۳/۴۴۷، الحديث رقم: ۴۶۶۳، و ابن أبي شيبة في

”حضور نبی اکرم ﷺ پر سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی ؑ ہیں۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔“

۳۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ بُعِثَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَصَلَّى عَلَيَّ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ پیر کے دن حضور نبی اکرم ﷺ کی بعثت ہوئی اور منگل کے دن حضرت علی ؑ نے نماز پڑھی۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔“

۴۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ قَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ أَبُو بَكْرٍ، وَأَسْلَمَ عَلِيٌّ وَهُوَ غُلَامٌ ابْنُ ثَمَانَ سِنِينَ، وَأَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النِّسَاءِ خَدِيجَةُ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں

المصنف، ۳۷۱/۶، الحديث رقم: ۳۲۱۰۶، و الطبراني في المعجم اکبیر، ۴۵۲/۲۲، الحديث رقم: ۱۱۰۲۔

الحديث رقم ۳: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۶۴۰/۵، الحديث رقم: ۳۷۲۸، و الحاكم فی المستدرک علی الصحيحین، ۱۲۱/۳، الحديث رقم: ۴۵۸۷، و المناوي فی فیض القدير، ۳۵۵/۴۔

الحديث رقم ۴: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علی، ۶۴۲/۵، الحديث رقم: ۳۷۳۴۔

سب سے پہلے حضرت علیؑ نے نماز پڑھی۔ اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض نے کہا: سب سے پہلے ابوبکر صدیقؓ اسلام لائے اور بعض نے کہا: سب سے پہلے حضرت علیؑ اسلام لائے جبکہ بعض محدثین کا کہنا ہے کہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت ابوبکرؓ ہیں اور بچوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علیؑ ہیں کیونکہ وہ آٹھ برس کی عمر میں اسلام لائے اور عورتوں میں سب سے پہلے مشرف بہ اسلام ہونے والی حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں۔“

۵۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ مِنْهَا عَنْهُ قَالَ: وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِيجَةَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عمرو بن میمونؓ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضرت علیؑ لوگوں میں سب سے پہلے اسلام لائے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

۶۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَوَّلَ مَنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، بَعْدَ خَدِيجَةَ، عَلِيٌّ، وَقَالَ مَرَّةً: أَسْلَمَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سب سے پہلے

الحديث رقم ۵: أخرجه احمد بن حنبل في المسند، ۱ / ۳۳۰، الحديث رقم: ۳۰۶۲، وابن ابي عاصم في السنة، ۲ / ۶۰۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۱۹، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۳ / ۲۱.

الحديث رقم ۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱ / ۳۷۳، الحديث رقم: ۳۵۴۲، والطيالسي في المسند، ۱ / ۳۶۰، الحديث رقم: ۲۷۵۳.

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد جس شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں اور ایک دفعہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے جو شخص اسلام لایا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

۷۔ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِيَّاسٍ بْنِ عَفِيفٍ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كُنْتُ امْرَأً تَاجِرًا، فَقَدِمْتُ الْحَجَّ فَاتَيْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لِابْتِنَاعٍ مِنْهُ بَعْضَ التَّجَارَةِ وَكَانَ امْرَأً تَاجِرًا، فَوَاللَّهِ إِنِّي لَعِنْدَهُ بِمَنَى، إِذْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ خِبَاءٍ قَرِيبٍ مِنْهُ فَنَظَرَ إِلَى الشَّمْسِ، فَلَمَّا رَاهَا مَالَتْ، يَعْني قَامَ يُصَلِّي قَالَ: ثُمَّ خَرَجَتِ امْرَأَةٌ مِنْ ذَلِكَ الْخِبَاءِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ ذَلِكَ الرَّجُلُ، فَقَامَتْ خَلْفَهُ تُصَلِّي، ثُمَّ خَرَجَ غُلَامٌ حِينَ رَاهِقَ الْحُلُمِ مِنْ ذَلِكَ الْخِبَاءِ، فَقَامَ مَعَهُ يُصَلِّي. قَالَ: فَقُلْتُ لِلْعَبَّاسِ: مَنْ هَذَا يَا عَبَّاسُ؟ قَالَ: هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ابْنُ أَخِي قَالَ: فَقُلْتُ: مَنْ الْمَرْأَةُ؟ قَالَ: هَذِهِ امْرَأَتُهُ خَدِيجَةُ ابْنَةُ خُوَيْلِدٍ قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هَذَا الْفَتَى؟ قَالَ: هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ابْنُ عَمِّهِ قَالَ: فَقُلْتُ: فَمَا هَذَا الَّذِي يَصْنَعُ؟ قَالَ: يُصَلِّي وَهُوَ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَلَمْ يَتَّبِعْهُ عَلَى أَمْرِهِ إِلَّا امْرَأَتُهُ وَابْنُ عَمِّهِ هَذَا الْفَتَى وَهُوَ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَيُفْتَحُ عَلَيْهِ كُنُوزُ كِسْرَى وَقَيْصَرَ قَالَ: فَكَانَ عَفِيفٌ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ يَقُولُ: وَ أَسْلَمَ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَسَنَ إِسْلَامُهُ لَوْ كَانَ اللَّهُ رَزَقَنِي

الحديث رقم ۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱ / ۲۰۹ و الحديث

رقم: ۱۷۸۷، و ابن عبد البر في الاستيعاب، ۳ / ۱۰۹۶، و المقدسي

في الأحاديث المختارة، ۸ / ۳۸۸، الحديث رقم: ۶۴۷۹.

الْإِسْلَامَ يَوْمَئِذٍ، فَأَكُونُ ثَالِثًا مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت اسماعیل بن ایاس بن عقیف کندی ؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک تاجر تھا، میں حج کی غرض سے مکہ آیا تو حضرت عباس بن عبدالمطلب ؓ سے ملنے گیا تاکہ آپ سے کچھ مال تجارت خرید لوں اور آپ ؓ بھی ایک تاجر تھے۔ بخدا میں آپ ؓ کے پاس منیٰ میں تھا کہ اچانک ایک آدمی اپنے قریبی خیمہ سے نکلا اس نے سورج کی طرف دیکھا، پس جب اس نے سورج کو ڈھلتے ہوئے دیکھا تو کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر اسی خیمہ سے جس سے وہ آدمی نکلا تھا ایک عورت نکلی اور اس کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے کھڑی ہو گئی پھر اسی خیمہ میں سے ایک لڑکا جو قریب البلوغ تھا نکلا اور اس شخص کے ساتھ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عباس ؓ سے کہا اے عباس! یہ کون ہے؟ تو انہوں نے کہا: یہ میرا بھتیجا محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہے۔ میں نے پوچھا: یہ عورت کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ ان کی بیوی خدیجہ بنت خویلد ہے۔ میں نے پوچھا: یہ نوجوان کون ہے؟ تو انہوں نے کہا: یہ ان کے چچا کا بیٹا علی بن ابی طالب ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر میں نے پوچھا کہ یہ کیا کام کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے کہا یہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ یہ نبی ہیں حالانکہ ان کی اتباع سوائے ان کی بیوی اور چچا زاد اس نوجوان کے کوئی نہیں کرتا اور وہ یہ بھی گمان کرتے ہیں کہ عنقریب قیصر و کسری کے خزانے ان کے لئے کھول دیئے جائیں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: عقیف جو کہ اشعث بن قیس کے بیٹے ہیں وہ کہتے ہیں کہ وہ اس کے بعد اسلام لائے، پس اس کا اسلام لانا اچھا ہے مگر کاش اللہ تبارک و تعالیٰ اس دن مجھے اسلام کی دولت عطا فرما دیتا تو میں حضرت علی ؓ کے ساتھ تیسرا اسلام قبول کرنے والا شخص ہو جاتا۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

۸۔ عَنْ حَبَّةِ الْعُرَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: أَنَا أَوَّلُ رَجُلٍ صَلَّى
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت حبہ عرنیؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں میں نے حضرت
علیؓ کو فرماتے ہوئے سنا: میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے
ساتھ نماز پڑھی۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

۹۔ عَنْ حَبَّةِ الْعُرَنِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا ضَحِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ، لَمْ أَرَهُ
ضَحِكَ ضِحْكًا أَكْثَرَ مِنْهُ حَتَّى بَدَثُ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ: ذَكَرْتُ قَوْلَ أَبِي
طَالِبٍ ظَهَرَ عَلَيْنَا أَبُو طَالِبٍ وَ أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ نَحْنُ نُصَلِّي بِبَطْنِ
نَخْلَةٍ، فَقَالَ: مَا تَصْنَعَانِ يَا بَنَ أَخِي؟ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْإِسْلَامِ،
فَقَالَ: مَا بِالَّذِي تَصْنَعَانِ بَأْسٌ أَوْ بِالَّذِي تَقُولَانِ بَأْسٌ وَ لَكِنُّ وَاللَّهِ! لَا
تَعْلُونِي سِنِّي أَبَدًا! وَ ضَحِكَ تَعَجُّبًا لِقَوْلِ أَبِيهِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ! لَا أُعْتَرِفُ
أَنْ عَبْدًا لَكَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَبْدَكَ قَبْلِي، غَيْرَ نَبِيِّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
لَقَدْ صَلَّيْتُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ النَّاسُ سَبْعًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت حبہ عرنیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو منبر پر

الحديث رقم ۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱ / ۱۴۱، الحديث
رقم: ۱۱۹۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶ / ۳۶۸، الحديث رقم:
۳۲۰۸۵، و الشيباني في الأحاد و المثاني، ۱ / ۱۴۹، الحديث رقم:
۱۷۹.

الحديث رقم ۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱ / ۹۹، الحديث رقم:
۷۷۶، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۰۲، و الطيالسي في المسند،
۱ / ۳۶، الحديث رقم: ۱۸۸.

ہنستے ہوئے دیکھا اور میں نے کبھی بھی آپ ﷺ کو اس سے زیادہ ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دانت نظر آنے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنے والد ابو طالب کا قول یاد آ گیا تھا۔ ایک دن وہ ہمارے پاس آئے جبکہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا اور ہم وادی نخلہ میں نماز ادا کر رہے تھے، پس انہوں نے کہا: اے میرے بھتیجے! آپ کیا کر رہے ہیں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے آپ کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے کہا: جو کچھ آپ کر رہے ہیں یا کہہ رہے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں لیکن آپ کبھی بھی (تجربہ میں) میری عمر سے زیادہ نہیں ہو سکتے۔ پس حضرت علی ﷺ اپنے والد کی اس بات پر ہنس دیئے پھر فرمایا: اے اللہ! میں نہیں جانتا کہ مجھ سے پہلے اس امت کے کسی اور فرد نے تیری عبادت کی ہو سوائے تیرے نبی ﷺ کے، یہ تین مرتبہ دہرایا پھر فرمایا: تحقیق میں نے عامۃ الناس کے نماز پڑھنے سے سات سال پہلے نماز ادا کی۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔“

۱۰۔ عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: أَوَّلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَرُودًا عَلَى نَبِيِّهَا ﷺ أَوَّلُهَا إِسْلَامًا، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ﷺ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ الطَّبْرَانِيُّ وَ الْهَيْثَمِيُّ.

”حضرت سلمان فارسی ﷺ سے روایت ہے: وہ بیان کرتے ہیں کہ امت میں سے سب سے پہلے حوض کوثر پر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے والے اسلام لانے میں سب سے اول علی بن ابی طالب ﷺ ہیں۔ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، امام طبرانی اور امام ہیثمی نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم ۱۰: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف ۷/۲۶۷، الحديث رقم: ۳۵۹۵۴، والطبراني في المعجم الكبير، ۶/۲۶۵، الحديث رقم: ۶۱۷۴، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۰۲، والشيباني في الأحاد والمثاني، ۱/۱۴۹، الحديث رقم: ۱۷۹

۱۱۔ عَنْ مُجَاهِدٍ أَوَّلُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ، وَهُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ وَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زُرَّارَةَ قَالَ: أَسْلَمَ عَلِيٌّ وَهُوَ ابْنُ تِسْعِ سِنِينَ رَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، حِينَ دَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْإِسْلَامِ كَانَ ابْنُ تِسْعِ سِنِينَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ زَيْدٍ وَيُقَالُ: دُونَ تِسْعِ سِنِينَ وَلَمْ يَعْبُدِ إِلَّا وَثَانِ قَطُّ لِصِغَرِهِ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

”حضرت مجاہد ؓ سے روایت ہے کہ سب سے پہلے حضرت علی ؓ نے نماز ادا کی اور وہ اس وقت دس سال کے تھے اور حضرت محمد بن عبد الرحمن بن زرارہ ؓ سے مروی ہے کہ آپ ؓ نے اسلام قبول کیا جب آپ ؓ کی عمر نو سال تھی اور حسن بن زید بن حسن بن علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے آپ ؓ کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی اس وقت آپ ؓ کی عمر نو سال تھی اور حسن بن زید بیان کرتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ آپ ؓ نو سال سے بھی کم عمر میں اسلام لائے لیکن آپ نے اپنے بچپن میں بھی کبھی بتوں کی پوجا نہیں کی تھی۔ اسے ابن سعد نے ”الطبقات الکبریٰ“ میں روایت کیا ہے۔“

(۲) بَابُ فِي إِيْخْتِصَاصِ زَوْاجِهِ ﷺ

بِسَيِّدَةِ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿ سیدہ کائنات فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے شادی کا

اعزاز پانے والے ﴾

۱۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَزُوجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کر دوں۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ”المعجم الكبير“ میں روایت کیا ہے۔“

۱۳۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ قَالَتْ: زَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ابْنَتَهُ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى فَاطِمَةَ حَتَّى يَجِئَهُ. وَكَانَ الْيَهُودُ يُؤَخِّرُونَ الرَّجُلَ عَنْ أَهْلِهِ. فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى وَقَفَ بِالْبَابِ وَسَلَّمْ، فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ، فَقَالَ: أَتَمَّ أَخِي؟ فَقَالَتْ أُمُّ أَيْمَنَ: يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ أَخُوكَ؟ قَالَ: عَلِيٌّ

الحديث رقم ۱۲: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۰/۱۵۶، رقم: ۱۰۳۰۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۲۰۴، والمنائي في فيض القدير، ۲/۲۱۵، والحسيني في البيان والتعريف، ۱/۱۷۴۔

الحديث رقم ۱۳: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۸/۲۴۔

بُنْ أَبِي طَالِبٍ، قَالَتْ: وَكَيْفَ يَكُونُ أَخَاكَ وَقَدْ زَوَّجْتَهُ ابْنَتَكَ؟ قَالَ: هُوَ ذَاكَ يَا أُمُّ أَيِّمَنَ، فَدَعَا بِمَاءٍ إِنَاءٍ فَغَسَلَ فِيهِ يَدَيْهِ ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَنَضَحَ عَلَى صَدْرِهِ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ وَبَيَّنَ كِتْفَيْهِ، ثُمَّ دَعَا فَاطِمَةَ فَجَاءَتْ بِغَيْرِ خِمَارٍ تَعْتُرُ فِي ثَوْبِهَا ثُمَّ نَضَحَ عَلَيْهَا مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ، ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ مَا أَلَوْتُ أَنْ زَوَّجْتُكَ خَيْرَ أَهْلِي وَ قَالَتْ أُمُّ أَيِّمَنَ: وَلَيْتُ جِهَازَهَا فَكَانَ فِيْمَا جَهَّزْتُهَا بِهِ مِرْفَقَةً مِنْ أَدَمٍ حَشَوْهَا لَيْفٌ، وَبَطْحَاءُ مَفْرُوشٌ فِي بَيْتِهَا. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى

”حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ حضرت اُم ایمن رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کی اور آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ فاطمہ کے پاس جائیں یہاں تک کہ وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آگئے (یہ حکم اس لیے فرمایا گیا کہ یہودیوں کی مخالفت ہو کیونکہ یہودیوں کی یہ عادت تھی کہ وہ شوہر کی اپنی بیوی سے پہلی ملاقات کرانے میں تاخیر کرتے تھے)۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے یہاں تک کہ آپ ﷺ دروازے پر کھڑے ہو گئے اور سلام کیا اور اندر آنے کی اجازت طلب فرمائی پس آپ ﷺ کو اجازت دی گئی، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہاں میرا بھائی ہے؟ تو ام ایمن نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ کا بھائی کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرا بھائی علی بن ابی طالب ہے پھر انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ آپ کے بھائی کیسے ہو سکتے ہیں؟ حالانکہ آپ نے اپنی صاحبزادی کا نکاح ان کے ساتھ کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام ایمن! وہ اسی طرح ہے۔ پھر آپ ﷺ نے پانی کا ایک برتن منگوا دیا اور اس میں اپنے ہاتھ مبارک دھوئے اور

حضرت علیؑ کے سامنے بیٹھ گئے اور آپ ﷺ نے اس پانی میں سے کچھ آپ ﷺ کے سینہ پر اور کچھ آپ ﷺ کے کندھوں کے درمیان چھڑکا۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا پس آپ اپنے کپڑوں میں لپیٹی ہوئی آئیں، حضور نبی اکرم ﷺ نے وہ پانی آپ رضی اللہ عنہا پر بھی چھڑکا پھر فرمایا: خدا کی قسم! اے فاطمہ! میں نے تمہاری شادی اپنے خاندان میں سے بہترین شخص کے ساتھ کر دی ہے اور تمہارے حق میں کوئی تقصیر نہیں کی۔ حضرت ام ایمن فرماتی ہیں کہ مجھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جہیز کی ذمہ داری سونپی گئی پس جو چیزیں آپ رضی اللہ عنہا کے جہیز میں تیار کی گئیں ان میں ایک چمڑے کا تکیہ تھا جو کھجور کی چھال سے بھرا ہوا تھا اور ایک بچھونا تھا جو آپ رضی اللہ عنہا کے گھر بچھایا گیا۔ اسے ابن سعد نے ”الطبقات الکبریٰ“ میں روایت کیا ہے۔“

۱۴۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، إِذْ قَالَ ﷺ لِعَلِيٍّ: هَذَا جَبْرِئِلُ يُخْبِرُنِي أَنَّ اللَّهَ ﷻ زَوَّجَكَ فَاطِمَةَ، وَأَشْهَدُ عَلَى تَزْوِيجِكَ أَرْبَعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ، وَأَوْحَى إِلَى شَجَرَةِ طُوبَى أَنْ أَثْرِي عَلَيْهِمُ الدُّرَّ وَالْيَاقُوتَ، فَنَثَرَتْ عَلَيْهِمُ الدُّرَّ وَالْيَاقُوتَ، فَأَبْتَدَرَتْ إِلَيْهِ الْخُورُ الْعَيْنُ يَلْتَقِطْنَ مِنْ أَطْبَاقِ الدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ، فَهُمْ يَتَهَادُونَ بَيْنَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ مُحِبُّ الدِّينِ أَحْمَدُ الطَّبْرِيُّ فِي الرِّيَاضِ النَّصْرَةِ۔

”حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف

الحديث رقم ۱۴: أخرجه محب الدين أحمد الطبري في الرياض النضرة

في مناقب العشرة، ۱۴۶/۳ و في ذخائر العقبى في مناقب ذوي

فرماتے تھے کہ حضرت علیؑ سے فرمایا: یہ جبریل امینؑ ہیں جو مجھے خبر دے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہ سے تمہاری شادی کر دی ہے۔ اور تمہارے نکاح پر (ملاء اعلیٰ میں) چالیس ہزار فرشتوں کو گواہ کے طور پر مجلس نکاح میں شریک کیا، اور شجر ہائے طوبی سے فرمایا: ان پر موتی اور یاقوت نچھاور کرو، پھر دلکش آنکھوں والی حوریں اُن موتیوں اور یاقوتوں سے تھال بھرنے لگیں۔ جنہیں (تقریب نکاح میں شرکت کرنے والے) فرشتے قیامت تک ایک دوسرے کو بطور تحائف دیتے رہیں گے۔ اس کو امام محبت الدین احمد الطبری نے روایت کیا ہے۔“

۱۵۔ عَنْ عَلِيٍّ ؑ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَتَانِي مَلَكٌ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ، وَ يَقُولُ لَكَ: إِنِّي قَدْ رَوَّجْتُ فَاطِمَةَ ابْنَتَكَ مِنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي الْمَلَأِ الْأَعْلَى، فَزَوَّجَهَا مِنْهُ فِي الْأَرْضِ. رَوَاهُ مُحِبُّ الدِّينِ أَحْمَدُ الطَّبْرِيُّ فِي ذَخَائِرِ الْعُقَبَى۔

”حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ایک فرشتے نے آ کر کہا ہے اے محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ پر سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے: میں نے آپ کی صاحبزادی فاطمہ کا نکاح ملاء اعلیٰ میں علی بن ابی طالب سے کر دیا ہے، پس آپ زمین پر بھی فاطمہ کا نکاح علی سے کر دیں۔ اس کو امام محبت الدین احمد الطبری نے روایت کیا۔“

(۳) بَابُ فِي كَوْنِهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

﴿ عَلِي الْمُرْتَضَى ﷺ اہل بیت میں سے ہیں ﴾

۱۶۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ؓ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَابْنَاءَكُمْ﴾ آل عمران: ۶۱، دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آیت مباہلہ ”آپ فرمادیں آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ“ نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا، پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔“ اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

الحديث رقم ۱۶: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبي طالب ؓ، ۱۸۷۱/۴، الحديث رقم: ۲۴۰۴، والترمذی فی الجامع الصحيح، کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللہ ﷺ، باب: و من سورة آل عمران، ۲۲۵/۵، الحديث رقم: ۲۹۹۹، وفي كتاب المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (۲۱)، ۵/۶۳۸، الحديث رقم: ۳۷۲۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۸۵/۱، الحديث رقم: ۱۶۰۸، والبيهقي في السنن الكبرى، ۷/۶۳، الحديث رقم: (۱۳۱۶۹ - ۱۳۱۷۰)، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/۱۰۷، الحديث رقم: ۸۳۹۹، والحاكم في المستدرک، ۳/۱۶۳، الحديث رقم:

۱۷۔ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَ عَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعْرِ أَسْوَدَ۔ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ ﷺ فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيُّ ﷺ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی جس پر سیاہ اون سے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے انہیں اُس چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت حسین ﷺ آئے اور ان کے ساتھ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ”اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تمہیں خوب پاک و صاف کر دے۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۱۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل أهل بيت النبي، ۴/ ۱۸۸۳، الحديث رقم: ۲۴۲۴، و ابن أبي شيبة في المصنف، ۶/ ۳۷۰، الحديث رقم: ۳۶۱۰۲، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۲/ ۶۷۲، الحديث رقم: ۱۱۴۹، و ابن راهويه في المسند، ۳/ ۶۷۸، الحديث رقم: ۱۲۷۱، و الحاكم في المستدرک، ۳/ ۱۵۹، الحديث رقم: ۴۷۰۷، و البيهقي في السنن الكبرى، ۲/ ۱۴۹.

۱۸۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ إِلَى صَلَاةِ الْفَجْرِ، يَقُولُ: الصَّلَاةُ! يَا أَهْلَ الْبَيْتِ ﴿ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴾ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چھ (۶) ماہ تک حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول رہا کہ جب نماز فجر کے لئے نکلتے تو حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دروازہ کے پاس سے گزرتے ہوئے فرماتے: اے اہل بیت! نماز قائم کرو (اور پھر یہ آیت مبارکہ پڑھتے): اے اہل بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۹۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيبِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ

الحديث رقم ۱۸: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، کتاب التفسیر، باب ومن سورة الأحزاب، ۳۵۲/۵، الحديث رقم: ۳۲۰۶، و أحمد بن حنبل فی المسند، ۲۵۹/۳، ۲۸۵، و الحاكم فی المستدرک، ۱۷۲/۳، الحديث رقم: ۴۷۴۸، و أحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ۷۶۱/۲، الحديث رقم: ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، و ابن ابی شیبہ فی المصنف، ۳۸۸/۶، الحديث رقم: ۳۲۲۷۲، و الشیبانی فی الآحاد و المثنی، ۳۶۰/۵، الحديث رقم: ۲۹۵۳، و عبد بن حمید فی المسند: ۳۶۷، الحديث رقم: ۱۲۲۲۳۔

الحديث رقم ۱۹: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، کتاب التفسیر،

باب و من سورة الأحزاب، ۳۵۱/۵، الحديث رقم: ۳۲۰۵، و فی کتاب

المناقب، باب مناقب أهل بيت النبي، ۶۶۳/۵، الحديث رقم: ۳۷۸۷، و ←

الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا ﷺ فَجَلَّلَهُمْ بِكَسَاءٍ، وَعَلِيٌّ ﷺ خَلَفَ ظَهْرَهُ فَجَلَّلَهُ بِكَسَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ! هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

”پرو روئے نبی حضرت عمر بن ابی سلمہ ﷺ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ پر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں یہ آیت مبارکہ اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے نازل ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین ﷺ کو بلایا اور ایک چادر میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے انہیں بھی کُملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اِہٰی! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے ہر آلودگی کو دور کر دے اور انہیں خوب پاک و صاف فرما دے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۲۰۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ

أحمد بن حنبل فی المسند، ۶/۲۹۲، و الحاكم فی المستدرک علی الصحیحین، ۲/۴۵۱، الحدیث رقم: ۳۵۵۸، و فیہ ایضاً، ۳/۱۵۸، الحدیث رقم: ۴۷۰۵، و الطبرانی فی المعجم الکبیر، ۳/۵۴، الحدیث رقم: ۲۶۶۸، و أحمد بن حنبل ایضاً فی فضائل الصحابة، ۲/۵۸۷، الحدیث رقم: ۹۹۴۔

الحدیث رقم ۲۰: أخرجه الطبرانی فی المعجم الاوسط، ۳/۳۸۰، الحدیث رقم: ۳۴۵۶، و الطبرانی فی المعجم الصغیر، ۱/۲۳۱، الحدیث رقم: ۳۷۵، و ابن حیان فی طبقات المحدثین باصبهان، ۳/۳۸۴، و خطیب البغدادی فی تاریخ بغداد، ۱۰/۲۷۸۔

لِيُذْهِبَ عَنْكُمْ الرَّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ ﴿ قَالَ: نَزَلَتْ فِي خَمْسَةِ: فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَ عَلِيٍّ، وَ فَاطِمَةَ، وَ الْحَسَنَ، وَ الْحُسَيْنَ ﷺ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ

”حضرت ابوسعید خدری ؓ نے فرمانِ خداوندی: ”اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے“ کے بارے میں کہا ہے کہ یہ آیت مبارکہ پانچ تن کے حق میں نازل ہوئی؛ حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین ؓ کے حق میں، اس حدیث کو طبرانی نے ”المعجم الأوسط“ میں روایت کیا ہے۔

٢١- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾ قَالَُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! مَنْ قَرَابَتِكَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ ابْنَاهُمَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ ”اے محبوب! فرما دیجئے کہ میں تم سے صرف اپنی قرابت کے ساتھ محبت کا سوال کرتا ہوں“ تو صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کی قرابت والے کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب کی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علی، فاطمہ، اور ان کے دونوں بیٹے (حسن اور حسین)۔ اس حدیث کو طبرانی نے ”المعجم الكبير“ میں روایت کیا ہے۔“

(٣) بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ

فَعَلِيَ مَوْلَاهُ

﴿فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی

مولا ہے﴾

٢٣. عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، (شَكَّ شُعْبَةُ) عَنِ النَّبِيِّ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيَ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. (قَالَ:) وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ هَذَا

الحديث رقم ٢٣: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، ابواب المناقب باب مناقب علي بن أبي طالب عليه السلام، ٥/٦٣٣، الحديث رقم: ٣٧١٣، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٥/١٩٥، ٢٠٤، الحديث رقم: ٥٠٧١، ٥٠٩٦.

وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ. أخرجه الحاكم فی المستدرک، ٣/١٣٤، الحديث رقم: ٤٦٥٢، والطبرانی فی المعجم الكبير، ١٢/٧٨، الحديث رقم: ١٢٥٩٣، ابن ابی عاصم فی السنه: ٦٠٢، الحديث رقم: ١٣٥٩، وحسام الدين الهندي فی كنز العمال، ١١/٦٠٨، رقم: ٣٢٩٤٦، وابن عساكر فی تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/٧٧، ١٤٤، وخطيب البغدادي فی تاريخ بغداد، ١٢/٣٤٣، وابن كثير فی البدايه و النهايه، ٥/٤٥١، والهيثمي فی مجمع الزوائد، ٩/١٠٨.

۲۲۔ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَنْعَقِدُ قَدَمًا عَبْدٌ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعَةٍ عَنْ جَسَدِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ، وَعُمْرِهِ فِيمَا أَقْنَاهُ، وَمَالِهِ بِنِ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ، وَ عَنْ حُبِّ أَهْلِ الْبَيْتِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! فَمَا عَلَامَةُ حُبِّكُمْ فَضْرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكَبِ عَلِيٍّ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ.

”حضرت ابو برزہؓ بیان کرتے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی کے دونوں قدم اس وقت تک اگلے جہان میں نہیں پڑتے جب تک کہ اس سے چار چیزوں کے بارے سوال نہ کر لیا جائے، اس کے جسم کے بارے میں کہ اس نے اسے کس طرح کے اعمال میں بوسیدہ کیا؟ اور اس کی عمر کے بارے میں کہ کس حال میں اسے ختم کیا؟ اور اس کے مال کے بارے میں کہ اس نے یہ کہاں سے کمایا اور کہاں کہاں خرچ کیا؟ اور اہل بیت کی محبت کے بارے میں؟ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ کی (یعنی اہل بیت کی) محبت کی کیا علامت ہے؟ تو آپ ﷺ نے اپنا دست اقدس حضرت علیؓ کے شانے پر مارا (کہ یہ محبت کی علامت ہے) اس حدیث کو امام طبرانی نے ”المعجم الأوسط“ میں روایت کیا ہے۔“

الْحَدِيثُ عَنْ مَيْمُونِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

”حضرت شعبہ رحمہ اللہ سلمہ بن کہیل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابو طفیل سے سنا کہ ابوسریحہ یا زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے مروی ہے (شعبہ کو راوی کے متعلق شک ہے) کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضاً عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ.

أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ فِي السَّنَةِ: ٦٠٢، الْحَدِيثُ رَقْم: ١٣٥٥، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي الْمَصْنَفِ، ٦/٣٦٦، الْحَدِيثُ رَقْم: ٣٢٠٧٢

وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ.

أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ فِي السَّنَةِ: ٦٠٢، الْحَدِيثُ رَقْم: ١٣٥٤، وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْكَبِيرِ، ٤/١٧٣، الْحَدِيثُ رَقْم: ٤٠٥٢، وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْاَوْسَطِ، ١/٢٢٩، الْحَدِيثُ رَقْم: ٣٤٨.

وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ بُرَيْدَةَ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ.

أَخْرَجَهُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ فِي الْمَصْنَفِ، ١١/٢٢٥، الْحَدِيثُ رَقْم: ٢٠٣٨٨، وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الصَّغِيرِ، ١: ٧١، وَابْنُ عَسَاكَرٍ فِي تَارِيخِ دِمَشْقِ الْكَبِيرِ، ٤٥/١٤٣، وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ فِي السَّنَةِ: ٦٠١، الْحَدِيثُ رَقْم: ١٣٥٣، وَابْنُ عَسَاكَرٍ فِي تَارِيخِ دِمَشْقِ الْكَبِيرِ، ٤٥/١٤٦، وَابْنُ كَثِيرٍ فِي الْبَدَايَةِ وَالنِّهَايَةِ، ٥/٤٥٧، وَحَسَامُ الدِّينِ هِنْدِيُّ فِي كُنْزِ الْعَمَالِ، ١١/٦٠٢، رَقْم: ٣٢٩٠٤.

وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَالِكِ بْنِ حُوَيْرِثٍ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ.

أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْكَبِيرِ، ١٩/٢٥٢، الْحَدِيثُ رَقْم: ٦٤٦، وَابْنُ عَسَاكَرٍ، تَارِيخِ دِمَشْقِ الْكَبِيرِ، ٤٥: ١٧٧، وَالْهَيْثَمِيُّ فِي مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ، ٩/١٠٦.

شعبہ نے اس حدیث کو میمون ابو عبد اللہ سے، انہوں نے زید بن ارقم سے اور انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

۲۴. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ فِي رِوَايَةٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَا أُعْطِيَنَّ الرَّأْيَةَ الْيَوْمَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ النَّسَائِيُّ.

”حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس کا میں ولی ہوں اُس کا علی ولی ہے اور میں نے آپ ﷺ کو (حضرت علیؓ سے) یہ فرماتے ہوئے سنا: تم میرے لیے اسی طرح ہو جیسے ہارون علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام کے لیے تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں، اس میں نے آپ ﷺ کو (غزوہ خیبر کے موقع پر) یہ بھی فرماتے ہوئے سنا: میں آج اس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔“ اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔“

۲۵. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي حَاجَّتِهِ الَّتِي حَاجَّ، فَنَزَلَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ، فَأَمَرَ الصَّلَاةَ جَامِعَةً، فَأَخَذَ بِيَدِ

الحديث رقم ۲۴: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب في فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، ۱ / ۴۵، الحديث رقم: ۱۲۱، و النسائي في الخصائص أمير المؤمنين علي بن أبي طالب ص: ۳۲، ۳۳، الحديث رقم: ۹۱.

الحديث رقم ۲۵: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، ۱ / ۸۸، الحديث رقم: ۱۱۶.

عَلِيِّ عليه السلام، فَقَالَ: أَلَسْتُ أُولَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا: بَلَىٰ، قَالَ: أَلَسْتُ أُولَىٰ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوا: بَلَىٰ، قَالَ: فَهَذَا وَلِيُّ مَنْ أَنَا مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، اللَّهُمَّ! عَادِ مَنْ عَادَاهُ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج ادا کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے راستے میں ایک جگہ قیام فرمایا اور نماز باجماعت (قائم کرنے) کا حکم دیا، اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا میں مومنوں کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں ہر مومن کی جان سے قریب تر نہیں ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس یہ (علی) ہر اس شخص کا ولی ہے جس کا میں مولا ہوں۔ اے اللہ! جو اسے دوست رکھے اسے تو بھی دوست رکھ (اور) جو اس سے عداوت رکھے اُس سے تو بھی عداوت رکھ۔“ اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۲۶۔ عَنْ بُرَيْدَةَ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ عَلِيٍّ الْيَمَنَ فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَكَرْتُ عَلِيًّا، فَتَنَقَّصْتُهُ، فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَغَيَّرُ، فَقَالَ: يَا بُرَيْدَةُ! أَلَسْتُ أُولَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قُلْتُ: بَلَىٰ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَىٰ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

الحديث رقم ۲۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۴۷/۵، الحديث رقم: ۲۲۹۹۵، والنسائي في السنن الكبرى، ۱۳۰/۵، الحديث رقم: ۸۴۶۵، والحاكم في المستدرک، ۱۱۰/۳، الحديث رقم: ۴۵۷۸، وابن أبي شيبة في المصنف، ۸۴/۱۲، الحديث رقم: ۱۲۱۸۱۔

وَقَالَ الْحَاكِمُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

”حضرت بریدہ ؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی ؓ کے ساتھ یمن کے غزوہ میں شرکت کی جس میں مجھے آپ سے کچھ شکوہ ہوا۔ جب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں واپس آیا تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے حضرت علی ؓ کا ذکر کرتے ہوئے ان کے بارے میں تنقیص کی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے بریدہ! کیا میں مومنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟“ تو میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔“ اس حدیث کو امام احمد نے اپنی مسند میں، امام نسائی نے ”السنن الکبریٰ“ میں اور امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔“

۲۷. عَنْ مَيْمُونِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ ؓ وَ أَنَا أَسْمَعُ: نَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِوَادٍ يُقَالُ لَهُ وَادِي خُمٍ، فَأَمَرَ بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّاهَا بِهَجِيرٍ، قَالَ: فَخَطَبَنَا وَ ظَلَّلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِثَوْبٍ عَلَى شَجَرَةٍ سَمَرَةٍ مِنَ الشَّمْسِ، فَقَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَوْ لَسْتُمْ تَشْهَدُونَ أَنِّي أَوْلَىٰ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوا: بَلَىٰ، قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ! عَادِ مَنْ عَادَاهُ وَ وَاِلِ مَنْ وَاَلَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى وَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ.

الحديث رقم ۲۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴ / ۳۷۲،

والبيهقي في السنن الكبرى، ۵ / ۱۳۱، والطبراني في المعجم الكبير،

۵ / ۱۹۵، الحديث رقم: ۵۰۶۸، بسنده.

”حضرت میمون ابو عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے زید بن ارقمؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک وادی..... جسے وادی خُم کہا جاتا تھا..... میں اُترے۔ پس آپ ﷺ نے نماز کا حکم دیا اور سخت گرمی میں جماعت کروائی۔ پھر ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا درآنحالیکہ حضور نبی اکرم ﷺ کو سورج کی گرمی سے بچانے کے لئے درخت پر کپڑا لٹکا کر سایہ کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نہیں جانتے یا (اس بات کی) گواہی نہیں دیتے کہ میں ہر مومن کی جان سے قریب تر ہوں؟“ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”پس جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! تو اُس سے عداوت رکھ جو اُس سے عداوت رکھے اور اُسے دوست رکھ جو اُسے دوست رکھے۔ اس حدیث کو امام احمد نے اپنی ”مسند“ میں اور بیہقی نے ”السنن الکبریٰ“ میں اور طبرانی نے ”المعجم الکبیر“ میں روایت کیا ہے۔“

۲۸. عَنْ عَلِيٍّ ؑ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيَّْ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

(خود) حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غدیر خُم کے دن فرمایا: ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اس حدیث کو امام احمد

الحديث رقم ۲۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۵۲، و الطبرانی في المعجم الاوسط، ۷/۴۴۸، الحديث رقم: ۶۸۷۸، و الهيثمی في مجمع الزوائد، ۹/۱۰۷، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۲/۷۰۵، الحديث رقم: ۱۲۰۶، و ابن ابی عاصم في كتاب السنه: ۶۰۴، الحديث رقم: ۱۳۶۹، و ابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، ۴۵: ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، و ابن كثير في البدايه و النهايه، ۴/۱۷۱، وحسام الدين الهندي في كنز العمال، ۱۳/۷۷، ۱۶۸، الحديث رقم: ۳۶۵۱۱، ۳۲۹۵۰.

بن حنبل نے، اور طبرانی نے المعجم الاوسط میں روایت کیا ہے۔“

۲۹. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ، يَقُولُ: وَقَفَ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ سَائِلٌ وَهُوَ رَاكِعٌ فِي تَطَوُّعٍ فَفَزَعَ خَاتَمَهُ فَأَعْطَاهُ السَّائِلُ، فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْلَمَهُ ذَلِكَ، فَزَلَّتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَ هُمْ رَاكِعُونَ﴾ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْحَاكِمُ وَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

”حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سائل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کھڑا ہوا۔ آپ ﷺ نماز میں حالت رکوع میں تھے۔ اُس نے آپ ﷺ کی انگلی کھینچی۔ آپ ﷺ نے انگلی سائل کو عطا فرمادی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کو اُس کی خبر دی۔ اس موقع پر آپ ﷺ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ﴿بے شک تمہارا (مددگار) دوست اللہ اور اُس کا رسول ہی ہے اور (ساتھ) وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں

الحديث رقم ۲۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱: ۱۱۹ وفيه أيضا، ۴/ ۳۷۲، و الحاكم في المستدرک، ۳/ ۱۱۹، ۳۷۱، الحديث رقم: ۴۵۷۶، ۵۵۹۴، والطبرانی في المعجم الاوسط، ۷/ ۱۲۹، ۱۳۰، الحديث رقم: ۶۲۲۸، و الطبرانی في المعجم الكبير، ۴/ ۱۷۴، الحديث رقم: ۴۰۵۳، و في، ۵/ ۱۹۵، ۲۰۳، ۲۰۴، الحديث رقم: ۵۰۶۸، ۵۰۶۹، ۵۰۹۲، ۵۰۹۷، و الطبرانی في المعجم الصغير، ۱/ ۶۵، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۷/ ۱۷، و الهيثمي في موارد الظمان، ۵۴۴، الحديث رقم: ۲۲۰۵، و خطيب البغدادی في تاريخ بغداد، ۷/ ۳۷۷.

اور وہ (اللہ کے حضور عاجزی سے) جھکنے والے ہیں ﴿ آپ ﷺ نے اس آیت کو پڑھا اور فرمایا: ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، امام حاکم اور امام طبرانی نے المعجم الکبیر اور المعجم الاوسط میں روایت کیا ہے۔“

۳۰۔ عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ، فَقُلْتُ لَهُ: أَلَا خَتَنًا لِي حَدَّثَنِي عَنْكَ بِحَدِيثٍ فِي شَأْنِ عَلِيٍّ ﷺ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ، فَأَنَا أَحَبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْكَ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ مَعَشَرُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فِيكُمْ مَا فِيكُمْ، فَقُلْتُ لَهُ: لَيْسَ عَلَيْكَ مِنِّي بَأْسٌ، فَقَالَ: نَعَمْ، كُنَّا بِالْجَحْفَةِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيْنَا ظَهْرًا وَهُوَ أَخِذٌ بِعَصَدِ عَلِيٍّ ﷺ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أُولَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ قَالَ: اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا أُخْبِرُكَ كَمَا سَمِعْتُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ.

”حضرت عطیہ عوفیؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے زید بن ارقم سے پوچھا: میرا ایک داماد ہے جو غدیر خم کے دن حضرت علیؓ کی شان میں آپ کی روایت سے حدیث بیان کرتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس حدیث کو آپ سے (براہ راست) سنوں۔ زید بن ارقم نے کہا: تم اہل عراق ہو تمہاری عادتیں تمہیں مبارک ہوں۔ میں نے ان سے کہا کہ میری طرف سے انہیں کوئی اذیت نہیں پہنچے

گی۔ (اس پر) انہوں نے کہا: ہم مجھ کے مقام پر تھے کہ ظہر کے وقت حضور نبی اکرم ﷺ حضرت علیؑ کا بازو تھامے ہوئے باہر تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے لوگو! کیا تمہیں علم نہیں کہ میں مومنوں کی جانوں سے بھی قریب تر ہوں؟“ انہوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔“ عطیہ نے کہا: میں نے مزید پوچھا: کیا آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: ”اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے اُسے تو بھی دوست رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے اُس سے تو بھی عداوت رکھ؟“ زید بن ارقم نے کہا: میں نے جو کچھ سنا تھا وہ تمہیں بیان کر دیا ہے۔ اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔“

۳۱۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: جَمَعَ عَلِيٌّ ﷺ النَّاسَ فِي الرَّحْبَةِ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: أُنْشِدُوا اللَّهَ كُلَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ مَا سَمِعَ لَمَّا قَامَ، فَقَامَ ثَلَاثُونَ مِنَ النَّاسِ، وَقَالَ أَبُو نُعَيْمٍ: فَقَامَ نَاسٌ كَثِيرٌ فَشَهِدُوا حِينَ أَخَذَهُ بِيَدِهِ، فَقَالَ لِلنَّاسِ: اتَّعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَآلَهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، قَالَ فَخَرَجْتُ وَكَأَنَّ

الحديث رقم ۳۱: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۳۷۶/۱۵، الحديث رقم: ۶۹۳۱، و أحمد بن حنبل في المسند، ۳۷۰/۴، و أحمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۶۸۲: ۲، رقم: ۱۱۶۷، و الحاكم في المستدرک، ۱۰۹/۳، الحديث رقم: ۴۵۷۶، و البزار في المسند، ۱۳۳/۲، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰۴/۹، و ابن أبي عاصم في كتاب السنه: ۶۰۳، الحديث رقم: ۱۳۶۶، و البيهقي في السنن الكبرى، ۱۳۴/۵، و محب الدين أحمد الطبري في الرياض النضرة في مناقب العشره، ۱۲۷/۳، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۱۵۶/۴۵، و ابن كثير في البدايه والنهايه، ۴۶۰/۵، ۴۶۱۔

فِي نَفْسِي شَيْئًا فَلَقَيْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي سَمِعْتُ عَلِيًّا ع يَقُولُ كَذَا وَ كَذَا، قَالَ فَمَا تُنْكِرُ قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ لَهُ. رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ وَ أَحْمَدُ وَ الْحَاكِمُ.

”ابوظفیل سے روایت ہے کہ حضرت علی ع نے لوگوں کو ایک کھلی جگہ (رحبہ) میں جمع کیا، پھر اُن سے فرمایا: میں ہر مسلمان کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ جس نے رسول اکرم ﷺ کو غدیر خم کے دن (میرے متعلق) کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے وہ کھڑا ہو جائے۔ اس پر تمیں (۳۰) افراد کھڑے ہوئے جبکہ ابو نعیم نے کہا کہ کثیر افراد کھڑے ہوئے اور انہوں نے گواہی دی کہ (ہمیں وہ وقت یاد ہے) جب حضور نبی اکرم ﷺ نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر لوگوں سے فرمایا: ”کیا تمہیں اس کا علم ہے کہ میں مؤمنین کی جانوں سے قریب تر ہوں؟“ سب نے کہا: ہاں، یا رسول اللہ! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا یہ (علی) مولا ہے، اے اللہ! تو اُسے دوست رکھ جو اسے دوست رکھے اور تو اُس سے عداوت رکھ جو اس سے عداوت رکھے۔“ راوی کہتے ہیں کہ جب میں وہاں سے نکلا تو میرے دل میں کچھ شک تھا۔ اسی دوران میں زید بن ارقم ع سے ملا اور انہیں کہا کہ میں نے حضرت علی ع کو اس طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔ (اس پر) زید بن ارقم ع نے کہا: تو کیسے انکار کرتا ہے جبکہ میں نے خود حضور نبی اکرم ﷺ کو حضرت علی ع کے متعلق ایسا ہی فرماتے ہوئے سنا ہے؟ اس حدیث کو ابن حبان، احمد بن حنبل اور حاکم نے روایت کیا ہے۔“

۳۲۔ عَنْ رِيَّاحِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: جَاءَ رِهْطٌ إِلَى عَلِيٍّ ع بِالرَّحْبَةِ

فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَانَا! قَالَ: كَيْفَ أَكُونُ مَوْلَاكُمْ وَأَنْتُمْ قَوْمٌ عَرَبٌ؟ قَالُوا: سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍ يَقُولُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ هَذَا مَوْلَاهُ، قَالَ رِيَّاحُ: فَلَمَّا مَضُوا تَبِعْتُهُمْ فَسَأَلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالُوا: نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ.

”حضرت ریح بن حارث سے روایت ہے کہ ایک وفد نے حضرت علیؑ سے ملاقات کی اور کہا: اے ہمارے مولا! آپ پر سلامتی ہو۔ حضرت علیؑ نے پوچھا: میں کیسے آپ کا مولا ہوں حالانکہ آپ تو قوم عرب ہیں (کسی کو جلدی قائد نہیں مانتے)۔ انہوں نے کہا: ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے: ”جس کا میں مولا ہوں بے شک اس کا یہ (علی) مولا ہے۔“ حضرت ریح نے کہا: جب وہ لوگ چلے گئے تو میں نے ان سے جا کر پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ انصار کا ایک وفد ہے ان میں حضرت ابویوب انصاریؓ بھی ہیں۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے اور طبرانی نے المعجم الکبیر میں روایت کیا ہے۔“

۳۳۔ عَنْ رِيَّاحِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: بَيْنَا عَلَىؑ جَالِسٌ فِي الرَّحْبَةِ إِذْ

۴۰۵۳، و ابن ابی شیبہ فی المصنف، ۱۲/۶۰، الحدیث رقم: ۱۲۱۲۲، و أحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ۲/۵۷۲، الحدیث رقم: ۹۶۷، و الہیثمی فی مجمع الزوائد، ۹/۱۰۳، ۱۰۴، و محب طبری فی الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، ۲/۱۶۹، و محب الدین الطبری فی الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، ۳/۱۲۶، و ابن کثیر فی البدایہ و النہایہ، ۴/۱۷۲، و ابن کثیر فی البدایہ و النہایہ، ۵/۴۶۲۔

الحدیث رقم ۳۳: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر، ۴/۱۷۳، الحدیث ←

جَاءَ رَجُلٌ وَ عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ فَقِيلَ مَنْ هَذَا؟ قَالَ: أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: أَبُو أَيُّوبَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت ریحاح بن حارثؓ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران جبکہ حضرت علیؓ صحن میں تشریف فرما تھے ایک آدمی آیا، اس پر سفر کے اثرات نمایاں تھے، اس نے کہا: السلام علیک اے میرے مولا! پوچھا گیا یہ کون ہے؟ آپؓ نے فرمایا: ابوایوب انصاری ہیں۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ”معجم الکبیر“ میں اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔“

۳۴۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ، قَالَ اسْتَشْهَدَ عَلِيٌّ النَّاسَ، فَقَالَ: اُنْشُدُوا اللَّهَ رَجُلًا سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: اللَّهُمَّ! مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ، قَالَ: فَقَامَ سِتَّةَ عَشَرَ رَجُلًا،

رقم: ۴۰۵۲، ۴۰۵۳، و ابن ابی شیبہ فی المصنف، ۶/۳۶۶، الحدیث

رقم: ۳۲۰۷۳، والنیسابوری فی شرف المصطفیٰ، ۵: ۴۹۵

الحدیث رقم ۳۴: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/۳۷۰، و

الطبرانی في المعجم الكبير، ۵/۱۷۱، الحدیث رقم: ۴۹۸۵، و الهیثمی

في مجمع الزوائد، ۹/۱۰۶، و محب الدین أحمد الطبری فی ذخائر

العقبی فی مناقب ذوی القربی: ۱۲۵، ۱۲۶ و أيضاً فی الرياض النضرة

فی مناقب العشرة، ۳/۱۲۷، و ابن کثیر فی البدایہ والنہایہ،

فَشْهَدُوا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ.

”حضرت زید بن ارقم ؓ سے روایت ہے کہ حضرت علی ؓ نے لوگوں سے گواہی طلب کرتے ہوئے کہا کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں جس نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اے اللہ! جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! تو اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے اور تو اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے۔“ پس اس (موقع) پر سولہ (۱۶) آدمیوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔“

۳۵۔ عَنْ زَاذَانَ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا ؓ فِي الرَّحْبَةِ وَهُوَ يَنْشُدُ النَّاسَ: مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ وَهُوَ يَقُولُ مَا قَالَ، فَقَامَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

”حضرت زاذان بن عمر سے روایت ہے، آپ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ؓ کو مجلس میں لوگوں سے حلفاً یہ پوچھتے ہوئے سنا: کس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو غدیر خم کے دن کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ اس پر تیرہ (۱۳) آدمی

الحدیث رقم ۳۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۸۴/۱، والطبرانی في المعجم الاوسط، ۶۹/۳، الحدیث رقم: ۲۱۳۱، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۵۸۵/۲، الحدیث رقم: ۹۹۱، و الهیثمی في مجمع الزوائد، ۱۰۷/۹، و ابن ابی عاصم في کتاب السنه: ۶۰۴، الحدیث رقم: ۱۳۷۱، و البیهقی في السنن الکبریٰ، ۱۳۱/۵، و أبو نعیم في حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۲۶/۵، و ابن کثیر في البدایہ والنہایہ، ۴۶۲/۵، و حسام الدین الہندی في کنز العمال، ۱۵۸/۱۳، الحدیث رقم: ۳۶۴۸۷.

کھڑے ہوئے اور انہوں نے تصدیق کی کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اس کو امام احمد بن حنبل اور طبرانی نے المعجم الاوسط میں روایت کیا ہے۔“

۳۶۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا ؓ فِي الرَّحْبَةِ يَنْشُدُ النَّاسَ: اَنْشُدُ اللَّهَ مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔ لَمَّا قَامَ فَشَهِدَ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَقَامَ اثْنَا عَشَرَ بَدْرِيًّا كَانِي أَنْظُرُ إِلَى أَحَدِهِمْ، فَقَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ: أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجِي أُمَهَاتِهِمْ؟ فَقُلْنَا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُو يَعْلَى.

”حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو وسیع میدان میں دیکھا، اُس وقت آپ لوگوں سے حلفاً پوچھ رہے تھے کہ جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو غدیر خم کے دن جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے فرماتے ہوئے سنا ہو وہ کھڑا ہو کر گواہی دے۔ عبدالرحمن نے کہا:

الحديث رقم ۳۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۱۹، و أبويعلى في المسند، ۱/۲۵۷، الحديث رقم: ۵۶۳، و الطحاوی في مشكل الآثار، ۲/۳۰۸، و المقدسی في الاحادیث المختاره، ۲/۸۰، ۸۱، الحديث رقم: ۴۵۸، و خطیب بغدادی في تاریخ بغداد، ۱۴/۲۳۶، و ابن عساکر في تاریخ دمشق الكبير، ۴۵/۱۵۶، ۱۵۷، و ابن عساکر في تاریخ دمشق الكبير، ۴۵/۱۶۱، و محب الدين الطبري في الرياض النضرة في مناقب العشرة، ۳/۱۲۸.

اس پر بارہ (۱۲) بدری صحابہ کرام ؓ کھڑے ہوئے، گویا میں اُن میں سے ایک کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ ان (بدری صحابہ کرام ؓ) نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے رسول اکرم ﷺ کو غدیر خم کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا: ”کیا میں مومنوں کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں، اور میری بیویاں اُن کی مائیں نہیں ہیں؟“ سب نے کہا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! اِس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔“

۳۷۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ وَ عَنْ زَيْدِ بْنِ يَثِيعَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَشَدَ عَلِيُّ النَّاسِ فِي الرَّحْبَةِ مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍ إِلَّا قَامَ۔ قَالَ: فَقَامَ مِنْ قَبْلِ سَعِيدٍ سِتَّةٌ وَ مِنْ قَبْلِ زَيْدٍ سِتَّةٌ، فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِعَلِيِّ ؓ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍ: أَلَيْسَ اللَّهُ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ؟ قَالُوا: بَلَىٰ قَالَ: اللَّهُمَّ! مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ!

الحديث رقم ۳۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۱۸، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۳/۶۹، ۱۳۴، الحديث رقم: ۲۱۳۰، ۲۲۷۵، والطبرانی في المعجم الصغير، ۱/۶۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۱۲/۶۷، الحديث رقم: ۱۲۱۴۰، والنسائي في خصائص أمير المؤمنين علي بن أبي طالب: ۹۰، ۱۰۰، الحديث رقم ۸۴، ۹۵، و المقدسي في الاحاديث المختاره، ۲/۱۰۵، ۱۰۶، الحديث رقم: ۴۸۰، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۰۷، ۱۰۸، و ابونعيم في حلية الأولياء و طبقات الاصفياء، ۵/۲۶، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۴۵/۱۶۰، و حسام الدين الهندي في كنز العمال، ۱۳/۱۵۷، الحديث رقم: ۳۶۴۸۵۔

وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ وَ الصَّغِيرِ وَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت سعید بن وہب اور زید بن شیع رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی ؑ نے کھلے میدان میں لوگوں کو قسم دی کہ جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو غدیر خم کے دن کچھ فرماتے ہوئے سنا ہو کھڑا ہو جائے۔ راوی کہتے ہیں: چھ (آدمی) سعید کی طرف سے اور چھ (۶) زید کی طرف سے کھڑے ہوئے اور انہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو غدیر خم کے دن حضرت علی ؑ کے حق میں یہ فرماتے ہوئے سنا: ”کیا اللہ مؤمنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہے؟“ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! تو اُسے دوست رکھ جو اسے دوست رکھے اور تو اُس سے عداوت رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں طبرانی نے المعجم الاوسط اور المعجم الصغیر میں اور ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں روایت کیا ہے۔“

۳۸۔ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ وَهْبٍ، قَالَ: نَشَدَ عَلِيٌّ ﷺ النَّاسَ فَقَامَ خُمُسَةٌ أَوْ سِتَّةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَشَهِدُوا أَنَّ

الحديث رقم ۳۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۶۶/۵، و النسائي في خصائص امير المؤمنين علي بن ابي طالب ؑ، ۹۰، الحديث رقم: ۸۳، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۲/۵۹۸، ۵۹۹، الحديث رقم: ۱۰۲۱، و المقدسي في الاحاديث المختاره، ۲/۱۰۵، الحديث رقم: ۴۷۹، و البيهقي في السنن الكبرى، ۵/۱۳۱، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۰۴، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۴۵/۱۶۰، و محب الدين الطبري في الرياض النضرة في مناقب العشرة، ۳/۱۲۷.

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”ابو اسحاق سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن وہب کو یہ کہتے ہوئے سنا: حضرت علیؑ نے لوگوں سے قسم لی جس پر پانچ (۵) یا چھ (۶) صحابہ نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔“

۳۹۔ عَنْ عُمَيْرَةَ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا ؑ وَهُوَ يَنْشُدُ فِي الرَّحْبَةِ: مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ؟ فَقَامَ سِتَّةَ نَفَرٍ فَشَهِدُوا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

”عمیرہ بن سعد سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علیؑ کو کھلے میدان میں قسم دیتے ہوئے سنا کہ کس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے؟ تو (اس پر) چھ (۶) افراد نے کھڑے ہو کر گواہی دی۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الاوسط میں روایت کیا ہے۔“

۴۰۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ: نَشَدَ عَلِيٌّ النَّاسَ: مَنْ

الحديث رقم ۳۹: أخرجه الطبرانی في المعجم الاوسط، ۱۳۴/۳،
الحديث رقم: ۲۲۷۵، و الطبرانی في المعجم الصغير، ۱/۶۵، ۶۴، و
النسائی في خصائص امير المؤمنين على بن ابي طالبؑ: ۹۱، ۸۹،
الحديث رقم: ۸۵، ۸۲، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۰۸، و البيهقي
في السنن الكبرى، ۵/۱۳۲، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير،
۴۵/۱۵۹، و مزی في تهذيب الكمال، ۲۲/۳۹۸، ۳۹۷

الحديث رقم ۴۰: أخرجه الطبرانی في المعجم الاوسط، ۲/۵۷۶،

الحديث رقم: ۱۹۸۷، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۰۶، و ابن ←

سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيْ مَوْلَاهُ، لِلَّهِمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ۔ فَقَامَ إِنْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَشَهِدُوا بِذَلِكَ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ۔

”ابو طفیل حضرت زید بن ارقم ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے لوگوں سے حلفاً پوچھا کہ تم میں سے کون ہے جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو غدیر خم کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا ہو: ”کیا تم نہیں جانتے کہ میں مومنوں کی جانوں سے قریب تر ہوں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اسے دوست رکھے تو بھی اُسے دوست رکھ، اور جو اس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔“ (سیدنا علی ؓ کی اس گفتگو پر) بارہ (۱۲) آدمی کھڑے ہوئے اور انہوں نے اس واقعہ کی شہادت دی۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الاوسط میں روایت کیا ہے۔“

۴۱۔ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغَفَارِيِّ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ نَبَّأَنِي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ أَنَّهُ لَنْ يُعَمَّرَ نَبِيٌّ إِلَّا نِصْفَ عُمَرِ الَّذِي يَلِيهِ مِنْ

عساکر فی تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵/۱۵۷، ۱۵۸، و محب الدین طبری فی الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، ۳/۱۲۷، و حسام الدین الہندی فی کنز العمال، ۱۳/۱۵۷، الحدیث رقم: ۳۶۴۸۵۔

الحدیث رقم ۴۱: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر، ۳/۱۸۰، ۱۸۱، الحدیث رقم: ۳۰۵۲، و فی ۳/۶۷، الحدیث رقم: ۲۶۸۳، و فی ۵/۱۶۶، ۱۶۷، الحدیث رقم: ۴۹۷۱، و الہیثمی فی مجمع الزوائد، ۹/۱۶۴، ۱۶۵، و حسام الدین الہندی فی کنز العمال، ۱/۱۸۸، ۱۸۹، الحدیث رقم: ۹۵۷، ۹۵۸، و ابن عساکر فی تاریخ دمشق الکبیر، ۴۵/۱۶۶، ۱۶۷، و ابن کثیر فی البدایہ والنہایہ، ۵/۴۶۳۔

قَبْلِهِ، وَ إِنِّي لَأَظُنُّ أَنِّي يُوشِكُ أَنْ أَدْعَى فَأَجِيبُ، وَ إِنِّي مَسْئُولٌ، وَ
 إِنَّكُمْ مَسْئُولُونَ، فَمَاذَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟ قَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ وَ
 جَهَدْتَ وَ نَصَحْتَ، فَجَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا، فَقَالَ: أَلَيْسَ تَشْهَدُونَ أَنْ لَا إِلَهَ
 إِلَّا اللَّهُ، وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ، وَ أَنَّ جَنَّتَهُ حَقٌّ وَ نَارُهُ حَقٌّ، وَ أَنَّ
 الْمَوْتَ حَقٌّ، وَ أَنَّ الْبُعْثَ بَعْدَ الْمَوْتِ حَقٌّ، وَ أَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ
 فِيهَا وَ أَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ؟ قَالُوا: بَلَى، نَشْهَدُ بِذَلِكَ، قَالَ:
 اللَّهُمَّ! إِشْهَدْ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللَّهَ مَوْلَايَ وَ أَنَا مَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ
 وَ أَنَا أَوْلَى بِهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا مَوْلَاهُ يَعْنِي عَلِيًّا عليه السلام
 اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَآلَهُ، وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ. ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي
 فَرَطُكُمْ وَ إِنَّكُمْ وَارِدُونَ عَلَى الْحَوْضِ، حَوْضٌ أُعْرِضُ مَا بَيْنَ بُصْرَى وَ
 صَنْعَاءَ، فِيهِ عَدَدُ النُّجُومِ قَدْ حَانَ مِنْ فِضَّةٍ، وَ إِنِّي سَائِلُكُمْ حِينَ تَرِدُونَ
 عَلَيَّ عَنِ الثَّقَلَيْنِ، فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلِفُونِي فِيهِمَا، الثَّقَلُ الْأَكْبَرُ كِتَابُ
 اللَّهِ عليه السلام سَبَبُ طَرَفِهِ بِيَدِ اللَّهِ وَ طَرَفُهُ بِأَيْدِيكُمْ فَاسْتَمْسِكُوا بِهِ لَا تَصَلُّوا وَ
 لَا تُبَدِّلُوا، وَ عِزَّتِي أَهْلُ بَيْتِي، فَإِنَّهُ قَدْ نَبَّأَنِي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ أَنَّهَا لَنْ
 يَنْقُصِيَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ.

”حضرت حذیفہ بن اُسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا: اے لوگو! مجھے لطیف و خیر ذات نے خبر دی ہے کہ اللہ نے ہر نبی کو اپنے سے
 پہلے نبی کی نصف عمر عطا فرمائی اور مجھے گمان ہے مجھے (عنقریب) بلاوا آئے گا اور
 میں اُسے قبول کر لوں گا، اور مجھ سے (میری ذمہ داریوں کے متعلق) پوچھا جائے گا
 اور تم سے بھی (میرے متعلق) پوچھا جائے گا، (اس بابت) تم کیا کہتے ہو؟ انہوں

نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے ہمیں انتہائی جدوجہد کے ساتھ دین پہنچایا اور بھلائی کی باتیں ارشاد فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، جنت و دوزخ حق ہیں اور موت اور موت کے بعد کی زندگی حق ہے، اور قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں، اور اللہ تعالیٰ اہل قبور کو دوبارہ اٹھائے گا؟ سب نے جواب دیا: کیوں نہیں! ہم ان سب کی گواہی دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو گواہ بن جا، آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! بیشک اللہ میرا مولیٰ ہے اور میں تمام مؤمنین کا مولا ہوں اور میں ان کی جانوں سے قریب تر ہوں۔ جس کا میں مولا ہوں یہ اُس کا یہ (علی) مولا ہے۔ اے اللہ! جو اسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔ ”اے لوگو! میں تم سے پہلے جانے والا ہوں اور تم مجھے حوض پر ملو گے، یہ حوض بصرہ اور صنعاء کے درمیانی فاصلے سے بھی زیادہ چوڑا ہے۔ اس میں ستاروں کے برابر چاندی کے پیالے ہیں، جب تم میرے پاس آؤ گے میں تم سے دو انتہائی اہم چیزوں کے متعلق پوچھوں گا، دیکھنے کی بات یہ ہے کہ تم میرے پیچھے ان دونوں سے کیا سلوک کرتے ہو! پہلی اہم چیز اللہ کی کتاب ہے، جو ایک حیثیت سے اللہ سے تعلق رکھتی ہے اور دوسری حیثیت سے بندوں سے تعلق رکھتی ہے۔ تم اسے مضبوطی سے تھام لو تو گمراہ ہو گے نہ (حق سے) منحرف، اور (دوسری اہم چیز) میری عترت یعنی اہل بیت ہیں (اُن کا دامن تھام لینا)۔ مجھے لطیف و خبیر ذات نے خبر دی ہے کہ بیشک یہ دونوں حق سے نہیں ہٹیں گی یہاں تک کہ مجھے حوض پر ملیں گی۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ”المعجم الکبیر“ میں روایت کیا ہے۔“

۴۲۔ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: شَهِدْنَا الْمَوْسِمَ فِي حَجَّةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،

وَهِيَ حَجَّةُ الْوَدَاعِ، فَبَلَّغْنَا مَكَانًا يُقَالُ لَهُ غَدِيرُ خُمٍّ، فَنَادَى: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَاجْتَمَعْنَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسُطْنَاءُ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ! بِمِ تَشْهَدُونَ؟ قَالُوا: نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟ قَالَ: ثُمَّ مَه؟ قَالُوا: وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ: فَمَنْ وَلِيُّكُمْ؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَانَا، قَالَ: مَنْ وَلِيُّكُمْ؟ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى عَصِدٍ عَلِيٍّ ؓ، فَأَقَامَهُ فَنَزَعَ عَصْدَهُ فَأَخَذَ بِذِرَاعِيهِ، فَقَالَ: مَنْ يُكْنِي اللَّهُ وَرَسُولُهُ مَوْلِيَاهُ فَإِنَّ هَذَا مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، اللَّهُمَّ! مَنْ أَحَبَّهُ مِنْ النَّاسِ فَكُنْ لَهُ حَبِيبًا، وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَكُنْ لَهُ مُبْغِضًا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ.

”حضرت جریر ؓ سے روایت ہے کہ ہم حجۃ الوداع کے موقع پر حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے، ہم ایک ایسی جگہ پہنچے جسے غدیر خم کہتے ہیں۔ نماز باجماعت ہونے کی ندا آئی تو سارے مہاجرین و انصار جمع ہو گئے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور خطاب فرمایا: اے لوگو! تم کس چیز کی گواہی دیتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر کس کی؟ انہوں نے کہا: بیشک محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا ولی کون ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ۔ پھر فرمایا: تمہارا ولی اور کون ہے؟ تب آپ ﷺ نے حضرت علی ؓ کو بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا اور (حضرت علی ؓ کے) دونوں بازو تھام کر فرمایا: ”اللہ اور

اُس کا رسول جس کے مولا ہیں اُس کا یہ (علی) مولا ہے، اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ (اور) جو اس (علی) سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، اے اللہ! جو اسے محبوب رکھے تو اُسے محبوب رکھ اور جو اس سے بغض رکھے تو اُس سے بغض رکھ۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ”المعجم الکبیر“ میں روایت کیا ہے۔“

۴۳۔ عَنْ عَمْرِو ذِي مِرٍّ وَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَا: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيَّْ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَ انْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَ اعِنْ مَنْ أَعَانَهُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ.

”عمر و ذی مر اور زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غدیر خم کے مقام پر خطاب فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، اور جو اس کی نصرت کرے اُس کی تو نصرت فرما، اور جو اس کی إعانت کرے تو اُس کی إعانت فرما۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ”المعجم الکبیر“ میں روایت کیا ہے۔“

۴۴۔ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ عَلِيًّا جَمَعَ النَّاسَ فِي الرَّحْبَةِ وَ أَنَا شَاهِدٌ،

الحديث رقم ۴۳: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۱۹۲/۵، الحديث رقم: ۵۰۵۹، و النسائي في 'خصائص امير المؤمنين علي بن ابي طالب'، ۱۰۰، ۱۰۱، الحديث رقم: ۹۶، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰۴/۹، ۱۰۶، و ابن كثير في البداية والنهاية، ۱۷۰/۴، وحسام الدين الهندي في كنز العمال، ۶۰۹/۱۱، الحديث رقم: ۳۲۹۴۶. الحديث رقم ۴۴: أخرجه الهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰۸/۹، و قال رواه الطبراني و أسنده حسن، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ←

فَقَالَ: اُنْشُدُ اللهَ رَجُلًا سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيَ مَوْلَاهُ، فَقَامَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ذَلِكَ. رَوَاهُ الْهَيْثَمِيُّ.

”حضرت عمیر بن سعد سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علیؑ کو کھلے میدان میں یہ قسم دیتے ہوئے سنا کہ کس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے؟ تو اٹھارہ (۱۸) افراد نے کھڑے ہو کر گواہی دی۔ اس حدیث کو بیہوشی نے روایت کیا ہے۔“

۴۵۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ ؓ قَالَ: لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ حَجَّةِ الْوِدَاعِ وَنَزَلَ غَدِيرَ خُمٍّ، أَمَرَ بِدُوحَاتٍ، فَقُمْنَ، فَقَالَ: كَأَنِّي قَدْ دُعِيتُ فَأَجَبْتُ، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللهِ تَعَالَى، وَعِترَتِي، فَانْظُرُوا كَيْفَ تُخْلِفُونِي فِيهِمَا، فَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضِ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ ﷻ مَوْلَايَ وَ أَنَا مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ. ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا وَلِيُّهُ، اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

۱۵۸/۴۵، وابن كثير في البدايه والنهايه، ۱۷۱/۴، وفيه ۵/۶۱،
و حسام الدين الهندى في كنز العمال، ۱۳/۱۵۴، ۱۵۵، الحديث
رقم: ۳۶۴۸۰.

الحديث رقم ۴۵: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۰۹/۳، الحديث رقم:
۴۵۷۶، والنسائی في السنن الكبرى، ۵/۴۵، ۱۳۰، الحديث رقم:
۸۱۴۸، ۸۴۶۴، والطبرانی في المعجم الكبير، ۵/۱۶۶، الحديث
رقم: ۴۹۶۹.

”حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے اور غدیر خم پر قیام فرمایا۔ آپ ﷺ نے سائبان لگانے کا حکم دیا، وہ لگا دیئے گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے لگتا ہے کہ عنقریب مجھے (وصال کا) بلاوا آنے کو ہے، جسے میں قبول کر لوں گا۔ تحقیق میں تمہارے درمیان دو اہم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جو ایک دوسرے سے بڑھ کر اہمیت کی حامل ہیں: ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری عترت۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ میرے بعد تم ان دونوں کے ساتھ کیا سلوک روا رکھتے ہو اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی، یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر میرے سامنے آئیں گی۔“ پھر فرمایا: ”بے شک اللہ میرا مولا ہے اور میں ہر مومن کا مولا ہوں۔“ پھر حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ”جس کا میں مولا ہوں، اُس کا یہ ولی ہے، اے اللہ! جو اسے (علی کو) دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے اُس سے تو بھی عداوت رکھ۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔“

۴۶۔ عَنْ ابْنِ وَائِلَةَ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمٍ، يَقُولُ: نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ عِنْدَ شَجَرَاتِ خَمْسِ دَوْحَاتٍ عِظَامٍ، فَكَتَسَ النَّاسُ مَا تَحْتَ الشَّجَرَاتِ، ثُمَّ رَاحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَشِيَّةً، فَصَلَّى، ثُمَّ قَامَ خَطِيبًا فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَذَكَرَ وَعَظَ، فَقَالَ: مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ: ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ، لَنْ تَضِلُّوْا إِنْ اتَّبَعْتُمُوهُمَا، وَهُمَا كِتَابُ اللَّهِ وَأَهْلُ بَيْتِي عِترَتِي، ثُمَّ قَالَ:

أَتَعْلَمُونَ أَنِّي أُولَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالُوا: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ حَدِيثٌ بُرِيدَةُ الْأَسْلَمِيِّ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشُّيْخَيْنِ.

”حضرت ابن واثلہ رحمہ اللہ سے روایت کہ انہوں نے زید بن ارقم رحمہ اللہ سے سنا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ اور مدینہ کے درمیان پانچ بڑے گھنے درختوں کے قریب پڑاؤ کیا۔ لوگوں نے درختوں کے نیچے صفائی کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر آرام فرمایا، نماز ادا فرمائی، پھر خطاب فرمانے کیلئے کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنائیاں فرمائی اور وعظ و نصیحت فرمائی، پھر جو اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جب تک تم ان کی پیروی کرو گے کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ (دو چیزیں) اللہ کی کتاب اور میرے اہل بیت و عترت ہیں۔“ اس کے بعد فرمایا: ”کیا تمہیں علم نہیں کہ میں مومنوں کی جانوں سے قریب تر ہوں؟“ ایسا تین مرتبہ فرمایا۔ سب نے کہا: جی ہاں! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا: بریدہ اسلمی کی روایت کردہ حدیث امام بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔“

٤٧۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى غَدِيرِ خُمٍّ، فَأَمَرَ بِرُوحٍ فَكَسَحَ فِي يَوْمٍ مَا أَتَى عَلَيْنَا يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ حَرًّا مِنْهُ، فَحَمِدَ اللَّهُ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ، وَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَمْ يُبْعَثْ

نَبِيٍّ قَطُّ إِلَّا مَا عَاشَ نِصْفَ مَا عَاشَ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ وَ إِنِّي أَوْشِكُ أَنْ
أُدْعَى فَأُجِيبَ، وَ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا لَنْ تَصِلُوا بَعْدَهُ كِتَابُ اللَّهِ ﷻ. ثُمَّ
قَامَ وَ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ﷺ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ أَوْلَى بِكُمْ مِنْ
أَنْفُسِكُمْ؟ قَالُوا: اللَّهُ وَ رَسُولُهُ أَعْلَمُ، أَلَسْتُ أَوْلَى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟
قَالُوا: بَلَى، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.
وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت زید بن ارقم ؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ غدیر خم پہنچ گئے۔ آپ ﷺ نے سائبان لگانے کا حکم دیا۔ آپ ﷺ اس دن تھکاوٹ محسوس کر رہے تھے اور ہمارے اوپر اس دن سے زیادہ گرم دن اس سے پہلے نہ گزرا تھا۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا: ”اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جتنے نبی بھیجے ہر نبی نے اپنے سے پہلے نبی سے نصف زندگی پائی، اور مجھے لگتا ہے کہ عنقریب مجھے (وصال کا) بلاوا آنے کو ہے جسے میں قبول کر لوں گا۔ میں تمہارے اندر وہ چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ اُس کے ہوتے ہوئے تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے، وہ کتاب اللہ ہے۔“ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور حضرت علی ؓ کا ہاتھ تھام کر فرمایا: ”اے لوگو! کون ہے جو تمہاری جانوں سے زیادہ قریب ہے؟“ سب نے کہا: اللہ اور اُس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ (پھر) فرمایا: ”کیا میں تمہاری جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟“ انہوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا اور کہا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔“

۴۸۔ عَنْ رَفَاعَةَ بْنِ إِيَّاسٍ الضَّبِّيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ

عَلِيٍّ ﷺ يَوْمَ الْجَمَلِ، فَبَعَثَ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنْ إِلْقِنِي، فَأَتَاهُ طَلْحَةُ، فَقَالَ: نَشَدْتُكَ اللَّهَ، هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَلِمَ تُقَاتِلُنِي؟ قَالَ: لَمْ أَذْكَرْ، قَالَ: فَانْصَرَفَ طَلْحَةُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت رفاعہ بن ایاس رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم جمل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما کی طرف ملاقات کا پیغام بھیجا۔ پس طلحہ اُن کے پاس آئے۔ آپ ﷺ نے کہا: ”میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اُس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ؟“ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ”تو پھر میرے ساتھ کیوں جنگ کرتے ہو؟“ طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے یہ بات یاد نہیں تھی۔ راوی نے کہا: (اُس کے بعد) طلحہ رضی اللہ عنہ واپس لوٹ گئے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے“

۴۹۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا بِالْجَحْفَةِ بِغَدِيرِ خُمٍ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ﷺ فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم جھ میں غدیر

ختم کے مقام پر تھے، جب حضور نبی اکرم ﷺ باہر ہمارے پاس تشریف لائے، پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے“

۵۰۔ عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْأَوْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: دَخَلَ أَبُو هُرَيْرَةَ الْمَسْجِدَ فَاجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ، فَقَامَ إِلَيْهِ شَابٌّ، فَقَالَ: أُنْشِدُكَ بِاللَّهِ، أَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيَ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ مَوْلَاهُ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيَ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ مَوْلَاهُ، وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى فِي مُسْنَدِهِ.

”ابو یزید اودی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک دفعہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے ارد گرد جمع ہو گئے۔ اُن میں سے ایک جوان نے کھڑے ہو کر کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ؟ اِس پر انہوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے اُس سے تو عداوت رکھ۔ اس حدیث کو ابویعلیٰ نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم ۵۰: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۱۱/۳۰۷، الحديث رقم:

۶۴۲۳، وابن أبي شيبه في المصنف، ۱۲/۶۸، الحديث رقم: ۱۲۱۴۱،

و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۴۵/۱۷۵، و الهيثمي في مجمع

الزوائد، ۹/۱۰۶، ۱۰۵، وابن كثير في البداية و النهاية، ۴/۱۷۴.

۵۱۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: قَالَ سَعْدٌ: أَمَّا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ عَلِيًّا وَمَا قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَشْهَدُ لَقَالَ لِعَلِّي يَوْمَ غَدِيرِ خَمٍّ وَنَحْنُ فُجُودٌ مَعَهُ فَأَخَذَ بِضُبُعِهِ ثُمَّ قَامَ بِهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ مَوْلَاكُمْ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ عَادِ مَنْ عَادَاهُ وَوَالِ مَنْ وَالَاهُ. رَوَاهُ الشَّاشِيُّ فِي الْمُسْنَدِ.

”حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت سعدؓ نے فرمایا: خدا کی قسم میں حضرت علیؓ اور ان کے متعلق جو کچھ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھی طرح جانتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ کو اللہ وجہہ کو غدیر خم والے دن فرمایا: اس وقت جب ہم آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے اپنی چادر کا کونہ پکڑا اور کھڑے ہوئے پھر فرمایا: اے لوگو! تمہارا مولیٰ کون ہے؟ تو صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں تو علی اس کا مولا ہے۔ اے اللہ تو اس سے دشمنی رکھ جو علی سے دشمنی رکھتا ہے اور اس کو دوست بنا جو علی کو دوست بناتا ہے۔ اس حدیث کو شاشی نے روایت کیا ہے۔“

۵۲۔ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ مُورِقٍ قَالَ: كُنْتُ بِالشَّامِ وَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُعْطِي النَّاسَ، فَتَقَدَّمْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ

الحديث رقم ۵۱: أخرجه الشاشي في المسند، ۱/ ۱۶۵، ۱۶۶، الحديث رقم: ۱۰۶.

الحديث رقم ۵۲: أخرجه أبو نعيم في حلية الاولياء و طبقات الاصفياء، ۵/ ۳۶۴، و ابن عساکر في التاريخ دمشق الكبير، ۴۸/ ۲۳۳، و ابن

عساکر، تاريخ دمشق الكبير، ۶۹/ ۱۲۷، ابن اثير في اسد الغابه في

معرفة الصحابه، ۶/ ۴۲۷، ۴۲۸

قُرَيْشٌ، قَالَ: مِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ؟ قُلْتُ: مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، قَالَ: مِنْ أَيِّ بَنِي هَاشِمٍ؟ قَالَ: فَسَكْتُ۔ فَقَالَ: مِنْ أَيِّ بَنِي هَاشِمٍ؟ قُلْتُ: مَوْلَى عَلِيٍّ، قَالَ: مَنْ عَلِيٍّ؟ فَسَكْتُ، قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي وَ قَالَ: وَ أَنَا وَاللَّهِ مَوْلَى عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، ثُمَّ قَالَ: حَدِّثْنِي عِدَّةً أَنَّهُمْ سَمِعُوا النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيَ مَوْلَاهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا مَزَاحِمُ! كَمْ تُعْطِي أَمْثَالَهُ؟ قَالَ: مِائَةٌ أَوْ مِائَتَيْنِ دِرْهَمٍ، قَالَ: أَعْطِهِ خَمْسِينَ دِينَارًا، وَقَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ: سِتِّينَ دِينَارًا لِوَلَايَتِهِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ؑ، ثُمَّ قَالَ: الْحَقُّ بِبِلَدِكَ فَسَيَأْتِيكَ مِثْلُ مَا يَأْتِي نُظَرَاءَكَ۔ رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ.

”حضرت یزید بن عمر بن مروق روایت کرتے ہیں کہ ایک موقع پر میں شام میں تھا جب حضرت عمر بن عبدالعزیز ؓ لوگوں کو نواز رہے تھے۔ پس میں ان کے پاس آیا، انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کس قبیلے سے ہیں؟ میں نے کہا: قریش سے۔ انہوں نے پوچھا کہ قریش کی کس (شاخ) سے؟ میں نے کہا: بنی ہاشم سے۔ انہوں نے پوچھا کہ بنی ہاشم کے کس (خاندان) سے؟ راوی کہتے ہیں کہ میں خاموش رہا۔ انہوں نے (پھر) پوچھا کہ بنی ہاشم کے کس (خاندان) سے؟ میں نے کہا: مولا علی (کے خاندان سے)۔ انہوں نے پوچھا کہ علی کون ہے؟ میں خاموش رہا۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا اور کہا: ”بخدا! میں علی بن ابی طالب ؓ کا غلام ہوں۔“ اور پھر کہا کہ مجھے بے شمار لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔“ پھر مزاحم سے پوچھا کہ اِس قبیلہ کے لوگوں کو کتنا دے رہے ہو؟ تو اُس نے جواب دیا: سو (۱۰۰) یا دو سو (۲۰۰) درہم۔ اِس پر انہوں نے کہا: ”علی بن ابی طالب ؓ کی قرابت کی وجہ سے اُسے پچاس (۵۰) دینار دے دو، اور

ابن ابی داؤد کی روایت کے مطابق ساٹھ (۶۰) دینار دینے کی ہدایت کی، اور (اُن سے مخاطب ہو کر) فرمایا: آپ اپنے شہر تشریف لے جائیں، آپ کے پاس آپ کے قبیلہ کے لوگوں کے برابر حصہ پہنچ جائے گا۔ اس حدیث کو ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔“

۵۳۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي عَلِيٍّ ثَلَاثَ خِصَالٍ، لِأَنْ يَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ۔ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّهُ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّأْيَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ، وَ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَ رَسُولَهُ وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيَ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ الشَّاشِيُّ فِي الْمُسْنَدِ.

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تین خصلتیں ایسی بتائی ہیں کہ اگر میں اُن میں سے ایک کا بھی حامل ہوتا تو وہ مجھے سُرخ اُونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی۔ آپ ﷺ نے (ایک موقع پر) ارشاد فرمایا: ”علی میرے لیے اسی طرح ہے جیسے ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے لیے تھے، (وہ نبی تھے) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“ اور فرمایا: ”میں آج اس شخص کو علم عطا کروں گا جو اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔“ (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے حضور

الحديث رقم ۵۳: أخرجه النسائي في خصائص امير المؤمنين علي بن ابي طالب رضی اللہ عنہ : ۸۸، ۳۴، ۳۳، الحديث رقم: ۸۰، ۱۰، و الشاشي في المسند، ۱/ ۱۶۶، ۱۶۵، الحديث رقم: ۱۰۶، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۸۸/ ۴۵، وحسام الدين هندی في كنز العمال، ۱۵/ ۱۶۳، الحديث رقم: ۳۶۴۹۶.

نبی اکرم ﷺ کو (اس موقع پر) یہ فرماتے ہوئے بھی سنا: ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اس حدیث کو امام نسائی اور شاشی نے روایت کیا ہے۔“

۵۴۔ عَنْ عَلِيٍّ ؓ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ بِحُفْرَةِ الشَّجَرَةِ بِحُمْ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عَلِيٍّ ؓ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ! أَلَسْتُمْ تَشْهَدُونَ أَنَّ اللَّهَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: أَلَسْتُمْ تَشْهَدُونَ أَنَّ اللَّهَ وَرَسُولُهُ أَوْلَىٰ بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ۔ قَالُوا: بَلَى، وَ أَنَّ اللَّهَ وَرَسُولُهُ مُؤَلَاكُمْ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مُؤَلَاهُ فَإِنَّ هَذَا مُؤَلَاهُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَحُسَامُ الدِّينِ الْهِنْدِيُّ.

”حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مقامِ خم پر ایک درخت کے نیچے کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے حضرت علی ؓ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تمہارا رب ہے؟“ انہوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ اور اس کا رسول تمہاری جانوں سے بھی قریب تر ہیں؟“ انہوں نے کہا: کیوں نہیں! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا یہ (علی) مولا ہے۔ اس حدیث کو ابن ابی عاصم، ابن عساکر اور حسام الدین ہندی نے روایت کیا ہے۔“

۵۵۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا! إِنَّ اللَّهَ وَلِيَّيَّ وَأَنَا وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ، مَنْ

الحديث رقم ۵۴: أخرجه ابن أبي عاصم في كتاب السنه: ۶۰۳، الحديث

رقم: ۱۳۶۰، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۴۵/ ۱۶۱، ۱۶۲،

وحسام الدين هندی في كنز العمال، ۱۳/ ۱۴۰، الحديث رقم: ۳۶۴۴۱.

الحديث رقم ۵۵: أخرجه حسام الدين هندی في كنز العمال، ۱۱/ ۶۰۸،

الحديث رقم: ۳۲۹۴۵، و ابن حجر عسقلانی في الإصابه فی تمييز

الصحابه، ۴/ ۳۲۸

كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ حُسَامُ الدِّينِ الْهِنْدِيُّ.

”(حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) آگاہ رہو! بے شک اللہ میرا ولی ہے اور میں ہر مومن کا ولی ہوں، پس جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اس حدیث کو حسام الدین ہندی نے روایت کیا ہے۔“

٥٦. عَنْ عَمْرِو بْنِ ذِي مَرْ وَ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ وَ عَنْ زَيْدِ بْنِ يَثِيعٍ قَالُوا: سَمِعْنَا عَلِيًّا يَقُولُ نَشَدْتُ اللَّهَ رَجُلًا سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ، لَمَّا قَامَ، فَقَامَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَشَهِدُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَلَسْتُ أَوَّلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَ أَحِبَّ مَنْ أَحَبَّهُ، وَ أَبْغَضْ مَنْ يُبْغِضُهُ، وَ انْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ، وَ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ. رَوَاهُ الْبَزَارُ.

”عمرو بن ذی مر، سعید بن وہب اور زید بن یثیع سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت علی ؑ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں ہر اس آدمی سے حلفاً پوچھتا ہوں جس نے غدیر خم کے دن حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہو، اس پر تیرہ آدمی کھڑے ہوئے اور انہوں نے گواہی دی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں

الحديث رقم ٥٦: أخرجه البزار في المسند، ٣/٣٥، الحديث رقم: ٧٨٦، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠٤، ١٠٥، و الطحاوي في مشكل الآثار، ٢/٣٠٨، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/١٥٩، ١٦٠، و حسام الدين الهندي في كنز العمال، ١٣/١٥٨، الحديث رقم: ٣٦٤٨٧، و ابن كثير في البدايه والنهايه، ٤/١٦٩، و في ٥/٤٦٢.

مؤمنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟“ سب نے جواب دیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! راوی کہتا ہے: تب آپ ﷺ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: ”جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اس (علی) سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، جو اس (علی) سے محبت کرے تو اُس سے محبت کر، جو اس (علی) سے بغض رکھے تو اُس سے بغض رکھ، جو اس (علی) کی نصرت کرے تو اُس کی نصرت فرما اور جو اسے رسوا (کرنے کی کوشش) کرے تو اُسے رسوا کر۔ اس کو بزار نے روایت کیا ہے۔“

۵۷۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: خَطَبَ عَلِيٌّ ﷺ فَقَالَ: أَنَشُدُ اللَّهَ أَمْرِي نَشْدَةَ الْإِسْلَامِ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍ أَخَذَ بِيَدِي، يَقُولُ: أَلَسْتُ أَوْلَىٰ بِكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟ قَالُوا: بَلَىٰ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ، وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ، إِلَّا قَامَ فَشْهَدَ، فَقَامَ بِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَشْهَدُوا، وَكُتِمَ فَمَا فَنَوْا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا عَمُوا وَبَرَصُوا. رَوَاهُ حُسَامُ الدِّينِ الْهِنْدِيُّ.

”عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: میں اس آدمی کو اللہ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں، جس نے رسول اکرم ﷺ کو غدیر خم کے دن میرا ہاتھ پکڑے ہوئے یہ فرماتے سنا ہو: ”اے مسلمانو! کیا میں تمہاری جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟“ سب نے جواب دیا:

کیوں نہیں، یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اُسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اِس (علی) سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، جو اِس (علی) کی مدد کرے تو اُس کی مدد فرما، جو اِس کی رسوائی چاہے تو اُسے رسوا کر؟“ اس پر تیرہ (۱۳) سے زائد افراد نے کھڑے ہو کر گواہی دی اور جن لوگوں نے یہ باتیں چھپائیں وہ دُنیا میں اندھے ہو کر یا برص کی حالت میں مر گئے۔ اس کو حسام دین ہندی نے روایت کیا ہے۔“

(۵) بَابُ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: عَلِيٌّ وَلِيُّ كُلِّ

مُؤْمِنٍ بَعْدِي

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان: میرے بعد علی ہر مومن

کا ولی ہے﴾

۵۸. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ مِنْهَا إِنَّ عَلِيًّا مَنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت عمران بن حصین ؓ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور میرے بعد وہ ہر مسلمان کا ولی ہے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔“

الحديث رقم ۵۸: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، ابواب المناقب،

باب مناقب علی بن ابی طالب، ۵/ ۶۳۲، الحديث رقم: ۳۷۱۲، وابن

حبان فی الصحيح، ۱۵/ ۳۷۳، الحديث رقم: ۶۹۲۹، و الحاكم فی

المستدرک، ۳/ ۱۱۹، الحديث رقم: ۴۵۷۹، و النسائی فی السنن

الکبری، ۵/ ۱۳۲، الحديث رقم: ۸۴۷۴، و ابن ابی شیبہ فی

المصنف، ۶/ ۳۷۳، ۳۷۲، الحديث رقم: ۳۲۱۲۱، وأبو یعلیٰ فی

المسند، ۱/ ۲۹۳، الحديث رقم: ۳۵۵، والطبرانی فی المعجم الکبیر،

۱۸/ ۱۲۸، الحديث رقم: ۲۶۵.

۵۹۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ وَفِيهَا عَنْهُ قَالَ: وَقَالَ لِبَنِي عَمِّهِ أَيُّكُمْ يُوَالِيُنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ قَالَ: وَ عَلِيٌّ مَعَهُ جَالِسٌ. فَأَبَوْا فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ، فَتَرَكَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ يُوَالِيُنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ فَأَبَوْا قَالَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. فَقَالَ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عمرو بن ميمون ؓ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے چچا کے بیٹوں سے کہا تم میں سے کون دنیا و آخرت میں میرے ساتھ دوستی کرے گا؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی ؓ اس وقت آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے انکار کر دیا تو حضرت علی ؓ نے کہا کہ میں آپ ﷺ کے ساتھ دنیا و آخرت میں دوستی کروں گا، اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اے علی تو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ آپ ﷺ سے آگے ان میں سے ایک اور آدمی کی طرف بڑھے اور فرمایا: تم میں سے دنیا و آخرت میں میرے ساتھ کون دوستی کرے گا؟ تو انہوں نے بھی انکار کر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس پر پھر حضرت علی ؓ نے کہا: یا رسول اللہ! میں آپ کے ساتھ دنیا

الحدیث رقم ۵۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱ / ۳۳۰، الحدیث

رقم: ۳۰۶۲، والحاكم في المستدرک، ۳ / ۱۴۳، الحدیث رقم: ۴۶۵۲،

والهيثمی في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۱۹، و ابن ابی عاصم في السنة،

۶۰۳ / ۲۔

و آخرت میں دوستی کروں گا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! تو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

۶۰۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ وَ مِنْهَا عَنْهُ قَالَ: وَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْتَ وَلِيِّي فِي كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عمرو بن ميمون ؓ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! تو میرے بعد ہر مومن کے لئے میرا ولی ہے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

۶۱۔ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيَّهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ وَ الْأَوْسَطِ.

”حضرت ابن بریدہ ؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی

الحدیث رقم ۶۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱ / ۳۳۰، الحديث رقم: ۳۰۶۲۔

الحدیث رقم ۶۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵ / ۳۶۱، الحديث رقم: ۲۳۱۰۷، و الحاكم في المستدرک، ۲ / ۱۴۱، الحديث رقم: ۲۵۸۹، و الطبرانی في المعجم الكبير، ۵ / ۱۶۶، الحديث رقم: ۴۹۶۸، و الطبرانی في المعجم الاوسط، ۳ / ۱۰۱، ۱۰۰، الحديث رقم: ۲۲۰۴، و ابن ابی شیبہ في المصنف، ۱۲ / ۵۷، الحديث رقم: ۱۲۱۱۴، و الهیثمی في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۰۸، و ابن ابی عاصم في کتاب السنہ: ۶۰۱، ۶۰۳، الحديث رقم: ۱۳۵۱، ۱۳۶۶، و أحمد بن حنبل أيضاً في فضائل الصحابة، ۲ / ۵۶۳، الحديث رقم: ۹۴۷۔

اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جس کا میں ولی ہوں، اُس کا علی ولی ہے۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے اور طبرانی نے ”المعجم الکبیر، اور ”المعجم الاوسط، میں روایت کیا ہے۔“

۶۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَإِنَّ عَلِيًّا وَلِيُّهُ۔ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَالْحَاكِمُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عبداللہ بن بریدہ اسلمی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس کا میں ولی ہوں تحقیق اُس کا علی ولی ہے۔“ اُنہی سے ایک اور روایت میں ہے (کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) ”جس کا میں ولی ہوں اُس کا علی ولی ہے۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، حاکم، عبدالرزاق اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔“

۶۳۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَوْصِي مَنْ

الحديث رقم ۶۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۵۸/۵، الحديث رقم: ۲۳۰۸۰، و الحاكم في المستدرک، ۱۲۹/۲، الحديث رقم: ۲۵۸۹، و عبدالرزاق في المصنف، ۲۲۵/۱۱، الحديث رقم: ۲۰۳۸۸، و ابن ابی شیبہ في المصنف، ۸۴/۱۲، الحديث رقم: ۱۲۱۸۱، و الهيثمی في مجمع الزوائد، ۱۰۸/۹، و النسائی في الخصائص امير المؤمنين علی بن ابی طالب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ۸۶، ۸۵، الحديث رقم: ۷۷، وحسام الدين الهندي في كنز العمال، ۶۰۲/۱۱، الحديث رقم: ۳۲۹۰۵، وأبو نعيم في حلية الاولياء و طبقات الاصفياء، ۲۳/۴، وابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، ۷۶/۴۵.

الحديث رقم ۶۳: أخرجه الهيثمی في مجمع الزوائد، ۱۰۸/۹، ۱۰۹، و ابن عساکر في التاريخ دمشق الكبير، ۱۸۱، ۱۸۲، وحسام الدين الهندي في كنز العمال، ۶۱۱/۱۱، الحديث رقم: ۳۲۹۵۸.

أَمَنْ بِي وَصَدَّقَنِي بِوِلَايَةِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، مَنْ تَوَلَّاهُ فَقَدْ تَوَلَّانِي وَ مَنْ تَوَلَّانِي فَقَدْ تَوَلَّى اللَّهُ ﷻ وَ مَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَ مَنْ أُحِبَّنِي فَقَدْ أَحَبَّ اللَّهُ ﷻ وَ مَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنِي وَ مَنْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ اللَّهُ ﷻ. رَوَاهُ الْهَيْثَمِيُّ فِي مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ.

”حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جو مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی اُسے میں ولایتِ علی کی وصیت کرتا ہوں، جس نے اُسے ولی جانا اُس نے مجھے ولی جانا اور جس نے مجھے ولی جانا اُس نے اللہ کو ولی جانا، اور جس نے علیؓ سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی اُس نے اللہ سے محبت کی، اور جس نے علی سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اُس نے اللہ سے بغض رکھا۔ اس حدیث کو پیشی نے مجمع الزوائد میں روایت کیا ہے۔“

٦٤. عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ وَ مِنْهَا عَنْهُ قَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَنْتَقِصُونَ عَلِيًّا، مَنْ يَنْتَقِصُ عَلِيًّا فَقَدْ تَنَقَّصَنِي، وَ مَنْ فَارَقَ عَلِيًّا فَقَدْ فَارَقَنِي، إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، خُلِقَ مِنْ طِينَتِي وَ خُلِقْتُ مِنْ طِينَةِ إِبْرَاهِيمَ، وَأَنَا أَفْضَلُ مِنْ إِبْرَاهِيمَ، ذُرِّيَّةُ بَعْضِهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ، وَ إِنَّهُ وَلِيُّكُمْ مِنْ بَعْدِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! بِالصُّحْبَةِ أَلَا بَسَطْتَ يَدَكَ حَتَّى أَبَايَعَكَ عَلَى الْإِسْلَامِ جَدِيدًا؟ قَالَ: فَمَا فَارَقْتُهُ حَتَّى بَايَعْتُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

”حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کا کیا ہوگا جو علی کی شان میں گستاخی کرتے ہیں! (جان لو) جو علی کی گستاخی کرتا ہے وہ میری گستاخی کرتا ہے اور جو علی سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہو گیا۔ بیشک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں، اُس کی تخلیق میری مٹی سے ہوئی ہے اور میری تخلیق ابراہیم کی مٹی سے، اور میں ابراہیم سے افضل ہوں۔ ہم میں سے بعض بعض کی اولاد ہیں، اللہ تعالیٰ یہ ساری باتیں سننے اور جاننے والا ہے۔..... وہ میرے بعد تم سب کا ولی ہے۔ (بریدہ بیان کرتے ہیں کہ) میں نے کہا: یا رسول اللہ! کچھ وقت عنایت فرمائیں اور اپنا ہاتھ بڑھائیں، میں تجدید اسلام کی بیعت کرنا چاہتا ہوں، (اور) میں آپ ﷺ سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ میں نے اسلام پر (دوبارہ) بیعت کر لی۔ اس حدیث کو طبرانی نے المعجم الاوسط میں روایت کیا ہے۔“

(٢) بَابٌ فِي قَوْلِ سَيِّدِنَا أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَ
سَيِّدِنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنهما: عَلِيٌّ مَوْلَايَ وَ
مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ

﴿فرمان صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما﴾

علی رضی اللہ عنہ میرے اور تمام مومنین کے مولا ہیں ﴿

٦٥- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي
سَفَرٍ، فَنَزَلْنَا بِغَدِيرِ خُمٍ فَنُودِيَ فِينَا الصَّلَاةَ جَامِعَةً وَ كُسِحَ لِرَسُولِ
اللَّهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَتَيْنِ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: أَلَسْتُمْ
تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: أَلَسْتُمْ
تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِ
عَلِيٍّ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَآلَهُ وَعَادِ مَنْ
عَادَاهُ. قَالَ: فَلَقِيَهُ عُمَرُ رضي الله عنه بَعْدَ ذَلِكَ، فَقَالَ لَهُ: هَيْنَا يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ!
أَصْبَحْتَ وَ أُمْسَيْتَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت براء بن عازب رضي الله عنه سے روایت ہے ہم حضور نبی اکرم ﷺ
کے ساتھ سفر پر تھے، (راستے میں) ہم نے وادی غدیر خم میں قیام کیا۔ وہاں نماز

کے لیے اذان دی گئی اور حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے دو درختوں کے نیچے صفائی کی گئی، پس آپ ﷺ نے نمازِ ظہر ادا کی اور حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں کل مومنوں کی جانوں سے بھی قریب تر ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں ہر مومن کی جان سے بھی قریب تر ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں! راوی کہتا ہے کہ پھر آپ ﷺ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اے اللہ! اُسے تو دوست رکھ جو اُسے (علی کو) دوست رکھے اور اُس سے عداوت رکھ جو اُس سے عداوت رکھے۔“ راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد حضرت عمرؓ نے حضرت علیؑ سے ملاقات کی اور اُن سے کہا: ”اے ابن ابی طالب! مبارک ہو، آپ صبح و شام (یعنی ہمیشہ کے لئے) ہر مومن اور مومنہ کے مولا بن گئے ہیں۔ اس حدیث کو امام احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔“

٦٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَنْ صَامَ يَوْمَ ثَمَانِ عَشْرَةِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ كُتِبَ لَهُ صِيَامُ سِتِّينَ شَهْرًا، وَهُوَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ لَمَّا أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: أَلَسْتُ وَلِيِّ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالُوا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: بَخْ بَخْ لَكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ! أَصْبَحْتَ مَوْلَايَ وَ مَوْلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

الحديث رقم ٦٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣٢٤/٣، و خطيب البغدادی في تاريخ بغداد، ٢٩٠/٨، و ابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، ١٧٦/٤٥، و ابن كثير في البدايه والنهائيه، ٤٦٤/٥، و رازی في التفسير الكبير، ١٣٩/١١.

”حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ جس نے اٹھارہ ذی الحجہ کو روزہ رکھا اس کے لئے ساٹھ (۶۰) مہینوں کے روزوں کا ثواب لکھا جائے گا، اور یہ غدیر خم کا دن تھا جب حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا میں مومنین کا ولی نہیں ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔ اس پر حضرت عمر بن خطاب ؓ نے فرمایا: مبارک ہو! اے ابن ابی طالب! آپ میرے اور ہر مسلمان کے مولا ٹھہرے۔ (اس موقع پر) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔ اس حدیث کو طبرانی نے ”معجم الاوسط“ میں روایت کیا ہے۔“

۶۷۔ عَنْ عُمَرَ ؓ: وَ قَدْ نَازَعَهُ رَجُلٌ فِي مَسْأَلَةٍ، فَقَالَ: بَيْنِي وَ بَيْنَكَ هَذَا الْجَالِسُ، وَ أَشَارَ إِلَى عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ؓ، فَقَالَ الرَّجُلُ: هَذَا الْبَاطِنُ! فَهَضَّ عُمَرُ ؓ عَنْ مَجْلِسِهِ وَ أَخَذَ بِتَلْبِيئِهِ حَتَّى شَأَلَهُ مِنَ الْأَرْضِ، ثُمَّ قَالَ: أَتَدْرِي مَنْ صَغُرَتْ، مَوْلَايَ وَ مَوْلَى كُلِّ مُسْلِمٍ! رَوَاهُ مُجِبُّ الدِّينِ أَحْمَدُ الطَّبْرِيُّ.

”حضرت عمر ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آپ کے ساتھ کسی معاملہ میں جھگڑا کیا تو آپ ؓ نے فرمایا کہ میرے اور تیرے درمیان یہ بیٹھا ہوا آدمی فیصلہ کرے گا..... اور حضرت علی ؓ کی طرف اشارہ کیا..... تو اس آدمی نے کہا: یہ بڑے پیٹ والا (ہمارے درمیان فیصلہ کرے گا)! حضرت عمر ؓ اپنی جگہ سے اٹھے، اسے گریبان سے پکڑا یہاں تک کہ اسے زمین سے اوپر اٹھا لیا، پھر فرمایا:

کیا تو جانتا ہے کہ تو جسے حقیر گردانتا ہے وہ میرے اور ہر مسلمان کے مولیٰ ہیں۔
اسے محب الدین طبری نے روایت کیا ہے۔“

۶۸۔ عَنْ عُمَرَ ؓ وَ قَدْ جَاءَهُ أَعْرَابِيَانِ يَخْتَصِمَانِ، فَقَالَ لِعَلِيٍّ ؓ:
إِقْضِ بَيْنَهُمَا يَا أَبَا الْحَسَنِ! فَقَضَى عَلِيٌّ ؓ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: هَذَا
يَقْضِي بَيْنَنَا! فَوَثَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ ؓ وَ أَخَذَ بِتَلْبِيسِهِ، وَ قَالَ: وَيَحْك! مَا
تَذَرِي مَنْ هَذَا؟ هَذَا مَوْلَايَ وَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ، وَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَوْلَاهُ
فَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ. رَوَاهُ مُحِبُّ الدِّينِ أَحْمَدُ الطَّبْرِيُّ.

”حضرت عمر ؓ سے روایت ہے کہ ان کے پاس دو بدو جھگڑا کرتے
ہوئے آئے۔ آپ ؓ نے حضرت علی ؓ سے فرمایا: اے ابوالحسن! ان دونوں کے
درمیان فیصلہ فرما دیں۔ آپ ؓ نے اُن کے درمیان فیصلہ کر دیا۔ ان میں سے
ایک نے کہا کہ (کیا) یہی ہمارے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے رہ گیا ہے؟ (اس
پر) حضرت عمر ؓ اس کی طرف بڑھے اور اس کا گریبان پکڑ کر فرمایا: تو ہلاک ہو!
کیا تو جانتا ہے کہ یہ کون ہیں؟ یہ میرے اور ہر مؤمن کے مولا ہیں (اور) جو ان
کو اپنا مولا نہ مانے وہ مؤمن نہیں۔ اسے محب الدین طبری نے روایت کیا ہے۔“

۶۹۔ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: عَلِيٌّ مَوْلَى مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَوْلَاهُ.
رَوَاهُ مُحِبُّ الدِّينِ أَحْمَدُ الطَّبْرِيُّ.

الحديث رقم ۶۸: أخرجه محب الدين أحمد الطبري في الرياض النضرة
في مناقب العشرة، ۳/ ۱۲۸، و محب الدين أحمد الطبري في ذخائر
العقبى في مناقب ذوى القربى، ۱۲۶۔

الحديث رقم ۶۹: أخرجه محب الدين أحمد الطبري في الرياض النضرة
في مناقب العشرة، ۳/ ۱۲۸، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير،
۴۵/ ۱۲۸۔

”حضرت عمرؓ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ جس کے مولا ہیں علیؓ اس کے مولا ہیں۔ اسے محب الدین طبری نے روایت کیا ہے۔“

۷۰. عَنْ سَالِمٍ قِيلَ لِعُمَرَ: إِنَّكَ تَصْنَعُ بِعَلِيٍّ شَيْئًا مَا تَصْنَعُهُ بِأَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: إِنَّهُ مَوْلَايَ. رَوَاهُ مُحِبُّ الدِّينِ أَحْمَدُ الطَّبْرِيُّ.

”حضرت سالم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ سے سوال کیا گیا: (کیا وجہ ہے کہ) آپ حضرت علیؓ کے ساتھ ایسا (امتیازی) برتاؤ کرتے ہیں جو آپ دیگر صحابہ کرامؓ سے (عموماً) نہیں کرتے؟ (اس پر) حضرت عمرؓ نے (جواباً) فرمایا: وہ (علی) تو میرے مولا (آقا) ہیں۔ اسے محب الدین طبری نے روایت کیا ہے۔“

۷۱. عَنْ سَعْدٍ قَالَ: لَمَّا سَمِعَ أَبُوبَكْرٍ وَ عُمَرُ ذَلِكَ (حَدِيثُ الْوِلَايَةِ) قَالَا: أَمْسَيْتَ يَا بَنَ أَبِي طَالِبٍ؟ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ. رَوَاهُ الْمُنَاوِيُّ.

”حضرت سعدؓ بیان کرتے ہیں جب حضرت ابوبکر صدیقؓ اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے حدیث ولایت سنی تو حضرت علیؓ سے کہنے لگے: اے ابن ابی طالب! آپ ہر مؤمن اور مومنہ کے مولا بن گئے ہیں۔ اسے مناوی نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم ۷۰: أخرجه محب الدين أحمد الطبري في الرياض النضرة في مناقب العشرة، ۱۲۸/۳، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۱۷۸/۴۵.

الحديث رقم ۷۱: أخرجه المناوي في فيض القدير، ۲۱۸/۶.

(٤) بَابُ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: عَلِيٌّ

مِنِّْي وَ أَنَا مِنْهُ

﴿فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: علی مجھ سے ہے اور میں

علی سے ہوں﴾

۷۲۔ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيٌّ مِنِّْي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ، وَلَا يُؤَدِّيْ عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت حبشی بن جنادہ ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ علی ؓ مجھ سے اور میں علی ؓ سے ہوں اور میری طرف سے (عہد و تقض میں) میرے اور علی ؓ کے سوا کوئی دوسرا (ذمہ داری) ادا نہیں کر سکتا۔ اس کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔“

الحديث رقم ۷۲: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحیح، ابواب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۶۳۶/۵، الحديث رقم: ۳۷۱۹، وابن ماجه فی السنن، مقدمه، باب فضائل أصحاب الرسول، فضل علی بن ابی طالب، ۱/ ۴۴، الحديث رقم: ۱۱۹، و أحمد بن حنبل فی المسند ۴/ ۱۶۵، و ابن أبی شیبہ فی المصنف، ۳۶۶/۶، الحديث رقم: ۳۲۰۷۱، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۴/ ۱۶، الحديث رقم: ۳۵۱۱، و الشیبانی فی الآحاد والمثانی، ۳/ ۱۸۳، الحديث رقم: ۱۵۱۴.

۷۳۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَخَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُوَاخِ بَيْنِي وَ بَيْنَ أَحَدٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَوْفَى.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے انصار و مہاجرین کے درمیان اخوت قائم کی تو حضرت علی ؑ روتے ہوئے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے صحابہ کرام میں بھائی چارہ قائم فرمایا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا: یہ حدیث حسن ہے اور اسی باب میں حضرت زید بن ابی اوفی ؓ سے بھی روایت ہے“

۷۴۔ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جَنَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا عَلِيٌّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

”حضرت حبشی بن جنادہ ؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور میرا قرض میری طرف سے سوائے علی کے کوئی نہیں ادا کر سکتا۔ اس حدیث کو ابن ماجہ نے

الحديث رقم ۷۳: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۵ / ۶۳۶، الحديث رقم: ۳۷۲۰، و الحاكم فی المستدرک علی الصحيحین، ۳ / ۱۵، الحديث رقم: ۴۲۸۸۔
الحديث رقم ۷۴: أخرجه ابن ماجه فی السنن، مقدمه، باب فضائل أصحاب رسول الله، ۱ / ۴۴، الحديث رقم: ۱۹۔

روایت کیا ہے۔“

۷۵۔ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ وَ كَانَ قَدْ شَهِدَ يَوْمَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ مَنِّي وَ أَنَا مِنْهُ. وَلَا يُؤْذِي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلَيٌّ وَ فِي رِوَايَةٍ لَا يَقْضِ عَنِّي دِينِي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلَيٌّ ﷺ رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور آپ حجۃ الوداع والے دن وہاں موجود تھے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مجھ سے اور میں علی سے ہوں اور میرا قرض میری طرف سے سوائے میرے اور علی کے کوئی نہیں ادا کر سکتا۔ اس کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

۷۶۔ عَنْ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: اجْتَمَعَ جَعْفَرُ وَ عَلِيُّ وَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ. فَقَالَ جَعْفَرُ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ قَالَ عَلِيُّ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ قَالَ زَيْدٌ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى نَسْأَلَهُ. فَقَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: فَجَاءُوا يَسْتَأْذِنُونَهُ فَقَالَ اخْرُجْ فَاَنْظُرْ مَنْ هَؤُلَاءِ فَقُلْتُ: هَذَا جَعْفَرُ وَ عَلِيُّ وَ زَيْدٌ مَا أَقُولُ: أَبِي، قَالَ انْذَنْ لَهُمْ وَ دَخَلُوا فَقَالُوا: مَنْ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: فَاطِمَةُ قَالُوا: نَسْأَلُكَ عَنِ الرِّجَالِ. قَالَ أَمَّا أَنْتَ، يَا جَعْفَرُ! فَأَشْبَهَ خُلُقَكَ خُلُقِي وَ أَشْبَهَ خُلُقِي خُلُقَكَ، وَ أَنْتَ مِنِّي وَ شَجَرَتِي. وَ أَمَّا

الحديث رقم ۷۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۶۴ / ۴.

الحديث رقم ۷۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۰۴ / ۵، الحديث

رقم: ۲۱۸۲۵، و الحاكم في المستدرک، ۲۳۹ / ۳، الحديث رقم:

۴۹۵۷، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۱۵۱ / ۴، الحديث رقم:

۱۳۶۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۷۴ / ۹.

أَنْتَ يَا عَلِيُّ فَخْتَنِي وَأَبُو وَلَدِي، وَأَنَا مِنْكَ وَأَنْتَ مِنِّي وَأَمَّا أَنْتَ يَا زَيْدُ! فَمَوْلَايَ، وَمِنِّي وَإِلَيَّ، وَأَحَبُّ الْقَوْمِ إِلَيَّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

”حضرت اسامہ ؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جعفر اور حضرت علی اور حضرت زید بن حارثہ ؓ ایک دن اکٹھے ہوئے تو حضرت جعفر ؓ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم ﷺ کو محبوب ہوں اور حضرت علی ؓ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم ﷺ کو محبوب ہوں اور حضرت زید ؓ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم ﷺ کو پیارا ہوں پھر انہوں نے کہا چلو حضور نبی اکرم ﷺ کے خدمت اقدس میں چلتے ہیں اور آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ آپ ﷺ کو سب سے زیادہ پیارا کون ہے؟ اسامہ بن زید کہتے ہیں پس وہ تینوں حضور نبی اکرم ﷺ سے اجازت طلب کرنے کے لئے حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو یہ کون ہیں؟ میں نے عرض کیا جعفر علی اور زید بن حارثہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو اجازت دو پھر وہ داخل ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا فاطمہ، انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم نے مردوں کے بارے میں عرض کیا ہے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جعفر! تمہاری خلقت میری خلقت سے مشابہ ہے اور میرے خلق تمہارے خلق سے مشابہ ہیں اور تو مجھ سے اور میرے شجرہ نسب سے ہے، اے علی تو میرا داماد اور میرے دو بیٹوں کا باپ ہے اور میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے ہے اور اے زید تو میرا غلام اور مجھ سے اور میری طرف سے ہے اور تمام قوم سے تو مجھے پسندیدہ ہے۔ اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔“

۷۷۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ وَفِيهَا عَنْهُ قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ فُلَانًا بِسُورَةِ التَّوْبَةِ. فَبَعَثَ عَلِيًّا خَلْفَهُ فَأَخَذَهَا مِنْهُ، قَالَ: لَا يَذْهَبُ بِهَا إِلَّا رَجُلٌ مَنِّي وَأَنَا مِنْهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عمرو بن ميمون ؓ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے کسی کو سورۃ توبہ دے کر بھیجا پھر آپ ﷺ نے حضرت علی ؓ کو اس کے پیچھے بھیجا پس انہوں نے وہ سورۃ اس سے لے لی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سورۃ کو سوائے اس آدمی کے جو مجھ میں سے ہے اور میں اس میں سے ہوں کوئی اور نہیں لے جاسکتا۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

(٨) بَابٌ فِي إِخْتِصَاصِهِ ﷺ بِأَنَّهُ مِنْ

النَّبِيِّ ﷺ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى

﴿ على المرتضى ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے ایسے ہیں

جیسے حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے ﴾

٧٨- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: خَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

”حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علیؓ کو مدینہ میں چھوڑ دیا، حضرت علیؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت

الحديث رقم ٧٨: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب المغازى، باب

غزوة تبوك وهى غزوة العسرة، ٤ / ١٦٠٢، الحديث رقم: ٤١٥٤،

ومسلم فى الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عثمان بن

عفان، ٤ / ١٨٧١، ١٨٧٠، الحديث رقم: ٢٤٠٤، والترمذى فى

الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب على بن أبى طالب، ٥ /

٦٣٨، الحديث رقم: ٣٧٢٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ١٨٥،

الحديث رقم: ١٦٠٨، وابن حبان فى الصحيح، ١٥ / ٣٧٠، الحديث

رقم: ٦٩٢٧، و البيهقى فى السنن الكبرى، ٩ / ٤٠.

ہو جو حضرت ہارون ؑ کی حضرت موسیٰ ؑ سے تھی البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔“

۷۹۔ عَنْ سَعْدِ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيِّ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ؓ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون ؑ کو حضرت موسیٰ ؑ سے تھی۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔“

۸۰۔ عَنْ سَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيِّ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت سعد ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت

الحديث رقم ۷۹: أخرجه البخاري في الصحيح، ۱۳۵۹/۳، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب علي بن أبي طالب، الحديث رقم: ۳۵۰۳، وابن ماجه في السنن، مقدمه، باب فضائل الصحابة، فضل علي بن أبي طالب، ۱/۴۲، الحديث رقم: ۱۱۵، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۳۶۹، الحديث رقم: ۶۹۲۶، و أبو يعلى في المسند، ۲/۷۳، الحديث رقم: ۷۱۸.

الحديث رقم ۸۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي، ۴/۱۸۷۱، الحديث رقم: ۲۴۰۴، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/۴۴، الحديث رقم: ۸۱۳۹، والطبراني في المعجم الأوسط، ۳/۱۳۹، الحديث رقم: ۲۷۲۸.

علیؑ سے فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کیلئے ہارون علیہ السلام۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔“

۸۱۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِعَلِيِّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي قَالَ سَعِيدٌ: فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَشَافَهُ بِهَا سَعْدًا فَلَقِيْتُ سَعْدًا فَحَدَّثْتُهُ بِمَا حَدَّثَنِي عَامِرٌ فَقَالَ: أَنَا سَمِعْتُهُ فَقُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ؟ فَوَضَعَ إصْبَعِيهِ عَلَى أُذُنِيهِ فَقَالَ: نَعَمْ وَإِلَّا فَاسْتَكْتَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

”حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: تم میرے لئے ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے حضرت ہارون علیہ السلام تھے، مگر بلاشبہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں چاہتا تھا کہ میں حضرت سعدؓ سے یہ حدیث بالمشافہ سن لوں۔ پس میری حضرت سعدؓ سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان کو عامر بن سعدؓ کی یہ روایت سنائی۔ انہوں نے کہا میں نے اس حدیث کو خود سنا ہے میں نے عرض کیا، کیا آپ نے خود سنا ہے؟ انہوں نے اپنی دونوں انگلیاں کانوں پر رکھیں اور کہا اگر میں نے خود نہ سنا ہو تو میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں۔ اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم ۸۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب، ۴ / ۱۸۷۰، الحديث رقم: ۲۴۰۴، والترمذي في الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب، ۵ / ۶۴۱، الحديث رقم: ۳۷۳۱، وابن ماجه في السنن، مقدمه، باب في فضائل أصحاب الرسول، فضل علي بن أبي طالب، ۱ / ۴۵، الحديث رقم: ۱۲۱۔

۸۲۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَهُ خَلْفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَلَفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَ لَصْبِيَّانِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبُوَّةَ بَعْدِي وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ قَالَ: فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوا لِي عَلِيًّا فَأَتَانِي بِهِ أَرْمَدَ فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ وَ دَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُوا أَبْنَاءَنَا وَ أَبْنَاءَكُمْ﴾ (آل عمران، ۳: ۶۱)، دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِيْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب آپ ﷺ نے بعض مغازی میں حضرت علیؓ کو پیچھے چھوڑ دیا، حضرت علیؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ دیا ہے؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کیلئے ہارون علیہ السلام تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور غزوہ خیبر کے دن میں نے آپ ﷺ سے یہ سنا کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں، سو ہم سب اس

الحديث رقم ۸۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة،

باب من فضائل علي بن أبي طالبؓ، ۴ / ۱۸۷۱، الحديث رقم:

۲۴۰۴، و الترمذی فی الجامع، الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب

علي بن أبي طالبؓ، ۵ / ۶۳۸، الحديث رقم: ۳۷۲۴.

سعادت کے حصول کے انتظار میں تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: علی کو میرے پاس لائیں، حضرت علی ؑ کو لایا گیا، اس وقت آپ ﷺ آشوب چشم میں مبتلا تھے، آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور انہیں جھنڈا عطا کیا، اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر خیر فتح کر دیا اور جب یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿آپ فرمادیجئے آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ﴾ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین ؑ کو بلایا اور کہا اے اللہ! یہ میرا کنبہ ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔“

۸۳۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے علی ؑ سے فرمایا: تم میرے لیے وہی حیثیت رکھتے ہو جو ہارون ؑ کی موسیٰ ؑ کے نزدیک تھی۔ (فرق یہ ہے کہ وہ دونوں نبی تھے) مگر بلاشبہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔“

۸۴۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ وَ مِنْهَا عَنْهُ قَالَ: وَ خَرَجَ بِالنَّاسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ. قَالَ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: أَخْرِجْ

الحديث رقم ۸۳: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحیح، ابواب المناقب، باب مناقب علی، ۵/ ۶۴۰، الحديث رقم: ۳۷۳۰، أحمد بن حنبل فی المسند، ۳/ ۳۳۸، الحديث رقم: ۱۴۶۷۹، و الطبرانی فی المعجم الكبير، ۲/ ۲۴۷، الحديث رقم: ۲۰۳۵.

الحديث رقم ۸۴: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۱/ ۳۳۰، الحديث رقم: ۳۰۶۲

مَعَكَ؟ قَالَ: فَقَالَ لَهُ نَبِيُّ اللَّهِ لَا فَبَكَى عَلِيٌّ فَقَالَ لَهُ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ إِلَّا أَنَّكَ لَسْتَ بِنَبِيٍّ. إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ أَذْهَبَ إِلَّا وَأَنْتَ خَلِيفَتِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عمرو بن ميمون رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ غزوہ تبوک کے لئے نکلے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: کیا میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلوں؟ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ رو پڑے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تو میرے لئے ایسے ہے جیسے ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے لئے تھے؟ مگر یہ کہ تو نبی نہیں۔ تجھے اپنا نائب بنائے بغیر میرا کوچ کرنا مناسب نہیں۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

(٩) بَابٌ فِي قُرْبِهِ وَ مَكَانَتِهِ ﷺ

عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ

﴿ علی المرتضیٰ کا حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں قرب

اور مقام و مرتبہ ﴾

٨٥۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْطَانِي، وَإِذَا سَكْتُ ابْتَدَأَنِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت عبداللہ بن عمرو بن ہند جملی کہتے ہیں کہ حضرت علی ؑ نے فرمایا: اگر میں حضور نبی اکرم ﷺ سے کوئی چیز مانگتا تو آپ ﷺ مجھے عطا فرماتے اور اگر خاموش رہتا تو بھی پہلے مجھے ہی دیتے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن ہے“

٨٦۔ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ،

الحديث رقم ٨٥: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علی، ٦٣٧/٥، الحديث رقم: ٣٧٢٢، وفي ابواب المناقب، باب مناقب علی، ٦٤٠/٥، الحديث رقم: ٣٧٢٩، و الحاكم فی المستدرک علی الصحيحین، ١٣٥/٣، الحديث رقم: ٤٦٣٠، والمقدسی فی الأحادیث المختارہ، ٢/٢٣٥، الحديث رقم: ٦١٤، والنسائی فی السنن الکبریٰ، ١٤٢/٥، الحديث رقم: ٨٥٠٤.

الحديث رقم ٨٦: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، ابواب المناقب،

فَقَالَ النَّاسُ: لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا اُنْتَجَيْتُهُ وَلَكِنَّ اللَّهَ اَنْتَجَاهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غزوہ طائف کے موقع پر حضرت علیؓ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی، لوگ کہنے لگے آج آپ ﷺ نے اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ کافی دیر تک سرگوشی کی۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے نہیں کی بلکہ اللہ نے خود ان سے سرگوشی کی ہے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔“

”اس قول کا معنی کہ ”بلکہ اللہ نے ان سے سرگوشی کی“ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ ان کے کان میں کچھ کہوں۔“

۸۷۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيِّ يَاعَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجَنَّبُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرِكَ. قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: قُلْتُ لِضَرَّارِ بْنِ صُرَدَ: مَا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ؟ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنْبًا غَيْرِي وَغَيْرِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

باب مناقب علی بن ابی طالب، ۵/۶۳۹، الحدیث رقم: ۳۷۲۶، وابن ابی عاصم فی السنة، ۲/۵۹۸، الحدیث رقم: ۱۳۲۱، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۲/۱۸۶، الحدیث رقم: ۱۷۵۶۔

الحدیث رقم ۸۷: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحیح، ابواب المناقب، باب مناقب علی، ۵/۶۳۹، الحدیث رقم: ۳۷۲۷، والبزار فی المسند، ۴/۳۶، الحدیث رقم: ۱۱۹۷، و أبو یعلیٰ فی المسند، ۲/۳۱۱، الحدیث رقم: ۱۰۴۲، و البیهقی فی السنن الكبرى، ۷/۶۵، الحدیث رقم: ۱۳۱۸۱۔

”حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! میرے اور تمہارے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ حالت جنابت میں اس مسجد میں رہے۔ علی بن منذر کہتے ہیں کہ میں نے ضرار بن صرد سے اس کے معنی پوچھے تو انہوں نے فرمایا: اس سے مراد مسجد کو بطور راستہ استعمال کرنا ہے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔“

۸۸۔ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ جَيْشًا فِيهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ: فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُولُ: اللَّهُمَّ لَا تُمَتِّنِي حَتَّى تُرِيَنِي عَلِيًّا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اس میں حضرت علیؓ بھی تھے میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ہاتھ اٹھا کر دعا کر رہے تھے کہ یا اللہ مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک میں علی کو (واپس بنجر و عافیت) نہ دیکھ لوں، اس حدیث کو امام ترمذی نے بیان کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔“

۸۹۔ عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: رَحِمَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ زَوْجَنِي

الحديث رقم ۸۸: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علی، ۵/۶۴۳، الحديث رقم: ۳۷۳۷، و الطبرانی فی المعجم الكبير، ۲۵/۶۸، الحديث رقم: ۱۶۸، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۳/۴۸، الحديث رقم: ۲۴۳۲، وأحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ۲/۶۰۹، الحديث رقم: ۱۰۳۹.

الحديث رقم ۸۹: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علی بن أبي طالب، ۵/۶۳۳، الحديث رقم: ۳۷۱۴،

ابْنَتَهُ، وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهَجْرَةِ، وَاعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ، رَحِمَ اللَّهُ عُمَرَ، يَقُولُ الْحَقُّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا، تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهُ صَدِيقٌ، رَحِمَ اللَّهُ عُثْمَانَ، تَسْتَحِيهِ الْمَلَائِكَةُ، رَحِمَ اللَّهُ عَلِيًّا، اللَّهُمَّ أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائے اس نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی اور مجھے دارالہجرۃ لے کر آئے اور بلال کو بھی انہوں نے اپنے مال سے آزاد کرایا۔ اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے یہ ہمیشہ حق بات کرتے ہیں اگرچہ وہ کڑوی ہو اسی لئے وہ اس حال میں ہیں کہ ان کا کوئی دوست نہیں۔ اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم فرمائے۔ اس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علی پر رحم فرمائے۔ اے اللہ یہ جہاں کہیں بھی ہو حق اس کے ساتھ رہے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔“

۹۰۔ عَنْ حَنْشٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا ؑ يُضْحِي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ: مَا هَذَا؟ فَقَالَ: أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أُضْحِيَ عَنْهُ فَأَنَا أُضْحِي عَنْهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

”حضرت حنشؑ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؑ کو دو

و الحاكم في المستدرک على الصحيحين، ۱۳۴/۳، الحديث رقم: ۴۶۲۹، و الطبرانی في المعجم الاوسط، ۹۵/۶، الحديث رقم: ۵۹۰۶، و البزار في المسند، ۵۲/۳، الحديث رقم: ۸۰۶، و أبو يعلى في المسند، ۴۱۸:۱، الحديث رقم: ۵۵۰.

الحديث رقم ۹۰: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الضحايا، باب الأضحية عن الميت، ۹۴/۳، الحديث رقم: ۲۷۹۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۵۰/۱، الحديث رقم: ۱۲۸۵.

مینڈھوں کی قربانی کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان سے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ میں ان کی طرف سے بھی قربانی کروں لہذا میں ان کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔“

۹۱۔ عَنْ ابْنِ نُجَيْيٍّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَدْخَلَانِ: مَدْخَلٌ بِاللَّيْلِ وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ، فَكُنْتُ إِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَنَحَّنَحَ لِي. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

”حضرت عبداللہ بن نجی ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے فرمایا: کہ میں دن رات میں دو دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا۔ جب میں آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں رات کے وقت حاضر ہوتا (اور آپ ﷺ نماز ادا فرما رہے ہوتے) تو آپ ﷺ مجھے اجازت عنایت فرمانے کے لئے کھانتے۔ اس حدیث کو نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے“

۹۲۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا غَضِبَ لَمْ يَجْتَرِئِ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يُكَلِّمَهُ إِلَّا عَلِيٌّ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

الحديث رقم ۹۱: أخرجه النسائي في السنن، كتاب السهو، باب التنحنح في الصلاة، ۱۲/۳، الحديث رقم: ۱۲۱۲، و ابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب الاستئذان، ۱۲۲۲/۲، الحديث رقم: ۳۷۰۸، و النسائي في السنن الكبرى، ۳۶۰/۱، الحديث رقم: ۱۱۳۶، و ابن أبي شيبه في المصنف، ۲۴۲/۵، الحديث رقم: ۲۵۶۷۶.

الحديث رقم ۹۲: أخرجه الطبراني في المعجم الاوسط، ۳۱۸/۴، الحديث رقم: ۴۳۱۴، والحاكم في المستدرک، ۱۴۱/۳، الحديث رقم: ۴۶۴۷، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۱۶/۹.

”حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ جب ناراضگی کے عالم میں ہوتے تو ہم میں سے آپ ﷺ کے ساتھ سوائے حضرت علی ؓ کے کسی کو کلام کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ اس حدیث کو طبرانی نے ”المعجم الکبیر“ میں اور حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔“

۹۳۔ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِعَلِيِّ: أَمَا تَرْضَى إِنَّكَ أَخِي وَأَنَا أَخُوكَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ.

”حضرت ابو رافع ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہ سے فرمایا: تم اس پر راضی نہیں کہ تو میرا بھائی اور میں تیرا بھائی ہوں۔ اس حدیث کو طبرانی نے ”المعجم الکبیر“ میں روایت کیا ہے۔“

۹۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيْيٍّ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ: كَانَتْ لِي سَاعَةٌ مِنَ السَّحَرِ أَذْخَلُ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِنْ كَانَ قَائِمًا يُصَلِّي سَبَّحَ بِيْ فَكَانَ ذَاكَ إِذْنُهُ لِي. وَإِنْ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي أَذِنَ لِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عبداللہ بن نجی ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے فرمایا: سحری کے وقت ایک ساعت ایسی تھی کہ جس میں مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونا نصیب ہوتا۔ پس اگر آپ ﷺ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تو مجھے بتانے کے لیے تسبیح فرماتے پس یہ میرے لئے اجازت ہوتی اور اگر آپ ﷺ

الحديث رقم ۹۳: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱/ ۳۱۹، الحديث رقم: ۹۴۹، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۹/ ۱۳۱.

الحديث رقم ۹۴: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ۷۷، الحديث رقم: ۵۷۰.

نماز نہ پڑھ رہے ہوتے تو مجھے اجازت عنایت فرما دیتے۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔“

۹۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيْيٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ وَفِيهَا عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي عَلِيٌّ: كَانَتْ لِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَنْزِلَةٌ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ، رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عبداللہ بن نجی الحضرمی ؓ اپنے والد سے ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت علی ؓ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں میرا ایک خاص مقام و مرتبہ تھا جو مخلوقات میں سے کسی اور کا نہیں تھا۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔“

۹۶۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، صَنَعَتْ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ ؓ فَهَنَيْنَاهُ ثُمَّ قَالَ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَدَخَلَ عُمَرُ ؓ فَهَنَيْنَاهُ ثُمَّ قَالَ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، يَدْخُلُ رَأْسَهُ تَحْتَ الْوَدِيِّ فَيَقُولُ: اللَّهُمَّ! إِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهُ عَلِيًّا فَدَخَلَ عَلِيٌّ ؓ فَهَنَيْنَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

الحديث رقم ۹۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱ / ۸۵، الحديث رقم: ۶۴۷، و البزار في المسند، ۳ / ۹۸، الحديث رقم: ۸۷۹، و المقدسي في الأحاديث المختارة، ۲ / ۳۷۴، الحديث رقم: ۷۵۷.

الحديث رقم ۹۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳ / ۳۳۱، الحديث رقم: ۱۴۵۹۰، و أحمد بن حنبل في المسند، ۱ / ۲۰۹، الحديث رقم:

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک انصاری عورت کے گھر میں تھے جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کیلئے کھانا تیار کیا تھا۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابھی تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آئے گا پس ابو بکر صدیق ؓ داخل ہوئے تو ہم نے انہیں مبارک باد دی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آئے گا پس حضرت عمر ؓ داخل ہوئے تو ہم نے انہیں مبارک باد دی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آئے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنا سر انور چھوٹی کھجور کی شاخوں میں سے نکالے ہوئے فرما رہے تھے اے اللہ اگر تو چاہتا ہے تو اس آنے والے کو علی بنادے پھر حضرت علی ؓ داخل ہوئے تو ہم نے انہیں مبارک باد دی۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

۹۷۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: وَالَّذِي أَحْلَفُ بِهِ إِنْ كَانَ عَلِيٌّ لَأَقْرَبَ النَّاسِ عَهْدًا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَتْ: عُذْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَدَاةً بَعْدَ غَدَاةٍ يَقُولُ: جَاءَ عَلِيٌّ مِرَارًا. قَالَتْ: وَأُظْنُهُ كَانَ بَعَثَهُ فِي حَاجَةٍ. قَالَتْ: فَجَاءَ بَعْدُ فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ حَاجَةً فَخَرَجْنَا مِنَ الْبَيْتِ فَقَعَدْنَا عِنْدَ الْبَابِ فَكُنْتُ مِنْ أَدْنَاهُمْ إِلَى الْبَابِ، فَأَكْبَّ عَلَيْهِ عَلِيٌّ فَجَعَلَ يُسَارُهُ وَيُنَاجِيهِ، ثُمَّ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ يَوْمِهِ ذَلِكَ، فَكَانَ أَقْرَبَ النَّاسِ بِهِ عَهْدًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس ذات کی قسم جس کا میں

الحديث رقم ۹۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۶ / ۳۰۰، الحديث

رقم: ۲۶۶۰۷، و الحاكم في المستدرک، ۳ / ۱۴۹، الحديث رقم:

۴۶۷۱، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۱۲.

حلف اٹھاتی ہوں حضرت علیؑ لوگوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عہد کے اعتبار سے سب سے زیادہ قریب تھے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ ہم نے آئے روز حضور نبی اکرم ﷺ کی عیادت کی، آپ ﷺ فرماتے کہ علی (میری عیادت کے لئے) بہت مرتبہ آیا ہے۔ آپ بیان کرتی ہیں: میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت علیؑ کو کسی ضروری کام سے بھیجا تھا۔ آپ فرماتی ہیں: اس کے بعد حضرت علیؑ تشریف لائے تو میں نے سمجھا آپ کو شاید حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کوئی کام ہو گا پس ہم باہر آ گئے اور دروازے کے قریب بیٹھ گئے اور میں ان سب سے زیادہ دروازے کے قریب تھی پس حضرت علیؑ حضور نبی اکرم ﷺ پر جھک گئے اور آپ ﷺ سرگوشی کرنے لگے پھر اس دن کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ وصال فرما گئے پس حضرت علیؑ سب لوگوں سے زیادہ عہد کے اعتبار سے حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب تھے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

۹۸۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ فِي الْهَجْرَةِ، أَمَرَنِي أَنْ أَقِيمَ بَعْدَهُ حَتَّى أُوْدِيَ وَدَائِعُ كَانَتْ عِنْدَهُ لِلنَّاسِ، وَلِذَا كَانَ يُسَمَّى الْأَمِينُ. فَأَقَمْتُ ثَلَاثًا، فَكُنْتُ أَظْهَرُ، مَا تَغَيَّبْتُ يَوْمًا وَاحِدًا ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَعَلْتُ أَتَّبِعُ طَرِيقَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى قَدِمْتُ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُقِيمٌ، فَنَزَلْتُ عَلَى كَلْثُومِ بْنِ الْهَذَمِ، وَهُنَالِكَ مَنَزَلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

”حضرت علیؑ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ ہجرت کی غرض سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو مجھے حکم دیا کہ میں ابھی مکہ میں ہی رکوں تا آنکہ میں لوگوں کی امانتیں جو حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس تھیں وہ انہیں لوٹا

دوں۔ اسی لئے حضور نبی اکرم ﷺ کو امین کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا پس میں نے تین دن مکہ میں قیام کیا، میں مکہ میں لوگوں کے سامنے رہا، ایک دن بھی نہیں چھپا۔ پھر میں وہاں سے نکلا اور حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے چلا یہاں تک کہ بنو عمرو بن عوف کے ہاں پہنچا تو حضور نبی اکرم ﷺ وہاں مقیم تھے۔ پس میں کلثوم بن ہدم کے ہاں مہمان ٹھہرا اور وہیں حضور نبی اکرم ﷺ کا قیام تھا۔ اس حدیث کو ابن سعد نے ”الطبقات الکبریٰ“ میں بیان کیا ہے۔“

۹۹۔ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: عَلِيُّ عليه السلام: بِتْنَا لَيْلَةً بِغَيْرِ عِشَاءٍ، فَأَصْبَحْتُ فَخَرَجْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ. وَهِيَ مَحْزُونَةٌ فَقُلْتُ: مَا لَكَ؟ فَقَالَتْ: لَمْ نَتَعَشَّ الْبَارِحَةَ وَلَمْ نَتَغَدَّ الْيَوْمَ، وَلَيْسَ عِنْدَنَا عِشَاءٌ، فَخَرَجْتُ فَالْتَمَسْتُ فَأَصَبْتُ مَا اشْتَرَيْتُ طَعَامًا وَلَحْمًا بِدِرْهِمٍ، ثُمَّ أَتَيْتُهَا بِهِ فَخَبَزْتُ وَطَبَخْتُ، فَلَمَّا فَرَعْتُ مِنْ إِنْضَاجِ الْقِدْرِ قَالَتْ: لَوْ أَتَيْتُ أَبِي فَدَعَوْتُهُ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ يَقُولُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْجُوعِ ضَجِيعًا، فَقُلْتُ: يَا أَبَتِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ، عِنْدَنَا طَعَامٌ فَهَلُمَّ، فَتَوَكَّأَ عَلَيَّ حَتَّى دَخَلَ وَالْقِدْرُ تَفُورُ فَقَالَ: اغْرِفِي لِعَائِشَةَ فَعَرَفْتُ فِي صَحْفَةٍ، ثُمَّ قَالَ: اغْرِفِي لِحَفْصَةَ فَعَرَفْتُ فِي صَحْفَةٍ، حَتَّى غَرَفْتُ لِجَمِيعِ نِسَائِهِ التِّسْعِ، ثُمَّ قَالَ: اغْرِفِي لِأَبِيكَ وَزَوْجِكَ فَعَرَفْتُ فَقَالَ: اغْرِفِي فَكُلِّي فَعَرَفْتُ، ثُمَّ رَفَعَتِ الْقِدْرَ وَإِنَّهَا لَتَفِيضُ، فَأَكَلْنَا مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

”امام جعفر بن محمد الباقر علیہ السلام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: کہ ہم نے ایک رات بغیر شام کے کھانے کے گزاری پس میں صبح کے وقت گھر سے نکل گیا پھر میں فاطمہ کی طرف لوٹا تو وہ بہت زیادہ پریشان تھی میں نے کہا اے فاطمہ کیا بات ہے؟ تو اس نے کہا کہ ہم نے گزشتہ رات کھانا نہیں کھایا اور آج دوپہر کا کھانا بھی نہیں کھایا اور آج پھر رات کے کھانے کے لئے کچھ نہیں ہے پس میں باہر نکلا اور کھانے کے لئے کوئی چیز تلاش کرنے لگا پس میں نے وہ چیز پالی جس سے میں کچھ طعام اور ایک درہم کے بدلے گوشت خرید سکوں پھر میں یہ چیزیں لے کر فاطمہ کے پاس آیا، اس نے آٹا گوندھا اور کھانا پکایا اور جب ہنڈیا پکانے سے فارغ ہو گئی تو کہنے لگی اگر آپ میرے والد ماجد کو بھی بلا لائیں؟ پس میں گیا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں لیٹے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے کہ اے اللہ! میں بھوکے لیٹنے سے پناہ مانگتا ہوں پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ہمارے پاس کھانا موجود ہے آپ تشریف لائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرا سہارا لے کر اٹھے اور ہم گھر میں داخل ہو گئے۔ اس وقت ہنڈیا ابل رہی تھی۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے فاطمہ! عائشہ کے لئے کچھ سالن رکھ لو۔ پس فاطمہ نے ایک پلیٹ میں ان کے لئے سالن نکال دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حصہ کے لئے بھی کچھ سالن نکال لو پس انہوں نے ایک پلیٹ میں ان کے لئے بھی سالن رکھ دیا یہاں تک کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نو ازواج کے لئے سالن رکھ دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے والد اور خاوند کے لئے سالن نکالو پس انہوں نے نکالا پھر فرمایا: اپنے لئے سالن نکالو اور کھاؤ۔ انہوں نے ایسا ہی کیا پھر انہوں نے ہنڈیا کو اٹھا کر دیکھا تو وہ بھری ہوئی تھی پس ہم نے اس میں سے کھایا جتنا اللہ نے چاہا۔ اس حدیث کو ابن سعد نے ”الطبقات الکبریٰ“ میں بیان کیا ہے۔“ (سبحان اللہ)

(۱۰) بَابٌ فِي كَوْنِهِ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ

وَرَسُولِهِ ﷺ

﴿لوگوں میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سب سے

زیادہ محبوب﴾

۱۰۰۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ طَيْرٌ فَقَالَ: اللَّهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِيَ هَذَا الطَّيْرَ، فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک پرندے کا گوشت تھا، آپ ﷺ نے دعا کی یا اللہ! اپنی مخلوق میں سے محبوب ترین شخص میرے پاس بھیج تاکہ وہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے۔ چنانچہ حضرت علی ؓ آئے اور آپ ﷺ کے ساتھ وہ گوشت تناول کیا۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔“

۱۰۱۔ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: كَانَ أَحَبَّ النِّسَاءِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاطِمَةُ

الحديث رقم ۱۰۰: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحیح، ابواب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۵/۶۳۶، الحديث رقم: ۳۷۲۱، و الطبرانی فی المعجم الاوسط، ۹/۱۴۶، الحديث رقم: ۹۳۷۲، وابن حیان فی الطبقات المحدثین بأصبهان، ۳/۴۵۴۔

الحديث رقم ۱۰۱: أخرجه الترمذی فی ابواب المناقب باب فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ۵/۶۹۸، الحديث رقم: ۳۸۶۸، والطبرانی فی

وَمِنْ الرِّجَالِ عَلِيٌّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت بریدہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں اور مردوں میں سے سب سے زیادہ محبوب حضرت علی ؓ تھے۔ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔“

۱۰۲۔ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرِ التَّمِيمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلِيٍّ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُ أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَتْ فَاطِمَةُ، فَقِيلَ مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ زَوْجُهَا، إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَامًا قَوَامًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت جمیع بن عمیر تمیمی ؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں اپنی خالہ کے ساتھ حضرت عائشہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا پھر میں نے ان سے پوچھا لوگوں میں کون حضور نبی اکرم ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھے؟ انہوں نے فرمایا: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پھر عرض کیا گیا اور مردوں میں سے کون سب سے زیادہ محبوب تھا؟ فرمایا: اس کا خاوند اگرچہ مجھے ان کا زیادہ روزے رکھنا اور زیادہ قیام کرنا

المعجم الاوسط، ۸/۱۳۰، الحديث رقم: ۷۲۵۸، والحاكم في

المستدرک، ۳: ۱۶۸، رقم: ۴۷۳۵۔

الحديث رقم ۱۰۲: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، أبواب المناقب،

باب فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ۵/۷۰۱، الحديث رقم: ۳۸۷۴،

والحاكم في المستدرک، ۳/۱۷۱۔

معلوم نہیں۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔“

۱۰۳۔ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أُمِّي عَلَى عَائِشَةَ فَسَمِعْتُهَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ وَهِيَ تَسْأَلُهَا عَنْ عَلِيٍّ فَقَالَتْ: تَسْأَلُنِي عَنْ رَجُلٍ وَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ رَجُلًا كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ عَلِيٍّ وَلَا فِي الْأَرْضِ امْرَأَةٌ كَانَتْ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ امْرَأَتِهِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْأَسْنَادِ.

”حضرت جمیع ابن عمیرؓ سے روایت ہے کہ میں اپنی والدہ کے ہمراہ سیدہ عائشہؓ کے پاس حاضر ہوا، میں نے پردہ کے پیچھے سے آواز سنی ام المؤمنین میری والدہ سے حضرت علیؓ کے متعلق پوچھ رہی تھیں۔ انہوں نے فرمایا: آپ مجھ سے اس شخص کے بارے میں پوچھ رہی ہیں بخدا میرے علم میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں کوئی شخص حضرت علیؓ سے زیادہ محبوب نہ تھا اور نہ روئے زمین پر ان کی بیوی (آپ ﷺ کی صاحبزادی فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا) سے بڑھ کر کوئی عورت آپ ﷺ کی بارگاہ میں محبوب تھی۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔“

۱۰۴۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ أَخْدِمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَدِمَ

الحديث رقم ۱۰۳: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳ / ۱۶۷، الحديث رقم: ۴۷۳۱، والنسائي في السنن الكبرى، ۵ / ۱۴۰، الحديث رقم: ۸۴۹۷.

الحديث رقم ۱۰۴: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳ / ۱۴۱، الحديث رقم: ۴۶۵۰، والطبراني في المعجم الأوسط، ۷ / ۲۶۷، الحديث رقم: ۷۴۶۶، والطبراني في المعجم الكبير، ۱ / ۲۵۳، الحديث رقم: ۷۳۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۲۶.

لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَحٌ مَشُورٍ فَقَالَ: اللَّهُمَّ انْتَبِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ
يَأْكُلُ مَعِيَ مِنْ هَذَا الطَّيْرِ قَالَ: فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ
جَاءَ عَلِيٌّ ؓ فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى حَاجَةٍ ثُمَّ جَاءَ فَقُلْتُ: إِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى حَاجَةٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: افْتَحْ فَدَخَلَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا حَبَسَكَ عَلِيٌّ فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ آخِرُ ثَلَاثِ كَرَّاتٍ
يَرُدُّنِي أَنَسُ يَزْعُمُ إِنَّكَ عَلَى حَاجَةٍ فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَيَّ مَا صَنَعْتَ؟
فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْتُ دُعَاءَكَ فَأَحْبَبْتُ أَنْ يَكُونَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الرَّجُلَ قَدْ يُحِبُّ قَوْمَهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.
وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

”حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ پس آپ ﷺ کی خدمت میں ایک بھنا ہوا پرندہ پیش کیا گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میرے پاس اسے بھیج جو مخلوق میں تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ حضرت انس ؓ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی یا اللہ! کسی انصاری کو اس دعا کا مصداق بنا دے، اتنے میں حضرت علی ؓ تشریف لائے تو میں نے کہا حضور نبی اکرم ﷺ مشغول ہیں۔ وہ واپس چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد پھر تشریف لائے اور دروازہ کھٹکھٹایا، پھر میں نے کہا حضور نبی اکرم ﷺ مشغول ہیں۔ آپ ؓ پھر آئے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انس! اس کیلئے دروازہ کھول دو، وہ اندر داخل ہوئے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے پوچھا: تجھے کس نے میرے پاس آنے سے روکا؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تین میں سے آخری بار ہے کہ انس مجھے یہ کہہ کر واپس کرتے رہے کہ آپ کسی کام میں مشغول ہیں۔ آپ ﷺ نے مجھ سے میرے اس عمل کی وجہ دریافت کی تو میں نے عرض کیا:

یا رسول اللہ! میں نے آپ کو دعا کرتے سن لیا تھا۔ پس میری خواہش تھی کہ یہ (خوش نصیب) شخص انصار میں سے ہو۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر آدمی اپنی قوم سے پیار کرتا ہے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث شیخین کی شرائط پر صحیح ہے۔“

۱۰۵۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: إِشْتُكِي عَلِيًّا النَّاسُ، قَالَ: فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِينَا خَطِيبًا، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ! لَا تَشْكُوا عَلِيًّا، فَوَاللَّهِ! إِنَّهُ لَا أُخْشَنُ فِي ذَاتِ اللَّهِ، أَوْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کوئی شکایت کی۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ پس میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! علی کی شکایت نہ کرو، اللہ کی قسم وہ اللہ کی ذات میں یا اللہ کے راستہ میں بہت سخت ہے۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔“

۱۰۶۔ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ عَلِيًّا مَبْعَثًا فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَجَبْرِيلُ عَنْكَ رَاضُونَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ.

الحديث رقم ۱۰۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۸۶ / ۳، الحديث رقم: ۱۱۸۳۵، والحاكم في المستدرک، ۱۴۴ / ۳، الحديث رقم: ۴۶۵۴، وابن هشام في السيرة النبوية، ۸ / ۶.

الحديث رقم ۱۰۶: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۳۱۹ / ۱، الحديث رقم: ۹۴۶، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۱۳۱ / ۹.

”حضرت ابو رافع ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ؓ کو ایک جگہ بھیجا، جب وہ واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کا رسول ﷺ اور جبرئیل آپ سے راضی ہیں۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ”معجم الکبیر“ میں روایت کیا ہے۔“

(۱۱) بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا ﷺ فَقَدْ أَبْغَضَنِي ﴿حَبِّ عَلِيٍّ ﷺ حَبِّ مُصْطَفَى ﷺ هِيَ أَوْرِ بَغْضِ عَلِيٍّ ﷺ بَغْضِ مُصْطَفَى ﷺ هِيَ﴾

۱۰۷۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنِ وَحُسَيْنٍ فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هَذَيْنِ وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا كَانَ مَعِيَ فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت علی بن ابی طالب ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسن ﷺ اور حضرت حسین ﷺ کے ہاتھ پکڑے اور فرمایا: جو مجھ سے محبت کرے گا اور ان دونوں سے اور ان دونوں کے والد (یعنی علی ﷺ) اور دونوں کی والدہ (یعنی فاطمہ رضی اللہ عنہا) سے محبت کرے گا وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم ۱۰۷: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحیح، ابواب المناقب باب مناقب علی، ۵/۶۴۱، الحديث رقم: ۳۷۳۳، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱/۷۷، الحديث رقم: ۵۷۶، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۲/۷۷، الحديث رقم: ۵۷۶، وایضاً فی ۲/۱۶۳، الحديث رقم: ۹۶۰، والمقدسی فی الأحادیث المختارة، ۲/۴۵، الحديث رقم: ۴۲۱۔

۱۰۸۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَاسٍ نَالِاسْلَمِي قَالَ (وَ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَّةِ) قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عَلِيٍّ إِلَى الْيَمَنِ، فَجَفَانِي فِي سَفَرِي ذَلِكَ، حَتَّى وَجَدْتُ فِي نَفْسِي عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَدِمْتُ أَظْهَرْتُ شَكَائَتَهُ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى بَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ ذَاتَ غُدَاةٍ، وَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا رَانِي أَبَدَّنِي عَيْنِيهِ يَقُولُ: حَدِّدْ إِلَيَّ النَّظَرَ حَتَّى إِذَا جَلَسْتُ قَالَ يَا عَمْرُو! وَاللَّهِ! لَقَدْ آذَيْتَنِي قُلْتُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أُؤْذِيكَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ بَلَى، مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عمرو بن شاس اسلمی ؓ جو کہ اصحاب حدیبیہ میں سے تھے بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی ؓ کے ہمراہ یمن کی طرف روانہ ہوا۔ سفر کے دوران انہوں نے میرے ساتھ سختی کی یہاں تک کہ میں اپنے دل میں ان کے خلاف کچھ محسوس کرنے لگا، پس جب میں (یمن سے) واپس آیا تو میں نے ان کے خلاف مسجد میں شکایت کا اظہار کر دیا یہاں تک کہ یہ بات حضور نبی اکرم ﷺ تک پہنچ گئی پھر ایک دن میں مسجد میں داخل ہوا جبکہ حضور نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام ؓ کے مجمع میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے مجھے بڑے غور سے دیکھا یہاں تک کہ جب میں بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمرو! خدا کی قسم تو نے مجھے اذیت دی ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو اذیت دینے سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

الحديث رقم ۱۰۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴۸۳/۳، و الحاكم في المستدرک، ۱۳۱/۳، الحديث رقم: ۴۶۱۹، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۲۹/۹، و أحمد بن حنبل أيضاً في فضائل الصحابة، ۵۷۹/۲، الحديث رقم: ۹۸۱۔ والبخاری في التاريخ الكبير، ۳۰۷-۳۰۶/۲۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں جو علی کو اذیت دیتا ہے وہ مجھے اذیت دیتا ہے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

۱۰۹۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ لِي: أَيَسَبُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِيكُمْ؟ قُلْتُ: مَعَاذَ اللَّهِ! أَوْ سُبْحَانَ اللَّهِ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت عبداللہ جدلی ؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے کہا: کیا تمہارے اندر حضور نبی اکرم ﷺ کو گالی دی جاتی ہے؟ میں نے کہا اللہ کی پناہ یا میں نے کہا اللہ کی ذات پاک ہے یا اسی طرح کا کوئی اور کلمہ کہا تو انہوں نے کہا میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو علی کو گالی دیتا ہے وہ مجھے گالی دیتا ہے۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور امام حاکم نے روایت کیا ہے۔“

۱۱۰۔ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَسَبَّ عَلِيًّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَحَصَبَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: يَا عَدُوَّ اللَّهِ آذَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: (إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا) لَوْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَيًّا لَأَذَيْتَهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

الحديث رقم ۱۰۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۲۳/۶،
الحديث رقم: ۲۶۷۹۱، والحاكم في المستدرک، ۱۳۰/۳، الحديث
رقم: ۴۶۱۵، والنسائی في السنن الكبرى، ۱۳۳/۵، الحديث رقم:
۸۴۷۶، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۱۳۰/۹.

الحديث رقم ۱۱۰: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۲۱/۳، ۱۲۲،
الحديث رقم: ۴۶۱۸.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت ابن ابی ملیکہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ اہل شام سے ایک شخص آیا اور اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں حضرت علی ؓ کو برا بھلا کہا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کو ایسا کہنے سے منع کیا اور فرمایا: اے اللہ کے دشمن تو نے حضور نبی اکرم ﷺ کو تکلیف دی ہے۔ (پھر یہ آیت پڑھی) ”بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دیتے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ دنیا و آخرت میں ان پر لعنت بھیجتا ہے اور اللہ نے ان کے لئے ایک ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے پھر فرمایا: اگر حضور نبی اکرم ﷺ زندہ ہوتے تو یقیناً (تو اس بات کے ذریعے) آپ ﷺ کی اذیت کا باعث بنتا۔ اس حدیث کو امام حاکم نے المستدرک میں روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔“

۱۱۱۔ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ قَالَ: حَجَجْتُ وَ أَنَا غُلَامٌ فَمَرَرْتُ بِالْمَدِينَةِ وَإِذَا النَّاسُ عُتِقُوا وَاحِدًا فَاتَّبَعْتُهُمْ، فَدَخَلُوا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ: يَا شَيْبَ بْنَ رَبْعِي، فَأَجَابَهَا رَجُلٌ جَلُفٌ جَافٌ: لَبَّيْكَ يَا أُمَّتَاهُ، قَالَتْ: أَيَسْبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي نَادِيكُمْ؟ قَالَ: وَ أَنِّي ذَلِكَ! قَالَتْ: فَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟ قَالَ: إِنَّا لَنَقُولُ شَيْئًا نُرِيدُ عَرَضَ هَذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا، قَالَتْ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي، وَمَنْ سَبَّنِي فَقَدْ سَبَّ اللَّهَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي

الحديث رقم ۱۱۱: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳ / ۱۲۱، الحديث

رقم: ۴۶۱۶، وقال الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۳۰: رجاله رجال

الصحيح، و ابن عساکر في تاريخه، ۴۲ / ۵۳۳-۴۲ / ۲۶۶، ۲۶۶،

الْمُسْتَدْرَكُ.

”حضرت ابو عبد اللہ جدی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک غلام کے ساتھ حج کیا پس میں مدینہ کے پاس سے گزرا تو میں نے لوگوں کو اکھٹا (کہیں جاتے ہوئے) دیکھا، میں بھی ان کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ وہ سارے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے پس میں نے ان کو آواز دیتے ہوئے سنا کہ اے شیب بن ربیع! ایک روکھے اور سخت مزاج آدمی نے جواب دیا ہاں میری ماں! تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تمہارے قبیلہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کو گالیاں دی جاتی ہیں؟ اس آدمی نے عرض کیا: یہ کیسے ہو سکتا ہے حضرت ام سلمہ ﷺ نے فرمایا: کیا حضرت علی بن ابی طالب کو گالی دی جاتی ہے؟ تو اس نے کہا ہم جو بھی کہتے ہیں اس سے ہماری مراد دنیاوی غرض ہوتی ہے۔ پس آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے علی کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی اور جس نے مجھے گالی دی اس نے اللہ کو گالی دی۔ اس حدیث کو حاکم نے المستدرک میں روایت کیا ہے۔“

۱۱۲۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ أَنْتَ سَيِّدُ فِي الدُّنْيَا سَيِّدُ فِي الْآخِرَةِ حَبِيبُكَ حَبِيبِي وَحَبِيبِي حَبِيبُ اللَّهِ وَعَدُوُّكَ عَدُوِّي وَعَدُوِّي عَدُوُّ اللَّهِ وَالْوَيْلُ لِمَنْ أَبْغَضَكَ بَعْدِي. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

الحديث رقم ۱۱۲: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳ / ۱۳۸، الحديث

رقم: ۶۶۴۰، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ۵ / ۳۲۵،

الحديث رقم: ۸۳۲۵.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے میری (یعنی علی کی) طرف دیکھ کر فرمایا اے علی! تو دنیا و آخرت میں سردار ہے۔ تیرا محبوب میرا محبوب ہے اور میرا محبوب اللہ کا محبوب ہے اور تیرا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے اور اس کیلئے بربادی ہے جو میرے بعد تمہارے ساتھ بغض رکھے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے“

۱۱۳۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِعَلِيِّ: طُوبَى لِمَنْ أَحَبَّكَ وَصَدَّقَ فِيكَ، وَوَيْلٌ لِمَنْ أَبْغَضَكَ وَكَذَّبَ فِيكَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابُو يَعْلَى.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے فرماتے ہوئے سنا (اے علی) مبارکباد ہو اسے جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور تیری تصدیق کرتا ہے اور ہلاکت ہو اس کے لئے جو تجھ سے بغض رکھتا ہے اور تجھے جھٹلاتا ہے۔ اس حدیث کو امام حاکم اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے اور حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔“

۱۱۴۔ عَنْ سَلْمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيِّ: مُجِبُّكَ مُجِيبِي وَ

الحديث رقم ۱۱۳: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۴۵/۳، الحديث رقم: ۴۶۵۷ وأبو يعلى في المسند، ۱۷۸-۱۷۹/۳، الحديث رقم: ۱۶۰۲، والطبرانی في المعجم الاوسط، ۳۳۷/۲، الحديث رقم: ۲۱۵۷.

الحديث رقم ۱۱۴: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۲۳۹/۶، الحديث رقم: ۶۰۹۷، والبزار في المسند، ۴۸۸/۶، والهيثمی فی

مُبْغِضُكَ مُبْغِضِي. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ.

”حضرت سلمان فارسی ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ؓ سے فرمایا: تجھ سے محبت کرنے والا مجھ سے محبت کرنے والا ہے اور تجھ سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض رکھنے والا ہے۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ”معجم الکبیر“ میں روایت کیا ہے۔“

۱۱۵. عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ جَدِّي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا تَسُبُّوْا أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ فَإِنَّهُمَا سَيِّدَا كَهْوَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيَّ وَالْمُرْسَلِينَ، وَلَا تَسُبُّوْا الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، فَإِنَّهُمَا سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَلَا تَسُبُّوْا عَلِيًّا، فَإِنَّهُ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي، وَمَنْ سَبَّنِي فَقَدْ سَبَّ اللَّهَ، وَمَنْ سَبَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَذَّبَهُ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكَرٍ فِي تَارِيخِهِ.

”امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے اپنے نانا حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابوبکر اور عمر کو گالی نہ دو پس بے شک وہ دونوں اولین و آخرین میں سے ادھیڑ عمر جنتیوں کے سردار ہیں سوائے نبیوں اور مرسلین کے اور حسن اور حسین کو بھی گالی نہ دو بے شک وہ نوجوان جنتیوں کے سردار ہیں اور علی کو گالی نہ دو پس بے شک جو علی کو گالی دیتا ہے وہ مجھے گالی دیتا ہے اور جو مجھے گالی دیتا ہے وہ اللہ کو گالی دیتا ہے۔ اسے ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں روایت کیا ہے۔“

مجمع الزوائد، ۱۳۲/۹، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب،

۳۱۶/۵، الحديث رقم: ۸۳۰۴.

الحديث رقم ۱۱۵: أخرجه ابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير،

۱۳۱/۱۴، ۱۳۲/۳۰، ۱۷۸/۱۷۹.

۱۱۶۔ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ آخِذٌ بِشَعْرِهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَهُوَ آخِذٌ بِشَعْرِهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ آخِذٌ بِشَعْرِهِ قَالَ: مَنْ آذَى شَعْرَةَ مِنْكَ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللَّهَ، وَمَنْ آذَى اللَّهَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

”امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں درآئحالیکہ وہ اپنے بال پکڑے ہوئے تھے کہ حضرت علی بن ابی طالب ؑ نے مجھے بتایا درآئحالیکہ وہ اپنے بال پکڑے ہوئے تھے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے بتایا درآئحالیکہ آپ ﷺ اپنے موئے مبارک پکڑے ہوئے تھے کہ جس شخص نے تجھے (اے علی) بال برابر بھی اذیت دی تو اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ کو اذیت دی اور جس نے اللہ کو اذیت دی پس اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ اسے ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں روایت کی ہے۔“

(۱۲) بَابٌ فِي كَوْنِ حُبِّهِ عَلَامَةَ الْمُؤْمِنِينَ وَ

بُغْضِهِ ﷺ عَلَامَةَ الْمُنَافِقِينَ

﴿ حُبِّ عَلِيٍّ ﷺ عَلَامَةُ إِيْمَانٍ هِيَ أَوْرِ بُغْضِ عَلِيٍّ ﷺ

عَلَامَةُ نِفَاقٍ هِيَ ﴾

۱۱۷۔ عَنْ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَ بَرَأَ النَّسْمَةَ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ﷺ إِلَيَّ أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَ لَا يُبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت زر بن حبیش ؓ سے روایت ہے کہ حضرت علی ؓ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا (اور اس سے اناج اور نباتات اگائے) اور جس نے جانداروں کو پیدا کیا، حضور نبی امی ﷺ کا مجھ سے عہد ہے کہ مجھ سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور صرف منافق ہی مجھ سے بغض رکھے گا۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم ۱۱۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن حب الأنصار و علي من الإيمان، ۸۶/۱، الحديث رقم: ۷۸، و ابن حبان في الصحيح، ۳۶۷/۱۵، الحديث رقم: ۶۹۲۴، والنسائي في السنن الكبرى، ۴۷/۵، الحديث رقم: ۸۱۵۳، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۶۵/۶، الحديث رقم: ۳۲۰۶۴، وأبو يعلى في المسند، ۲۵۰/۱، الحديث رقم: ۲۹۱، و البزار في المسند، ۱۸۲/۲، الحديث رقم: ۱۳۲۵، و ابن أبي عاصم في السنة، ۵۹۸/۲، الحديث رقم: ۱۳۲۵.

۱۱۸۔ عَنْ عَلِيٍّ: قَالَ لَقَدْ عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ ﷺ أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ. قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَنَا مِنَ الْقُرْنِ الَّذِينَ دَعَا لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

”حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ حضور نبی امی ﷺ نے مجھ سے عہد فرمایا کہ مومن ہی تجھ سے محبت کرے گا اور کوئی منافق ہی تجھ سے بغض رکھے گا۔ عدی بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ میں اس زمانے کے

لوگوں میں سے ہوں جن کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی ہے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔“

۱۱۹۔ عَنْ بُرَيْدَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ، وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ. قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِّهُمْ لَنَا، قَالَ: عَلِيٌّ مِنْهُمْ، يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثًا وَ أَبُو ذَرٍّ، وَالْمِقْدَادُ، وَ سَلْمَانُ وَ أَمَرَنِي بِحُبِّهِمْ، وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ

الحديث رقم ۱۱۸: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب ۵/۶۴۳، الحديث رقم: ۳۷۳۶.

الحديث رقم ۱۱۹: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، ۵/۶۳۶، ابواب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، الحديث رقم: ۳۷۱۸، وابن ماجة فی السنن، مقدمه، فضل سلمان وأبی ذر ومقداد، الحديث رقم: ۱۴۹، وأبونعيم فی حلیة الاولیاء، ۱/۱۷۲.

نے مجھے چار آدمیوں سے محبت کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ اللہ بھی ان سے محبت کرتا ہے آپ ﷺ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! ہمیں ان کے نام بتا دیجئے۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا کہ علی بھی انہی میں سے ہے، اور باقی تین ابوذر، مقداد اور سلمان ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے ان سے محبت کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ میں بھی ان سے محبت کرتا ہوں۔ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔“

۱۲۰. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ إِنَّا كُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِينَ نَحْنُ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ ہم انصار لوگ، منافقین کو ان کے حضرت علی ؓ کے ساتھ بغض کی وجہ سے پہچانتے تھے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔“

۱۲۱. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے

الحديث رقم ۱۲۰: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۵/۶۳۵، الحديث رقم: ۳۷۱۷، و أبو نعیم فی حلیۃ الاولیاء، ۶/۲۹۵.

الحديث رقم ۱۲۱: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علی، ۵/۶۳۵، الحديث رقم: ۳۷۱۷، و أبو یعلی فی المسند، ۱۲/۳۶۲، الحديث رقم: ۶۹۳۱ و الطبرانی فی المعجم الكبير، ۲۳/۳۷۵، الحديث رقم: ۸۸۶.

تھے کہ کوئی منافق حضرت علیؑ سے محبت نہیں کر سکتا اور کوئی مومن اس سے بغض نہیں رکھ سکتا۔“ اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۱۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: وَاللَّهِ مَا كُنَّا نَعْرِفُ مُنَافِقِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا بِبُغْضِهِمْ عَلِيًّا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

”حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں اپنے اندر منافقین کو حضرت علیؑ سے بغض کی وجہ سے ہی پہچانتے تھے۔ اس حدیث کو طبرانی نے ”معجم الاوسط“ میں بیان کیا ہے۔“

۱۲۳۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّمَا دَفَعَ اللَّهُ الْقُطْرَ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِسُوءِ رَأْيِهِمْ فِي أَنْبِيَائِهِمْ وَإِنَّ اللَّهَ يَدْفَعُ الْقُطْرَ عَنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ الدِّیْلَمِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے ان کی بادشاہت انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ ان کے برے سلوک کی وجہ سے چھین لی اور بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ اس امت سے اس کی بادشاہت کو علی کے ساتھ بغض کی وجہ سے چھین لے گا۔ اس حدیث کو دیلمی نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم ۱۲۲: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۴ / ۲۶۴،

الحديث رقم: ۴۱۵۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۳۲.

الحديث رقم ۱۲۳: أخرجه الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب،

۱ / ۳۴۴، الحديث رقم: ۱۳۸۴، والذهبي في ميزان الاعتدال في نقد

الرجال، ۲ / ۲۵۱.

(۱۳) بَابُ فِي تَلْقِيْبِ النَّبِيِّ ﷺ إِيَّاهُ

بِأَبِي تَرَابٍ وَ سَيِّدِ الْعَرَبِ

﴿ ابوتراب اور سید العرب کے مصطفوی القاب ﴾

۱۲۴۔ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: مَا كَانَ لِعَلِيِّ إِسْمٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا. فَقَالَ لَهُ: أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ. لَمْ سَمِّيَ أَبَا تَرَابٍ؟ قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ. فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكَ؟ فَقَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ شَيْءٌ. فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقُلْ عِنْدِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْإِنْسَانِ: انْظُرْ أَيْنَ هُوَ؟ فَجَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ. فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ هُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدْأُوهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ. فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَ يَقُولُ: قُمْ أَبَا التُّرَابِ. قُمْ أَبَا التُّرَابِ! مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

”حضرت ابو حازم حضرت سهل بن سعد ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ

الحديث رقم ۱۲۴: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب المساجد، باب نوم الرجال فی المسجد، ۱/۱۶۹، الحديث رقم: ۴۳۰، و البخاری فی الصحيح، کتاب الاستئذان، باب القائلة فی المسجد، ۵/۲۳۱۶، الحديث رقم: ۵۹۲۴، و مسلم فی الصحيح، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علی بن أبي طالب، ۴/۱۸۷۴، الحديث رقم: ۲۴۰۹، و البيهقی فی السنن الكبرى، ۲/۴۴۶، الحديث رقم: ۴۱۳۷، و الحاكم فی معرفة علوم الحديث، ۱/۲۱۱.

حضرت علیؑ کو ابو تراب سے بڑھ کر کوئی نام محبوب نہ تھا، جب ان کو ابو تراب کے نام سے بلایا جاتا تو وہ خوش ہوتے تھے۔ راوی نے ان سے کہا ہمیں وہ واقعہ سنائیے کہ آپؑ کا نام ابو تراب کیسے رکھا گیا؟ انہوں نے کہا ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علیؑ گھر میں نہیں تھے، آپؑ نے فرمایا: تمہارا چچا زاد کہاں ہے؟ عرض کیا میرے اور ان کے درمیان کچھ بات ہوگئی جس پر وہ خفا ہو کر باہر چلے گئے اور گھر پر قیلولہ بھی نہیں کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے کسی شخص سے فرمایا: جاؤ تلاش کرو وہ کہاں ہیں؟ اس شخص نے آ کر خبر دی کہ وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت علیؑ کے پاس تشریف لے گئے، آپؑ نے دیکھا کہ وہ لیٹے ہوئے ہیں جبکہ ان کی چادر ان کے پہلو سے نیچے گر گئی تھی اور ان کے جسم پر مٹی لگ گئی تھی، حضور نبی اکرم ﷺ اپنے ہاتھ مبارک سے وہ مٹی جھاڑتے جاتے اور فرماتے جاتے: اے ابو تراب (مٹی والے)! اٹھو، اے ابو تراب اٹھو۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔“

۱۲۵۔ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَارِثٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ: هَذَا فُلَانٌ، لِأَمِيرِ الْمَدِينَةِ، يَدْعُو عَلِيًّا عِنْدَ الْمَنَبَرِ، قَالَ: فَيَقُولُ مَاذَا؟ قَالَ: يَقُولُ لَهُ: أَبُوتُرَابٍ، فَضَحِكَ. قَالَ: وَاللَّهِ مَا سَمَاءُ

الحديث رقم ۱۲۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب علي بن أبي طالب، ۳/ ۱۳۵۸، الحديث رقم: ۳۵۰۰، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/ ۳۶۸، الحديث رقم: ۶۹۲۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۶/ ۱۶۷، الحديث رقم: ۵۸۷۹، والرويان في المسند، ۲/ ۱۸۸، الحديث رقم: ۱۰۱۵، والشيباني في الآحاد والمثاني، ۱/ ۱۵۰، الحديث رقم: ۱۸۳، والبخاري في الأدب المفرد، ۱/ ۲۹۶، الحديث رقم: ۸۵۲، والمباركفوري في تحفة الأحوذی، ۱۰/ ۱۴۴۔

إِلَّا النَّبِيُّ ﷺ، وَمَا كَانَ وَاللَّهِ لَهُ اسْمٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْهُ، فَاسْتَطَعْتُ
الْحَدِيثَ سَهْلًا، وَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ، كَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ: دَخَلَ عَلِيٌّ
عَلَى فَاطِمَةَ ثُمَّ خَرَجَ، فَاضْطَجَعَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيْنَ
ابْنُ عَمِّكَ؟ قَالَتْ: فِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ، فَوَجَدَ رِذَاءَهُ قَدْ سَقَطَ
عَنْ ظَهْرِهِ، وَخَلَصَ التُّرَابُ إِلَى ظَهْرِهِ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ
فَيَقُولُ: اجْلِسْ أَبَا تَرَابٍ. مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سہل بن سعدؓ سے اس وقت کے حاکم مدینہ کی شکایت کی کہ وہ برسرِ منبر حضرت علیؓ کو برا بھلا کہتا ہے۔ حضرت سہلؓ نے پوچھا: وہ کیا کہتا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا کہ وہ ان کو ابو تراب کہتا ہے۔ اس پر حضرت سہلؓ ہنس دیئے اور فرمایا، خدا کی قسم! ان کا یہ نام تو حضور نبی اکرم ﷺ نے رکھا تھا اور خود حضرت علیؓ کو بھی کوئی نام اس سے بڑھ کر محبوب نہ تھا۔ میں نے حضرت سہلؓ سے اس سلسلے کی پوری حدیث سننے کی خواہش کی، میں نے عرض کیا: اے ابو عباس! واقعہ کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ایک روز حضرت علیؓ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گھر تشریف لے گئے اور پھر مسجد میں آ کر لیٹ گئے، حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: تمہارا چچا زاد کہاں ہے؟ انہوں نے عرض کیا: مسجد میں ہیں۔ آپ ﷺ وہاں ان کے پاس تشریف لے گئے آپ ﷺ نے دیکھا کہ چادر ان کے پہلو سے سرک گئی تھی اور ان کے جسم پر دھول لگ گئی تھی۔ آپ ﷺ ان کی پشت سے دھول جھاڑتے جاتے اور فرماتے جاتے اٹھو، اے ابو تراب! اٹھو، اے ابو تراب۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔“

۱۲۶۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کے سردار ہیں۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔“

۱۲۷۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَدْعُوا لِي سَيِّدِ الْعَرَبِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَسْتُ سَيِّدَ الْعَرَبِ؟ قَالَ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس سردارِ عرب کو بلاؤ۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ عرب کے سردار نہیں؟ فرمایا: میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کے سردار ہیں۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔“

۱۲۸۔ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا أَنَسُ إِنِّطَلِقْ

الحديث رقم ۱۲۶: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۳۳/۳، الحديث

رقم: ۴۶۲۵، و الطبرانی في المعجم الأوسط، ۱۲۷/۲، الحديث

رقم: ۱۴۶۸، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۱۶/۹.

الحديث رقم ۱۲۷: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۳۴ / ۳، الحديث

رقم: ۴۶۲۶، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۳۱/۹، و أبونعیم في

حلیۃ الأولیاء، ۶۳/۱.

الحديث رقم ۱۲۸: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۸۸/۳، الحديث

رقم: ۲۷۴۹، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۳۲ / ۹، و أبو نعیم في

حلیۃ الأولیاء، ۶۳/۱.

فَادْعُ لِي سَيِّدَ الْعَرَبِ يَعْنِي عَلِيًّا فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَلَسْتُ سَيِّدَ الْعَرَبِ؟
 قَالَ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ، فَلَمَّا جَاءَ عَلِيٌّ ﷺ أَرْسَلَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْأَنْصَارِ فَأَتَوْهُ فَقَالَ لَهُمْ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! أَلَا
 أَذْلَكُكُمْ عَلَى مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ!
 قَالَ: هَذَا عَلِيٌّ فَأَحْبُوهُ بِحَبِّي وَكَرِّمُوهُ لِكِرَامَتِي فَإِنَّ جِبْرِئِيلَ أَمَرَنِي
 بِالَّذِي قُلْتُ لَكُمْ عَنِ اللَّهِ ﷻ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ.

”امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے انس! میرے پاس عرب کے سردار کو بلاؤ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، کیا آپ عرب کے سردار نہیں؟ فرمایا: میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کے سردار ہیں حضور ﷺ نے کسی کے ذریعے انصار کو بلا بھیجا جب وہ آ گئے تو فرمایا: اے گروہِ انصار! میں تمہیں وہ امر نہ بتاؤں کہ اگر اسے مضبوطی سے تھام لو تو میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ضرور ارشاد فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ علی ہے تم میری محبت کی بنا پر اس سے محبت کرو اور میری عزت و تکریم کی بنا پر اس کی عزت کرو، جو میں نے تم سے کہا اس کا حکم مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جبرائیل علیہ السلام نے دیا ہے۔ اس حدیث کو طبرانی نے ”المعجم الکبیر“ میں روایت کیا ہے۔“

۱۲۹۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَ عَلِيٌّ ﷺ نَائِمٌ فِي التُّرَابِ، فَقَالَ: إِنَّ أَحَقَّ أَسْمَائِكَ أَبُو تُرَابٍ، أَنْتَ أَبُو تُرَابٍ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابو طفیل ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو حضرت علی ؓ مٹی پر سو رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو سب ناموں میں سے ابو تراب کا زیادہ حق دار ہے تو ابو تراب ہے۔ اس حدیث کو طبرانی نے ”المعجم الاوسط“ میں روایت کیا ہے۔“

۱۳۰۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كُنِيَ عَلِيًّا ؓ بِأَبِي تُرَابٍ، فَكَانَتْ مِنْ أَحَبِّ كُنَاهُ إِلَيْهِ. رَوَاهُ الْبَزَّازُ.

”حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ؓ کو ابو تراب کی کنیت سے نوازا۔ پس یہ کنیت انہیں سب کنیتوں سے زیادہ محبوب تھی۔ اس حدیث کو بزار نے روایت کیا ہے۔“

(۱۴) بَابٌ فِي كَوْنِهِ ﷺ فَاتِحًا لَخَيْرٍ وَصَاحِبًا

لِوَاءِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿آپ کا فاتح خیر اور علمبردار مصطفیٰ ﷺ ہونا﴾

۱۳۱۔ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَيْرٍ، وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ، فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَخَرَجَ عَلَيَّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا كَانَ مَسَاءَ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللَّهُ فِي صَبَاحِهَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَأُعْطِينَ الرَّايَةَ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، أَوْ قَالَ: يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ، يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ. فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيِّ، وَمَا نَرْجُوهُ، فَقَالُوا: هَذَا عَلِيٌّ، فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت سلمہ بن اکوع ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؑ آشوب چشم کی تکلیف کے باعث معرکہء خیبر کے لیے (بوقتِ روانگی) مصطفوی لشکر میں شامل نہ

الحديث رقم ۱۳۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب علي بن أبي طالب، ۳/ ۱۳۵۷، الحديث رقم: ۳۴۹۹، وفي كتاب المغازي، باب غزوة خيبر، ۴/ ۱۵۴۲، الحديث رقم: ۳۹۷۲، وفي كتاب الجهاد والسير، باب ما قيل في لواء النبي ﷺ، ۳/ ۱۰۸۶، الحديث رقم: ۲۸۱۲، وفي مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب ؑ، ۴/ ۱۸۷۲، الحديث رقم: ۲۴۰۷، وفي البيهقي في السنن الكبرى، ۶/ ۳۶۲، الحديث رقم: ۱۲۸۳۷.

ہو سکے۔ پس انہوں نے سوچا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گیا ہوں، پھر حضرت علیؑ نکلے اور حضور نبی اکرم ﷺ سے جا ملے۔ جب وہ شب آئی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کل میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا یا کل جھنڈا وہ شخص پکڑے گا جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں یا یہ فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں خیر کی فتح سے نوازے گا۔ پھر اچانک ہم نے حضرت علیؑ کو دیکھا، حالانکہ ہمیں ان کے آنے کی توقع نہ تھی۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے جھنڈا انہیں عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں فتح نصیب فرمائی۔ یہ حدیث متفق علیہ۔“

۱۳۲۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَا أُعْطِينَ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ. يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ. وَ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا. قَالَ: فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ عَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا. فَقَالَ: أَيُّنَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ؟ فَقَالُوا: هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ. قَالَ: فَارْسلُوا إِلَيْهِ. فَأَتَى بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي

الحديث رقم ۱۳۲: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب المغازی، باب غزوة خيبر، ۴/ ۱۵۴۲، الحديث رقم: ۳۹۷۳، و فی کتاب فضائل الصحابة، باب مناقب علی بن أبي طالب، ۳/ ۱۳۵۷، الحديث رقم: ۳۴۹۸، و مسلم فی الصحيح، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علی بن أبي طالب، ۴/ ۱۸۷۲، الحديث رقم: ۲۴۰۶، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۵/ ۳۳۳، الحديث رقم: ۲۲۸۷۲، و ابن حبان فی الصحيح، ۱۵/ ۳۷۷، الحديث رقم: ۶۹۳۲، و أبو یعلیٰ فی المسند، ۱۳/ ۵۳۱، الحديث رقم: ۷۵۳۷.

عَيْنِيهِ. وَ دَعَا لَهُ، فَبَرَأَ. حَتَّى كَأَنَّ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ. فَأَعْطَاهُ الرَّأْيَةَ. فَقَالَ عَلِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَقَاتِلْهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ فَقَالَ: أَنْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ. حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ. ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ. وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ. فَوَاللَّهِ! لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے دن فرمایا کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا، وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول کو اس سے محبت کرتے ہیں۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا پھر صحابہ نے اس اضطراب کی کیفیت میں رات گزاری کہ دیکھئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس کو جھنڈا عطا فرماتے ہیں، جب صبح ہوئی تو صحابہ کرام حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے ان میں سے ہر شخص کو یہ توقع تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو جھنڈا عطا فرمائیں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی ابن ابی طالب کہاں ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو بلاؤ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈلا اور ان کے حق میں دعا کی تو ان کی آنکھیں اس طرح ٹھیک ہو گئیں گویا کبھی تکلیف ہی نہ تھی، پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جھنڈا عطا فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ان سے اس وقت تک قتال کرتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح نہ ہو جائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نرمی سے روانہ ہونا، جب تم ان کے پاس میدان جنگ میں پہنچ جاؤ تو ان کو اسلام کی دعوت دینا اور ان کو یہ بتانا کہ ان پر اللہ کے کیا حقوق واجب ہیں، بخدا اگر تمہاری وجہ سے ایک شخص بھی ہدایت پا جاتا ہے تو وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔“

۱۳۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: يَوْمَ خَيْرَ لَأُعْطِينَ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ. يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ. قَالَ عُمَرُ بْنُ لُحْطَابٍ: مَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ. قَالَ فَتَسَاوَرْتُ لَهَا رَجَاءً أَنْ أُدْعَى لَهَا. قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ. فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا. وَقَالَ امْشِ. وَلَا تَلْتَفِثْ. حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ. قَالَ فَسَارَ عَلِيٌّ شَيْئًا ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِثْ. فَصَرَخَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلَى مَاذَا أَقَاتِلُ النَّاسَ؟ قَالَ قَاتِلْهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ. فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَقَدْ مَنَعُوا مِنْكَ دِمَاءَهُمْ وَ أَمْوَالَهُمْ. إِلَّا بِحَقِّهَا. وَ حَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن فرمایا: کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ اس کے ہاتھوں پر فتح عطا فرمائے گا، حضرت عمر بن الخطاب ؓ نے فرمایا، اس دن کے علاوہ میں نے کبھی امارت کی تمنا نہیں کی، اس دن میں آپ ﷺ کے سامنے اس امید سے آیا کہ آپ ﷺ مجھے اس کیلئے بلائیں، حضرت ابو ہریرہ ؓ نے کہا پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ابن ابی طالب ؓ کو بلایا اور ان کو جھنڈا عطا کیا اور فرمایا جاؤ اور ادھر ادھر التفات نہ کرنا، حتی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں

الحديث رقم ۱۳۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب، ۴/ ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، الحديث رقم: ۲۴۰۵، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/ ۳۷۹، الحديث رقم: ۶۹۳۴، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/ ۱۷۹، الحديث رقم: ۸۶۰۳، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱/ ۸۸، الحديث رقم: ۷۸، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۲/ ۱۱۰.

فتح عطا فرمائے۔ حضرت علیؑ کچھ دور گئے پھر ٹھہر گئے اور ادھر ادھر التفات نہیں کیا، پھر انہوں نے زور سے آواز دی یا رسول اللہ! میں لوگوں سے کس بنیاد پر جنگ کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان سے اس وقت تک جنگ کرو جب تک کہ وہ ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ کی شہادت نہ دیں اور جب وہ یہ گواہی دے دیں تو پھر انہوں نے تم سے اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ کر لیا الا یہ کہ ان پر کسی کا حق ہو اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔“

۱۳۴۔ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ وَمِنْهَا عَنْهُ: ثُمَّ أُرْسِلَنِي إِلَى عَلِيٍّ، وَهُوَ أَرْمَدُ، فَقَالَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، أَوْ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ. قَالَ: فَاتَيْتُ عَلِيًّا، فَجِئْتُ بِهِ أَقْوَدُهُ، وَهُوَ أَرْمَدُ، حَتَّى أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ، وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ وَخَرَجَ مَرَحَبٌ فَقَالَ:

قَدْ	عَلِمْتُ	خَيْرُ	أَنِّي	مَرَحَبٌ
شَاكِي	السِّلَاحِ	بَطْلٌ	مُجَرَّبٌ	
إِذَا	الْحُرُوبُ	أَقْبَلْتُ	تَلَهَّبُ	

فَقَالَ عَلِيٌّ:

الحديث رقم ۱۳۴: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجهاد و السير، باب غزوة الأحزاب و هي الخندق، ۳/، ۱۴۴۱، الحديث رقم: ۱۸۰۷، و ابن حبان في الصحيح، ۱۵/۳۸۲، الحديث رقم: ۶۹۳۵، و أحمد بن حنبل في المسند، ۴/۵۱، و ابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۳۹۳، الحديث رقم: ۳۶۸۷۴، و الطبراني في المعجم الكبير، ۷/۱۷، الحديث رقم: ۶۲۴۳۔

أَنَا الَّذِي سَمَّيْتَنِي أُمِّي حَيْدَرَهُ
كَلَيْتُ غَابَاتٍ كَرِيهِهِ الْمُنْظَرَهُ
أَوْ فِيهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السُّنْدَرَهُ

قَالَ: فَضْرَبَ رَأْسَ مَرْحَبٍ فَقَتَلَهُ، ثُمَّ كَانَ الْفَتْحُ عَلَى يَدَيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت سلمہ بن اکوع ؓ ایک طویل حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے پھر مجھے حضرت علی ؓ کو بلانے کے لئے بھیجا اور ان کو آشوب چشم تھا پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ضرور بالضرور جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہو گا یا اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہوں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں پھر میں حضرت علی ؓ کے پاس آیا اور ان کو حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس لے آیا اس حال میں کہ وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں میں ڈالا تو وہ ٹھیک ہو گئے۔ اور پھر انھیں جھنڈا عطا کیا۔ حضرت علی ؓ کے مقابلہ میں مرحب نکلا اور کہنے لگا۔“

(تحقیق خیبر جانتا ہے کہ بے شک میں مرحب ہوں اور یہ کہ میں ہر وقت ہتھیار بند ہوتا ہوں اور ایک تجربہ کار جنگجو ہوں اور جب جنگیں ہوتی ہیں تو وہ بھڑک اٹھتا ہے)

پس حضرت علی ؓ نے فرمایا:

(میں وہ شخص ہوں جس کا نام اس کی ماں نے حیدر رکھا ہے اور میں جنگل کے اس شیر کی مانند ہوں جو ایک ہیبت ناک منظر کا حامل ہو یا ان کے درمیان ایک پیمانوں میں ایک بڑا پیمانہ)

راوی بیان کرتے ہیں پھر حضرت علی ؓ نے مرحب کے سر پر ضرب لگائی

اور اس کو قتل کر دیا پھر فتح آپ ﷺ کے ہاتھوں ہوئی۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔“

۱۳۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ، فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ وَمِنْهَا عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِينَ اللِّوَاءَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ. فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ، دَعَا عَلِيًّا، وَهُوَ أَرْمَدُ، فَتَفَلَّ فِي عَيْنَيْهِ وَأَعْطَاهُ اللِّوَاءَ، وَنَهَضَ النَّاسُ مَعَهُ، فَلَقِيَ أَهْلَ خَيْبَرَ، وَإِذَا مَرْحَبٌ يَرْتَجِزُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَهُوَ يَقُولُ:

قَدْ	عَلِمْتُ	خَيْبَرُ	أَنِّي	مَرْحَبٌ
شَاكِي	السِّلَاحِ	بَطْلٌ	مُجَرَّبٌ	
أَطْعُنُ	أَخْيَانًا	وَحِينًا	أُضْرِبُ	
إِذَا	اللُّيُوثُ	أَقْبَلَتْ	تَلْهَبُ	

قَالَ: فَاخْتَلَفَ هُوَ وَ عَلِيٌّ ضَرْبَتَيْنِ، فَضْرَبَهُ عَلَى هَامَتِهِ حَتَّى عَصَّ السَّيْفُ مِنْهَا بِأُضْرَاسِهِ، وَسَمِعَ أَهْلُ الْعُسْكَرِ صَوْتَ ضَرْبَتِهِ. قَالَ: وَمَا تَتَمَّ آخِرُ النَّاسِ مَعَ عَلِيٍّ حَتَّى فَتَحَ لَهُ وَلَهُمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ اہل خیبر کے قلعہ میں اترے تو حضور نبی

الحدیث رقم ۱۳۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۵۸/۵،
الحدیث رقم: ۲۳۰۸۱، و النسائی في السنن الكبرى، ۱۰۹/۵،
الحدیث رقم: ۸۴۰۳، و الحاكم في المستدرک، ۴۹۴/۳، الحدیث رقم:
۵۸۴۴، و الهیثمی في مجمع الزوائد، ۱۵۰/۶، و الطبری في التاريخ
الطبری، ۱۳۶/۲۔

اکرم ﷺ نے فرمایا: کل میں ضرور بالضرور اس آدمی کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں، پس جب اگلا دن آیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ؑ کو بلایا، وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے، حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کی آنکھ میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور ان کو جھنڈا عطا کیا اور لوگ آپ ؑ کے معیت میں قتال کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ چنانچہ آپ کا سامنا اہل خیبر کے ساتھ ہوا اور اچانک مرحب نے آپ ؑ کے سامنے آ کر یہ رجزیہ اشعار کہے:

(تحقیق خیبر نے یہ جان لیا ہے کہ بے شک میں مرحب ہوں اور یہ کہ میں ہر وقت ہتھیار بند ہوتا ہوں اور میں ایک تجربہ کار جنگجو ہوں۔ میں کبھی نیزے اور کبھی تلوار سے وار کرتا ہوں اور جب یہ شیر آگے بڑھتے ہیں تو بھڑک اٹھتے ہیں)

راوی بیان کرتے ہیں دونوں نے تلواروں کے واروں کا آپس میں تبادلہ کیا پس حضرت علی ؑ نے اس کی کھوپڑی پر وار کیا یہاں تک کہ تلوار اس کی کھوپڑی کو چیرتی ہوئی اس کے دانتوں تک آ پہنچی اور تمام اہل لشکر نے اس ضرب کی آواز سنی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد ان لوگوں میں سے کسی اور نے آپ ؑ کے ساتھ مقابلہ کا ارادہ نہ کیا۔ یہاں تک کہ فتح مسلمانوں کا مقدر ٹھہری۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

۱۳۶۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ إِلَيَّ وَأَنَا أُرْمَدُ الْعَيْنِ، يَوْمَ خَيْبَرَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أُرْمَدُ الْعَيْنِ، قَالَ: فَتَقَلَّ فِي عَيْنِي وَقَالَ: اللَّهُمَّ! أَذْهَبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبُرْدَ فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا وَلَا بَرْدًا مُنْذُ

الحديث رقم ۱۳۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۹۹/۱، الحديث

رقم: ۷۷۸، وفي ۱/۱۳۳، الحديث رقم: ۱۱۱۷، وأحمد بن حنبل في

فضائل الصحابة، ۲/۵۶۴، الحديث رقم: ۹۵۰.

يَوْمَئِذٍ. وَقَالَ: لَأُعْطِينَ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، لَيْسَ بِفَرَارٍ فَتَشَرَّفَ لَهَا أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فَأَعْطَانِيهَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت علیؑ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے جنگ خیبر کے دوران مجھے بلا بھیجا اور مجھے آشوب چشم تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے آشوب چشم ہے۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے میری آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور فرمایا: اے اللہ! اس سے گرمی و سردی کو دور کر دے۔ پس اس دن کے بعد میں نے نہ تو گرمی اور نہ ہی سردی محسوس کی اور حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا: میں ضرور بالضرور یہ جھنڈا اس آدمی کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوگا اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہوں گے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

١٣٧- عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بِالرَّحْبَةِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْحُدَيْبِيَّةِ خَرَجَ إِلَيْنَا نَاسٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فِيهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَ أَنَسٌ مِنْ رُؤَسَاءِ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ خَرَجَ إِلَيْكَ نَاسٌ مِنْ أُنْبَانِنَا وَ إِخْوَانِنَا وَ أَرْقَانِنَا وَ لَيْسَ لَهُمْ فَقْهٌ فِي الدِّينِ، وَ إِنَّمَا خَرَجُوا فِرَارًا مِنْ أَمْوَالِنَا وَ ضِيَاعِنَا فَارْذُدْهُمْ إِلَيْنَا. فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فَقْهٌ فِي الدِّينِ سَنَفَقَّهُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَتَنْتَهَنَّ أَوْ لَيَبْعَثَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ بِالسَّيْفِ عَلَى الدِّينِ، قَدْ إِمْتَحَنَ

الحديث رقم ١٣٧: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحیح، ابواب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ٦٣٤/٥، الحديث رقم: ٣٧١٥، و الطبرانی فی المعجم الأوسط، ١٥٨/٤، الحديث رقم: ٣٨٦٢، و أحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ٦٤٩/٢، الحديث رقم: ١١٠٥.

اللَّهُ قُلُوبَهُمْ عَلَى الْإِيمَانِ. قَالُوا: مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ: مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ وَقَالَ عُمَرُ: مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ هُوَ خَاصِفُ لِنُعْلِ، وَكَانَ أُعْطِيَ عَلِيًّا نَعْلَهُ يَخْصِفُهَا. قَالَ: ثُمَّ التَفَتَ إِلَيْنَا عَلِيٌّ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ربیع بن حراش سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب ؑ نے رجبہ کے مقام پر فرمایا: صلح حدیبیہ کے موقع پر کئی مشرکین ہماری طرف آئے جن میں سہیل بن عمرو اور مشرکین کے کئی دیگر سردار تھے پس انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) ہماری اولاد، بھائیوں اور غلاموں میں سے بہت سے ایسے لوگ آپ ﷺ کے پاس چلے آئے ہیں جنہیں دین کی کوئی سمجھ بوجھ نہیں۔ یہ لوگ ہمارے اموال اور جائیدادوں سے فرار ہوئے ہیں۔ لہذا آپ یہ لوگ ہمیں واپس کر دیجئے اگر انہیں دین کی سمجھ نہیں تو ہم انہیں سمجھا دیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے قریش! تم لوگ اپنی حرکتوں سے باز آ جاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ تمہاری طرف ایسے شخص کو بھیجے گا جو دین اسلام کی خاطر تلوار کے ساتھ تمہاری گردنیں اڑا دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کے ایمان کو آزمایا ہے۔ حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! وہ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جوتیوں میں پیوند لگانے والا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ؑ کو اس وقت اپنی نعلین مبارک مرمت کے لئے دی تھیں۔ حضرت ربیع بن حراش فرماتے ہیں کہ پھر حضرت علی ؑ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے گا۔ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تلاش کر لے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔“

۱۳۸۔ عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ جَيْشَيْنِ وَأَمَرَ عَلِيَّ أَحَدَهُمَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَلَى الْآخَرَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَقَالَ: إِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلِيٌّ قَالَ: فَافْتَتَحَ عَلِيٌّ حِصْنًا فَأَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً، فَكَتَبَ مَعِيَ خَالِدٌ كِتَابًا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَشِيءُ بِهِ، قَالَ: فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَرَأَ الْكِتَابَ، فَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ، ثُمَّ قَالَ: مَا تَرَى فِي رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَ مِنْ غَضَبِ رَسُولِهِ، وَإِنَّمَا أَنَا رَسُولٌ، فَسَكَتَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت براء ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دو لشکر ایک ساتھ روانہ کیے۔ ایک کا امیر حضرت علی ؓ کو اور دوسرے کا حضرت خالد بن ولید ؓ کو مقرر کیا اور فرمایا: جب جنگ ہوگی تو دونوں لشکروں کے امیر علی ہوں گے۔ چنانچہ حضرت علی ؓ نے ایک قلعہ فتح کیا اور مال غنیمت میں سے ایک باندی لے لی۔ اس پر حضرت خالد ؓ نے میرے ہاتھ ایک خط حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں روانہ کیا جس میں حضرت علی ؓ کی شکایت تھی۔ آپ ﷺ نے اسے پڑھا تو چہرہ انور کا رنگ متغیر ہو گیا۔ فرمایا: تم اس شخص سے کیا چاہتے ہو جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے غصے سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں تو صرف قاصد ہوں۔ اس پر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ اس کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔“

الحديث رقم ۱۳۸: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب

مناقب علی، ۶۳۸/۵، الحديث رقم: ۳۷۲۵، و فی کتاب الجهاد: باب ما

جاء من يستعمل علی الحرب، ۲۰۷/۴، الحديث رقم: ۱۷۰۴، و ابن أبی

شيبه فی المصنف، ۳۷۲/۶، الحديث رقم: ۳۲۱۱۹.

۱۳۹۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ وَ مِنْهَا قَالَ: وَقَعُوا فِي رَجُلٍ لَهُ عَشْرٌ وَقَعُوا فِي رَجُلٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: لَا بُعْثَنَّ رَجُلًا لَا يُخْزِيهِ اللَّهُ أَبَدًا، يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ، فَاسْتَشَرَفَ لَهَا مَنْ اسْتَشَرَفَ. قَالَ أَيْنَ عَلِيٌّ؟ قَالُوا: هُوَ فِي الرَّحَى يَطْحَنُ قَالَ وَمَا كَانَ أَحَدُكُمْ لِيَطْحَنَ؟ قَالَ، فَجَاءَ وَهُوَ أَرْمَدُ لَا يَكَادُ يُبْصِرُ. قَالَ؟ فَنفَتْ فِي عَيْنَيْهِ، ثُمَّ هَزَّ الرَّايَةَ ثَلَاثًا فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عمرو بن ميمون ؓ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس آدمی میں جھگڑا کر رہے تھے جو عشرہ مبشرہ میں سے ہے وہ اس آدمی میں جھگڑا کر رہے تھے جس کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں (فلاں غزوہ کے لئے) اس آدمی کو بھیجوں گا جس کو اللہ تبارک و تعالیٰ کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ پس (اس جھنڈے) کے حصول کی سعادت کے لئے ہر کسی نے خواہش کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا علی کہاں ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ وہ چکی میں آٹا پیس رہا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی آٹا کیوں نہیں پیس رہا؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر حضرت علی ؓ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کو آشوب چشم تھا اور اتنا سخت تھا کہ آپ دیکھ نہیں سکتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے حضرت علی ؓ کی آنکھوں میں پھونکا پھر جھنڈے کو تین دفعہ ہلایا اور حضرت علی ؓ کو عطاء کر دیا۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم ۱۳۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۳۰/۱،
الحديث رقم: ۳۰۶۲، و الحاكم في المستدرک، ۳/۱۴۳، الحديث رقم:
۴۶۵۲، و النسائی في السنن الكبرى، ۵/۱۱۳، الحديث رقم: ۸۴۰۹،
و ابن أبي عاصم في السنة، ۲/۶۰۳، الحديث رقم: ۱۳۵۱.

١٤٠. عَنْ هُبَيْرَةَ: خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام فَقَالَ: لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ بِالْأَمْسِ لَمْ يَسْبِقْهُ الْأَوَّلُونَ بِعِلْمٍ، وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُونَ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبْعَثُهُ بِالرَّأْيَةِ، جَبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ، وَمِيكَائِيلُ عَنْ شِمَالِهِ، لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَفْتَحَ لَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

”حضرت ہبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا کہ گزشتہ کل تم سے وہ ہستی جدا ہو گئی ہے جن سے نہ تو گزشتہ لوگ علم میں سبقت لے سکے اور نہ ہی بعد میں آنے والے ان کے مرتبہ علمی کو پاسکیں گے، حضور نبی اکرم ﷺ ان کو اپنا جھنڈا دے کر بھیجتے تھے اور جبرائیل آپ کی دائیں طرف اور میکائیل آپ کی بائیں طرف ہوتے تھے اور آپ ﷺ کو فتح عطا ہونے تک وہ آپ کے ساتھ رہتے تھے۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے اور طبرانی نے ”المعجم الاوسط“ میں روایت کیا ہے۔“

١٤١. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ الرَّأْيَةَ فَهَزَّهَا ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَأْخُذْهَا بِحَقِّهَا؟ فَجَاءَ فُلَانٌ فَقَالَ: أَنَا، قَالَ: أَمِطْ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: أَمِطْ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ تَأْغِطُنَهَا رَجُلًا لَا يَفِرُّ، هَاكَ يَا عَلِيُّ فَأَنْطَلِقَ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ خَيْبَرَ وَفَذَكَ وَجَاءَ بِعَجْوَتِهِمَا وَقَدِيدِهِمَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُو يَعْلَى فِي مُسْنَدِهِ.

الحديث رقم ١٤٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٩٩،
الحديث رقم: ١٧١٩، و الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٣٣٦،
الحديث رقم: ٢١٥٥.

الحديث رقم ١٤١: أخرجه أحمد في المسند، ٣/١٦، الحديث رقم:
١١١٣٨، و أبويعلى في المسند، ٢/٤٩٩، الحديث رقم: ١٣٤٦، و
الهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/١٥١، و أحمد بن حنبل أيضاً في
فضائل الصحابة، ٢/٥٨٣، الحديث رقم: ٩٨٧.

”حضرت ابوسعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جھنڈا پکڑا اور اس کو لہرایا پھر فرمایا: کون اس جھنڈے کو اس کے حق کے ساتھ لے گا پس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا میں اس جھنڈے کو لیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم پیچھے ہو جاؤ پھر ایک اور آدمی آیا آپ ﷺ نے اس کو بھی فرمایا پیچھے ہو جاؤ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے محمد کے چہرے کو عزت و تکریم بخشی میں یہ جھنڈا ضرور بالضرور اس آدمی کو دوں گا جو بھاگے گا نہیں۔ اے علی! یہ جھنڈا اٹھا لو پس وہ چلے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خیبر اور فدک کی فتح نصیب فرمائی اور آپ ان دونوں (خیبر و فدک) کی کھجوریں اور خشک گوشت لے کر آئے۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل اور ابویعلیٰ نے اپنی مسند میں بیان کیا ہے۔“

۱۴۲۔ عَنْ أَبِي رَافِعٍ ؓ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ ؓ حِينَ بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرَأْيَتِهِ، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْحِصْنِ، خَرَجَ إِلَيْهِ أَهْلُهُ فَقَاتَلَهُمْ، فَضْرَبَهُ رَجُلٌ مِنْ يَهُودٍ فَطَرَحَ تَرْسَهُ مِنْ يَدِهِ، فَتَنَاولَ عَلِيٌّ ؓ بَابًا كَانَ عِنْدَ الْحِصْنِ، فَتَرَسَ بِهِ نَفْسَهُ، فَلَمْ يَزَلْ فِي يَدِهِ وَهُوَ يُقَاتِلُ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَلْقَاهُ مِنْ يَدَيْهِ حِينَ فَرَّغَ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي نَفَرٍ مَعِيَ سَبْعَةٌ أَنَا ثَامِنُهُمْ، نَجْهَدُ عَلَى أَنْ نَقْلِبَ ذَلِكَ الْبَابَ فَمَا نَقَلْبُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْهَيْثَمِيُّ.

”حضرت ابورافع ؓ جو حضور نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ؓ کو اپنا جھنڈا دے کر خیبر کی طرف روانہ کیا تو ہم بھی ان کے ساتھ تھے۔ جب ہم قلعہ خیبر کے پاس پہنچے جو مدینہ منورہ کے قریب ہے تو خیبر والے آپ پر ٹوٹ پڑے۔ آپ بے مثال

بہادری کا مظاہرہ کر رہے تھے کہ اچانک آپ پر ایک یہودی نے وار کر کے آپ کے ہاتھ سے ڈھال گرا دی۔ اس پر حضرت علیؑ نے قلعہ کا ایک دروازہ اکھیڑ کر اسے اپنی ڈھال بنالیا اور اسے ڈھال کی حیثیت سے اپنے ہاتھ میں لئے جنگ میں شریک رہے۔ بالآخر دشمنوں پر فتح حاصل ہو جانے کے بعد اس ڈھال نما دروازہ کو اپنے ہاتھ سے پھینک دیا۔ اس سفر میں میرے ساتھ سات آدمی اور بھی تھے، ہم آٹھ کے آٹھ مل کر اس دروازے کو الٹنے کی کوشش کرتے رہے لیکن وہ دروازہ (جسے حضرت علیؑ نے تنہا اکھیڑا تھا) نہ الٹایا جاسکا۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔“

۱۴۳۔ عَنْ جَابِرٍؓ: أَنَّ عَلِيًّاؑ حَمَلَ الْبَابَ يَوْمَ خَيْبَرَ حَتَّى صَعَدَ الْمُسْلِمُونَ فَفَتَحُوهَا وَأَنَّهُ جَرِبَ فَلَمْ يَحْمِلْهُ إِلَّا أَرْبَعُونَ رَجُلًا. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ خیبر کے روز حضرت علیؑ نے قلعہ خیبر کا دروازہ اٹھا لیا یہاں تک کہ مسلمان قلعہ پر چڑھ گئے اور اسے فتح کر لیا اور یہ آزمودہ بات ہے کہ اس دروازے کو چالیس آدمی مل کر اٹھاتے تھے۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔“

۱۴۴۔ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَانَ صَاحِبَ لَوَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ وَفِي كُلِّ مَشْهَدٍ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

الحديث رقم ۱۴۳: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۶ / ۳۷۴،
الحديث رقم: ۳۲۱۳۹، والعسقلاني في فتح الباري، ۷ / ۴۷۸،
والعجلوني في كشف الخفاء، ۱ / ۴۳۸، الحديث رقم: ۱۱۶۸، وَقَالَ
العجلوني: رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالبَيْهَقِيُّ عَنْ جَابِرٍ، والطبراني في تاريخ الأمم
والملوك، ۲ / ۱۳۷، وابن هشام في السيرة النبوية، ۴ / ۳۰۶.

الحديث رقم ۱۴۴: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۳ / ۲۳.

”حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ غزوہ بدر سمیت ہر معرکہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم بردار تھے۔ اسے ابن سعد نے ”الطبقات الکبریٰ“ میں روایت کیا ہے۔“

(۱۵) بَابٌ فِي أَمْرِ النَّبِيِّ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا

بَابَ عَلِيٍّ رضي الله عنه

﴿ مسجد نبوی ﷺ میں باب علی رضي الله عنه کے سوا باقی سب

دروازوں کا بند کروا دیا جانا ﴾

۱۴۵۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضي الله عنه کے دروازے کے سوا مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔“

۱۴۶۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: كَانَ لِنَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَبْوَابٌ شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ، قَالَ: فَقَالَ يَوْمًا: سُدُّوا هَذِهِ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ، قَالَ: فَتَكَلَّمْنَا فِي ذَلِكَ النَّاسُ، قَالَ: فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

الحديث رقم ۱۴۵: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحیح، ابواب المناقب، باب مناقب علی، ۶۴۱/۵، الحديث رقم: ۳۷۳۲، و الهیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۱۵/۹۔

الحديث رقم ۱۴۶: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۳۶۹/۴، الحديث رقم: ۹۵۰۲، و النسائی فی السنن الکبری، ۱۱۸/۵، الحديث رقم: ۸۴۲۳، و الحاكم فی المستدرک، ۱۳۵/۳، الحديث رقم: ۴۶۳۱، و الهیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۱۴/۹۔

فَحَمِدَ اللَّهُ تَعَالَى وَأَتْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَمَرْتُ بِسَدِّ هَذِهِ
الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ، وَقَالَ فِيهِ قَائِلُكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا سَدَدْتُ شَيْئًا وَلَا
فَتَحْتُهُ وَلَكِنِّي أَمَرْتُ بِشَيْءٍ فَاتَّبَعْتُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ.
وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی
صحابہ کرام کے گھروں کے دروازے مسجد نبوی کے صحن میں کھلتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک دن فرمایا: علی کا دروازہ چھوڑ کر باقی تمام دروازوں کو بند کر دو۔ راوی نے
کہا کہ اس بارے میں لوگوں نے چہ میگوئیاں کیں تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے
ہوئے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: میں نے علی کے
دروازے کو چھوڑ کر باقی سب دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا ہے۔ تم میں سے کچھ
لوگوں نے اس کے متعلق باتیں کی ہیں۔ بخدا میں نے اپنی طرف سے کسی چیز کو بند
کیا نہ کھولا میں نے تو بس اس امر کی پیروی کی جس کا مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے
حکم ملا۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام
حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔“

۱۴۷۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ وَ مِنْهَا
عَنْهُ قَالَ: وَ سَدَّ أَبْوَابَ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ فَقَالَ، فَيَدْخُلُ
الْمَسْجِدَ جُنْبًا وَ هُوَ طَرِيقُهُ. لَيْسَ لَهُ طَرِيقٌ غَيْرُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے
ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے تمام دروازے

بند کر دیئے سوائے حضرت علیؑ کے دروازے کے اور آپ ﷺ نے فرمایا: علیؑ حالتِ جنابت میں بھی مسجد میں داخل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہی اس کا راستہ ہے اور اس کے علاوہ اس کے گھر کا کوئی اور راستہ نہیں ہے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

۱۴۸۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنَّا نَقُولُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ: رَسُولُ اللَّهِ خَيْرُ النَّاسِ، ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، وَ لَقَدْ أُوتِيَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ ثَلَاثَ خِصَالٍ، لِأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةً مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ: زَوْجَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ابْنَتَهُ، وَ وَلَدَتْ لَهُ، وَ سَدَّ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَ أَعْطَاهُ الرِّايَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں کہا کرتے تھے کہ آپ ﷺ تمام لوگوں سے افضل ہیں اور آپ ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ اور پھر حضرت عمرؓ اور یہ کہ حضرت علیؓ کو تین خصلتیں عطا کی گئیں ہیں۔ ان میں سے اگر ایک بھی مجھے مل جائے تو یہ مجھے سرخ قیمتی اونٹوں کے ملنے سے زیادہ محبوب ہے۔ (اور وہ تین خصلتیں یہ ہیں) کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کا نکاح اپنی صاحبزادی سے کیا جس سے ان کی اولاد ہوئی اور دوسری یہ کہ حضور نبی اکرم ﷺ مسجد نبوی کی طرف کھلنے والے تمام دروازے بند کر وادیئے مکران کا دروازہ مسجد میں رہا اور تیسری یہ کہ ان کو حضور نبی اکرم ﷺ نے خیبر کے دن جھنڈا عطا فرمایا۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔“

۱۴۹۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَدِّ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ كُلِّهَا غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ الْعَبَّاسُ، يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ رَأَيْتُنَا أَدْخُلُ أَنَا وَحَدِي وَأَخْرُجُ؟ قَالَ مَا أَمَرْتُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ فَسَدَّهَا كُلِّهَا غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ وَرُبَّمَا مَرَّ وَهُوَ جُنُبٌ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ.

”حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے علاوہ مسجد نبوی کی طرف کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کرنے کا حکم فرمایا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا صرف میرے آنے جانے کیلئے راستہ رکھنے کی اجازت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس کا حکم نہیں سو آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے علاوہ سب دروازے بند کروا دیئے اور بسا اوقات وہ حالت جنابت میں بھی مسجد سے گزر جاتے۔ اسے طبرانی نے ”المعجم الکبیر“ میں روایت کیا ہے۔“

(١٦) بَابٌ فِي مَكَانَتِهِ ﷺ الْعِلْمِيَّةِ

﴿ آ پ ﷺ کا علمی مقام و مرتبہ ﴾

۱۵۰۔ عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں حکمت کا گھر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔“

۱۵۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِينَةَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے۔ لہذا جو اس شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اس دروازے سے آئے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔“

الحديث رقم ۱۵۰: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علی، ۶۳۷/۵، الحديث رقم: ۳۷۲۳، وأحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ۶۳۴/۲، الحديث رقم: ۱۰۸۱، وأبو نعیم فی حلیۃ الأولیاء، ۱/۶۴.

الحديث رقم ۱۵۱: أخرجه الحاكم فی المستدرک، ۱۳۷/۳، الحديث رقم: ۴۶۳۷، و الدیلمی فی الفردوس بمأثور الخطاب، ۱/۴۴، الحديث رقم: ۱۰۶.

۱۵۲۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ.

” حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ لہذا جو کوئی علم حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اس دروازے سے آئے۔ اس حدیث کو حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔“

۱۵۳۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: وَاللَّهِ! مَا نَزَلَتْ آيَةٌ إِلَّا وَ قَدْ عَلِمْتُ فِيْمَا نَزَلَتْ وَ أَيْنَ نَزَلَتْ وَ عَلَى مَنْ نَزَلَتْ، إِنَّ رَبِّي وَهَبَ لِي قَلْبًا عَقُولًا وَ لِسَانًا طَلْقًا. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ.

” حضرت علی ؓ نے فرمایا: میں قرآن کی ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کس کے بارے، کس جگہ اور کس پر نازل ہوئی بے شک میرے رب نے مجھے بہت زیادہ سمجھ والا دل اور فصیح زبان عطا فرمائی ہے۔ اسے ابو نعیم نے ”حلیۃ الاولیاء“ میں اور ابن سعد نے ”الطبقات الکبریٰ“ میں روایت کیا ہے۔“

۱۵۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ

الحديث رقم ۱۵۲: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۳۸/۳، الحديث رقم: ۴۶۳۹، و الطبراني في المعجم الكبير، ۶۵/۱۱، الحديث رقم: ۱۱۰۶۱، و الهيثمي في المجمع الزوائد، ۱۱۴/۹، و المناوي في فيض القدير، ۴۶/۳، و خطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۳۴۸/۴.

الحديث رقم ۱۵۳: أخرجه أبو نعیم في حلیۃ الاولیاء، ۶۸/۱، و ابن سعد في الطبقات الکبریٰ، ۳۳۸/۲.

الحديث رقم ۱۵۴: أخرجه ابن سعد في الطبقات الکبریٰ، ۳۳۸/۲.

أَنَّهُ قِيلَ لِعَلِيِّ: مَا لَكَ أَكْثَرَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، حَدِيثًا؟ قَالَ: إِنِّي كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُهُ أَنْبَأَنِي، وَإِذَا سَكْتُ ابْتَدَأَنِي. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

”حضرت عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی ؑ سے پوچھا گیا کہ کیا وجہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ میں سے آپ کثرت سے احادیث روایت کرنے والے ہیں؟ تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا: کہ اس کی وجہ یہ ہے جب میں آپ ﷺ سے کوئی سوال کرتا تھا تو آپ ﷺ مجھے اس کا جواب ارشاد فرماتے تھے اور جب میں خاموش ہوتا تو حضور نبی اکرم ﷺ مجھ سے بات شروع فرما دیتے تھے۔ اسے ابن سعد نے ”الطبقات الکبریٰ“ بیان کیا ہے۔“

۱۵۵۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: سَلُونِي عَنْ كِتَابِ اللَّهِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ آيَةٍ إِلَّا وَقَدْ عَرَفْتُ بَلِيلَ نَزَلَتْ أَمْ بِنَهَارٍ، فِي سَهْلٍ أَمْ فِي جَبَلٍ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

”حضرت ابو طفیل ؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی ؑ نے فرمایا: مجھ سے کتاب اللہ کے بارے سوال کرو پس بے شک کوئی بھی آیت ایسی نہیں ہے جس کے بارے میں میں یہ نہ جانتا ہوں کہ وہ دن کو نازل ہوئی یا رات کو، پہاڑ میں نازل ہوئی یا میدان میں۔ اسے ابن سعد نے ”الطبقات الکبریٰ“ میں روایت کیا ہے۔“

(۱۷) بَابُ فِي كَوْنِهِ أَقْضَى الصَّحَابَةِ

﴿ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے ﴾

۱۵۶۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تُرْسِلُنِي وَأَنَا حَدِيثُ السِّنِّ، وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ سَيَهْدِي قَلْبَكَ، وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ، فَإِذَا جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْكَ الْخُصْمَانِ فَلَا تَقْضِيَنَّ حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخِرِ كَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ. قَالَ فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا أَوْ مَا شَكَّكَتُ فِي قَضَائِهِ بَعْدُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا۔ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! آپ مجھے بھیج رہے ہیں جبکہ میں نو عمر ہوں اور فیصلہ کرنے کا بھی مجھے علم نہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ عنقریب تمہارے دل کو ہدایت عطا کر دے گا اور تمہاری زبان اس پر قائم کر دے گا۔ جب بھی فریقین تمہارے سامنے بیٹھ جائیں تو جلدی سے فیصلہ نہ کرنا جب تک دوسرے کی بات نہ سن لو جیسے تم نے پہلے کی سنی تھی۔ یہ طریقہ کار تمہارے لیے فیصلہ کو واضح کر دے گا۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ اس دعا کے بعد میں کبھی بھی فیصلہ کرنے میں شک میں نہیں پڑا۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم ۱۵۶: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأقضية، باب كيف القضاء، ۳/۳۰۱، الحديث رقم: ۳۵۸۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۸۳، الحديث رقم: ۶۳۶، و النسائي في السنن الكبرى، ۵/۱۱۶، الحديث رقم: ۸۴۱۷، و البيهقي في السنن الكبرى، ۱۰/۸۶.

۱۵۷۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! تَبْعَنِي وَ أَنَا شَابٌّ، أَقْضِي بَيْنَهُمْ. وَ لَا أَدْرِي مَا لِقَضَاءُ؟ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي. ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ! أَهْدِ قَلْبَهُ، وَ ثَبِّتْ لِسَانَهُ. قَالَ: فَمَا شَكَّكَ فِي قَضَاءِ بَيْنِ اثْنَيْنِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

”حضرت علیؑ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیک وسلم مجھے بھیج رہے ہیں کہ میں ان کی درمیان فیصلہ کروں حالانکہ میں نوجوان ہوں اور یہ بھی نہیں جانتا کہ فیصلہ کیا ہے؟ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست اقدس میرے سینے پہ مارا پھر فرمایا: اے اللہ اس کے دل کو ہدایت عطا فرما اور اس کی زبان کو حق پر قائم رکھ۔ فرمایا اس کے بعد میں نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں کبھی بھی شک نہیں کیا۔ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔“

۱۵۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَقْضَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ.

الحديث رقم ۱۵۷: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب الأحكام، باب ذكر القضاة، ۷۷۴/۲، الحديث رقم: ۲۳۱۰، و النسائي في السنن الكبرى، ۱۱۶/۵، الحديث رقم: ۸۴۱۹، و ابن أبي شيبة في المصنف، ۳۶۵/۶، الحديث رقم: ۳۲۰۶۸، و البزار في المسند، ۱۲۶/۳، الحديث رقم: ۹۱۲، و عبد بن حميد في المسند، ۶۱/۱، الحديث رقم: ۹۴، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۵۸۰/۲، الحديث رقم: ۹۸۴، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۳۳۷/۲.

الحديث رقم ۱۵۸: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۴۵/۳، الحديث رقم: ۴۶۵۶، و العسقلاني في فتح الباري، ۱۶۷/۸، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۳۳۸/۲۔

”حضرت ابو اسحاق ؑ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ؑ فرمایا کرتے تھے اہل مدینہ میں سے سب سے اچھا فیصلہ فرمانے والا علی ابن ابی طالب ؑ ہے۔ اس حدیث کو حاکم نے روایت کیا ہے۔“

۱۵۹۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ ؓ: عَلِيٌّ أَقْضَانَا، وَ أَبِيُّ أَقْرَانَا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ.

”حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: علی ہم سب سے بہتر اور صائب فیصلہ فرمانے والے ہیں اور ابی بن کعب ہم سب سے بڑھ کر قاری ہیں۔ اس حدیث کو حاکم نے روایت کیا ہے۔“

۱۶۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: عَلِيٌّ أَقْضَانَا. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

”حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے فرمایا: کہ ہم میں سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والے علی ؓ ہیں۔ اسے ابن سعد نے ”الطبقات الکبریٰ“ میں روایت کیا ہے۔“

۱۶۱۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَتَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنْ مُعْضِلَةٍ لَيْسَ فِيهَا أَبُو حَسَنِ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

”حضرت سعید بن المسیب ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ اس ناقابل حل اور مشکل مسئلہ سے جس میں حضرت علی ؓ نہیں ہوتے تھے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔ اسے ابن سعد نے ”الطبقات الکبریٰ“ میں روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم ۱۵۹: أخرجه الحاكم في المستدرک علی الصحيحین،

۳/۳۴۵، الحديث رقم: ۵۳۲۸، و أحمد بن حنبل في المسند،

۵/۱۱۳، الحديث رقم: ۲۱۱۲۳.

الحديث رقم ۱۶۰: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۲/۳۳۹.

الحديث رقم ۱۶۱: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۲/۳۳۹.

(١٨) بَابُ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: اَلنَّظَرُ اِلَى

وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ

﴿فرمان نبوی ﷺ: علی کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے﴾

١٦٢. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اَلنَّظَرُ اِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالتَّطَبَّرَانِي فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ.

”حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی کے چہرے کو تکتا عبادت ہے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے اور طبرانی نے المعجم الکبیر میں روایت کیا ہے۔“

١٦٣. عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اَلنَّظَرُ اِلَى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ، رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

الحديث رقم ١٦٢: أخرجه الحاكم في المستدرک، ١٥٢/٣، الحديث رقم: ٤٦٨٢، و الطبرانی في المعجم الكبير، ٧٦/١٠، الحديث رقم: ١٠٠٠٦، والهيثمی في مجمع الزوائد، ١١٩/٩، (و قال الهيثمي وثقه ابن حبان و قال مستقيم الحديث)، و الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٢٩٤/٤، الحديث رقم: ٦٨٦٥ (عن معاذ بن جبل)، وأبونعيم في حلية الأولياء، ٥٨/٥.

الحديث رقم ١٦٣: أخرجه الحاكم في المستدرک، ٥٢/٣، الحديث رقم: ٤٦٨١، و الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٢٩٤/٤، الحديث رقم: ٦٨٦٦، وأبونعيم في حلية الأولياء، ١٨٣/٢.

”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔“

۱۶۴۔ عَنْ طَلِيقِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: رَأَيْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يَحْدُ النَّظْرَ إِلَى عَلِيٍّ فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: النَّظْرُ إِلَى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ.

”حضرت طلیق بن محمد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ٹٹکی باندھ کر دیکھ رہے تھے۔ کسی نے ان سے پوچھا کہ آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے۔ اس حدیث کو طبرانی نے ”المعجم الکبیر“ میں روایت کیا ہے۔“

۱۶۵۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ذِكْرُ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ، رَوَاهُ الدِّيلَمِيُّ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی کا ذکر بھی عبادت ہے۔ اس حدیث کو دیلمی نے روایت کیا ہے۔“

۱۶۶۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ يُكْثِرُ النَّظْرَ إِلَى وَجْهِهِ

الحديث رقم ۱۶۴: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۸/۱۰۹،

الحديث رقم: ۲۰۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۰۹.

الحديث رقم ۱۶۵: أخرجه الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب،

۲/۲۴۴، الحديث رقم: ۱۳۵۱.

لحديث رقم ۱۶۶: أخرجه ابن عساكر في تاريخه، ۴۲/۳۵۵، و

الزمخشري في مختصر كتاب الموافقة: ۱۴.

عَلِيٍّ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَتِ! أَرَاكَ تُكْثِرُ النَّظَرَ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ! سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: النَّظَرُ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرٍ فِي تَارِيخِهِ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت ابوبکر ؓ کو دیکھا کہ وہ کثرت سے حضرت علی ؓ کے چہرے کو دیکھا کرتے۔ پس میں نے آپ سے پوچھا، اے ابا جان! کیا وجہ ہے کہ آپ کثرت سے حضرت علی ؓ کے چہرے کی طرف تکتے رہتے ہیں؟ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے جواب دیا: اے میری بیٹی! میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کے چہرے کو تکتا بھی عبادت ہے۔ اس حدیث کو ابن عساکر نے ”تاریخ دمشق الکبیر“ میں بیان کیا ہے۔“

۱۶۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: النَّظَرُ إِلَى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرٍ فِي تَارِيخِهِ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا علی کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ اس حدیث کو ابن عساکر نے ”تاریخ دمشق الکبیر“ میں بیان کیا ہے۔“

۱۶۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: النَّظَرُ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرٍ فِي تَارِيخِهِ.

”حضرت ابو ہریرہ ؓ حضرت معاذ بن جبل سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی کے چہرے کو تکتا عبادت ہے۔ اس حدیث کو ابن

عسا کرنے ”تاریخ دمشق الکبیر“ میں بیان کیا ہے۔“

۱۶۹۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّظَرُ إِلَى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكَرٍ فِي تَارِيخِهِ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی کے چہرے کو تنکنا عبادت ہے۔ اس حدیث کو ابن عساکر نے ”تاریخ دمشق الکبیر“ میں بیان کیا ہے۔“

۱۷۰۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ النَّظَرُ إِلَى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكَرٍ فِي تَارِيخِهِ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی کے چہرے کو تنکنا عبادت ہے۔ اس حدیث کو ابن عساکر نے ”تاریخ دمشق الکبیر“ میں بیان کیا ہے۔“

(۱۹) بَابُ فِي تَشْرِفِهِ بِتَغْسِيلِ النَّبِيِّ ﷺ.

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے غسل کے لئے آپ ﷺ کا انتخاب﴾

۱۷۱۔ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ: اغْسِلْنِي يَا عَلِيُّ إِذَا مِتُّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا غَسَلْتُ مَيِّتًا قَطُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّكَ سَتَهَيِّأُ أَوْ تُيَسِّرُ، قَالَ عَلِيُّ: فَغَسَلْتُهُ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

”حضرت عبدالواحد بن ابی عون ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب ؓ سے اپنے اس مرض میں جس میں آپ ﷺ کی وفات ہوئی فرمایا: اے علی جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے غسل دینا تو آپ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے کبھی کسی میت کو غسل نہیں دیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک عنقریب تو اس کے لئے تیار ہو جائے گا حضرت علی ؓ بیان کرتے ہیں پس میں نے آپ ﷺ کو غسل دیا۔ اس حدیث کو ابن سعد نے ”الطبقات الکبریٰ“ میں بیان کیا ہے۔“

۱۷۲۔ عَنْ عَامِرٍ قَالَ: غَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَالْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ وَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَكَانَ عَلِيُّ يَغْسِلُهُ وَيَقُولُ: بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي، طُبَّتْ مَيِّتًا وَحَيًّا. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

”حضرت عامر ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی اور فضل بن عباس اور

اسامہ بن زید ؓ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو غسل دیا جب حضرت علی ؓ آپ ﷺ کو غسل دے رہے تھے تو کہتے تھے یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں آپ وصال فرما کر اور زندہ رہ کر دونوں حالتوں میں پاکیزہ تھے۔ اس حدیث کو ابن سعد نے ”الطبقات الکبریٰ“ میں بیان کیا ہے۔“

۱۷۳۔ عَنْ عَامِرٍ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ يَغْسِلُ النَّبِيَّ ﷺ وَالْفَضْلُ وَأَسَامَةُ يَحْجِبَانِهِ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

”حضرت عامر ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی ؓ حضور نبی اکرم ﷺ کو غسل دے رہے تھے اور حضرت فضل اور اسامہ نے آپ ﷺ پر پردہ کیا ہوا تھا۔ اس حدیث کو ابن سعد نے ”الطبقات الکبریٰ“ میں بیان کیا ہے۔“

(۲۰) بَابُ فِي إِعْلَامِ النَّبِيِّ ﷺ إِيَّاهُ

بِاسْتِشْهَادِهِ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا آپ ﷺ کو شہادت کی خبر دینا﴾

۱۷۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَلَى جَبَلٍ حِرَاءٍ. فَتَحَرَّكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اسْكُنْ. حِرَاءُ! فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صَدِيقٌ أَوْ شَهِيدٌ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ ؓ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت سعید بن زید ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حراء (پہاڑ) پر سکون رہو پس بے شک تجھ پر نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے (اور کوئی نہیں)۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس پہاڑ پر حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ تھے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم ۱۷۴: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل طلحة و الزبير، ۴/ ۱۸۸۰، الحديث رقم: ۲۴۱۷، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/ ۴۴۱، الحديث رقم: ۶۹۸۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ۱۸۷، الحديث رقم: ۱۶۳۰، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱/ ۲۷۳، الحديث رقم: ۸۹۰، وأبويعلى في المسند، ۲/ ۲۵۹، الحديث رقم: ۹۷۰.

۱۷۵۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ. قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ رَفِيقَيْنِ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ الْعَشِيرَةِ، فَلَمَّا نَزَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَقَامَ بِهَا رَأَيْنَا أَنَا وَمِنْ بَنِي نُدُلَجٍ يَعْمَلُونَ فِي عَيْنٍ لَهُمْ فِي نَخْلٍ، فَقَالَ لِي عَلِيٌّ: يَا أَبَا الْيَقْظَانِ، هَلْ لَكَ أَنْ تَأْتِيَ هَؤُلَاءِ فَتَنْظُرَ كَيْفَ يَعْمَلُونَ؟ فَجِئْنَا هُمْ، فَنَظَرْنَا إِلَى عَمَلِهِمْ سَاعَةً ثُمَّ غَشِينَا النَّوْمَ، فَأَنْطَلَقْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ فَاضْطَجَعْنَا فِي صَوْرِ مِنَ النَّخْلِ فِي دَفْعَاءٍ مِنَ التُّرَابِ، فَنِمْنَا. فَوَاللَّهِ مَا أَهْبَنَّا إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحَرِّكُنَا بِرِجْلِهِ، وَقَدْ تَتَرَّبْنَا مِنْ تِلْكَ الدَّفْعَاءِ، فَيَوْمَئِذٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: يَا أَبَا تُرَابٍ لِمَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ التُّرَابِ. قَالَ: أَلَا أَحَدَيْتُكُمَا بِأَشَقَى النَّاسِ رَجُلَيْنِ؟ قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: أَحْيِمِرُ ثُمُودَ الَّذِي عَقَرَ النَّاقَةَ، وَالَّذِي يَضْرِبُكَ يَا عَلِيُّ عَلَى هَذِهِ (يَعْنِي قَرْنَهُ). حَتَّى تُبَلَّ مِنْهُ هَذِهِ. يَعْنِي لِحْيَتَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ النَّسَائِيُّ.

”حضرت عمار بن یاسر ؓ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ ”ذات العشیرہ“ میں حضرت علی ؓ اور میں ایک دوسرے کے ساتھ تھے پس جب حضور نبی اکرم ﷺ اس جگہ آئے اور وہاں قیام فرمایا ہم نے بنو مدلج کے لوگوں کو دیکھا کہ وہ ایک کھجور تلے اپنے ایک چشمے میں کام کر رہے ہیں۔ حضرت علی ؓ نے مجھے فرمایا: اے ابا یقظان تمہاری کیا رائے ہے اگر ہم ان لوگوں کے پاس جائیں اور دیکھیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں؟ پس ہم ان کے پاس آئے اور ان کے کام کو کچھ دیر تک دیکھا

الحديث رقم ۱۷۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۶۳/۴،
(الحديث رقم: ۱۸۳۲۱)، و النسائي في السنن الكبرى، ۱۵۳/۵،
الحديث رقم: ۸۵۳۸، و الحاكم في المستدرک، ۱۵۱/۳، الحديث
رقم: ۴۶۷۹.

پھر ہمیں نیند آنے لگی تو میں اور حضرت علیؑ وہاں سے چلے اور کھجوروں کے درمیان مٹی پر ہی لیٹ کر سو گئے۔ پس اللہ کی قسم ہمیں حضور نبی اکرم ﷺ کے علاوہ کسی نے نہ جگایا۔ آپ ﷺ نے ہمیں اپنے مبارک قدموں کے مس سے جگایا۔ جبکہ ہم خوب خاک آلود ہو چکے تھے پس اس دن حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: اے ابوتراب! اور یہ آپ ﷺ نے آپ ﷺ کے جسم پر مٹی کو دیکھ کر فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں دو بد بخت ترین آدمیوں کے بارے نہ بتاؤں؟ ہم نے کہا ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: پہلا شخص قوم شمود کا اجیر تھا جس نے صالحؑ کی اونٹنی کی ٹانگیں کاٹی تھیں اور دوسرا شخص وہ ہے جو اے علیؑ تمہارے سر پر وار کرے گا۔ یہاں تک کہ (خون سے یہ) داڑھی تر ہو جائے گی۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے مسند میں اور امام نسائی نے ”السنن الکبریٰ“ میں روایت کیا ہے۔“

۱۷۶۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَبْعٍ قَالَ، سَمِعْتُ عَلِيًّا ؑ يَقُولُ: لَتُخَضَبَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذَا، فَمَا يَنْتَظِرُ بِي الْأَشَقَى؟ قَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَخْبَرْنَا بِهِ نُبَيْرُ عِزَّتِهِ، قَالَ: إِذَا تَالَلَهُ تَقْتُلُونَ بِي غَيْرَ قَاتِلِي، قَالُوا: فَاسْتَخْلَفَ عَلَيْنَا، قَالَ: لَا وَلَكِنْ أَتْرُكُكُمْ إِلَى مَا تَرَكَكُمْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، قَالُوا: فَمَا تَقُولُ لِرَبِّكَ إِذَا أَتَيْتَهُ؟ قَالَ: أَقُولُ: اللَّهُمَّ تَرَكْتَنِي فِيهِمْ مَا بَدَا لَكَ، ثُمَّ قَبَضْتَنِي إِلَيْكَ وَأَنْتَ فِيهِمْ، فَإِنْ شِئْتَ أَصْلَحْتَهُمْ، وَإِنْ شِئْتَ أَفْسَدْتَهُمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

الحديث رقم ۱۷۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۳۰، الحديث رقم: ۱۰۷۸، وأبو يعلى في المسند، ۱/۴۴۳، الحديث رقم: ۵۹۰، وابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۴۴۴، الحديث رقم: ۳۷۰۹۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۳۷.

”حضرت عبداللہ بن سبعؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ داڑھی سر کے خون سے سرخ ہو جائے گی اور اس کا انتظار ایک بد بخت کر رہا ہے لوگوں نے کہا اے امیر المومنین ہمیں اس کے بارے میں خبر دیجئے ہم اس کی نسل کو تباہ کر دیں گے آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم تم سوائے میرے قاتل کے کسی کو قتل نہیں کرو گے۔ انہوں نے کہا ہم پر کسی کو خلیفہ مقرر کر دیں آپ نے فرمایا نہیں لیکن میں اسی چیز کی طرف چھوڑتا ہوں جس کی طرف تمہیں حضور نبی اکرم ﷺ نے چھوڑا (یعنی باہمی مشاورت) انہوں نے کہا آپ اپنے رب سے کیا کہیں گے جب آپ اس کے پاس جائیں گے۔ آپ نے فرمایا: میں کہوں گا ”اے اللہ تو نے جتنا عرصہ چاہا مجھے ان میں باقی رکھا پھر تو نے مجھے اپنے پاس بلا لیا لیکن تو ان میں باقی ہے اگر تو چاہے تو ان کی اصلاح فرما دے اور اگر تو چاہے تو ان میں بگاڑ پیدا کر دے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

۱۷۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَبْعٍ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّؓ فَقَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ لَتُخَصَبَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ، قَالَ: قَالَ النَّاسُ: فَأَعْلِمْنَا مَنْ هُوَ؟ وَاللَّهِ لَنُبَيِّرَنَّ عِثْرَتَهُ، قَالَ: أَنْشَدُكُمْ بِاللَّهِ أَنْ يُقْتَلَ غَيْرُ قَاتِلِي، قَالُوا: إِنْ كُنْتَ قَدْ عَلِمْتَ ذَلِكَ اسْتَخْلِفْ إِذَا، قَالَ: لَا، وَلَكِنْ أَكِلْكُمْ إِلَى مَا وَكَلَكُمْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عبداللہ بن سبعؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے ایک دن ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور مخلوقات کو زندگی

عطا فرمائی یہ داڑھی ضرور بالضرور خون سے خضاب کی جائے گی (یعنی میری داڑھی میرے سر کے خون سے سرخ ہو جائے گی) راوی بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے کہا پس آپ ہمیں بتا دیں وہ کون ہے؟ ہم اس کی نسل مٹا دیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ میرے قاتل کے علاوہ کسی کو قتل نہ کیا جائے۔ لوگوں نے کہا اگر آپ یہ جانتے ہیں تو کسی کو خلیفہ مقرر کر دیں، آپ نے فرمایا: نہیں لیکن میں تمہیں وہ چیز سونپتا ہوں جو حضور نبی اکرم ﷺ نے تمہیں سونپی (یعنی باہم مشاورت سے خلیفہ مقرر کرو)۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

۱۷۸۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: دَعَا عَلِيٌّ النَّاسَ إِلَى الْبَيْعَةِ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُلْجَمٍ الْمُرَادِيُّ فَرَدُّهُ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ: مَا يَحْبِسُ أَشْقَاهَا؟ لَتُخْضَبَنَّ. أَوْ لَتُصْبَغَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذَا، يَعْنِي لِحْيَتَهُ مِنْ رَأْسِهِ، ثُمَّ تَمَثَّلَ بِهِذَيْنِ الْبَيْتَيْنِ.

أَشْدُّ حَيَازِيمَكَ لِلْمَوْتِ
فَإِنَّ الْمَوْتَ آتِيكَ
وَلَا تَجْزَعُ مِنْ الْقَتْلِ
إِذَا حَلَّ بِوَادِيكَ

وَاللَّهِ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِيِّيِّ ﷺ إِلَيَّ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

”حضرت ابو طفیل بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی ﷺ نے لوگوں کو بیعت کی

دعوت دی تو عبدالرحمن بن ملجم مرادی بھی آیا پس آپ ﷺ نے دو دفعہ اس کو واپس بھیج دیا، جب وہ تیسری مرتبہ آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس بد بخت کو کون روکے گا؟ پھر فرمایا: ضرور بالضرور اس (داڑھی کو) خضاب کیا جائے گا یا خون سے رنگا جائے گا یعنی سر کے خون سے میری داڑھی سرخ ہوگی پھر آپ نے یہ دو شعر پڑھے۔“

تو موت کے لئے کمر بستہ ہو

بے شک موت تجھے آنے والی ہے

اور قتل سے خوفزدہ نہ ہو

جب وہ تیری وادی میں اتر آئے

”خدا کی قسم یہ حضور نبی اُمّی ﷺ کا میرے ساتھ عہد ہے، اسے ابن سعد

نے ”الطبقات الکبریٰ“ میں روایت کیا ہے۔“

(۲۱) بَابُ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ ﷺ

﴿ آپ ﷺ کی جامع صفات کا بیان ﴾

۱۷۹۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ وَ مِنْهَا وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بَخْطٍ يَدِهِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ زَوَّجْتُكَ أَقْدَمَ أُمَّتِي سَلَمًا، وَ أَكْثَرَهُمْ عِلْمًا، وَ أَعْظَمَهُمْ حِلْمًا؟ رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عبد اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تو راضی نہیں کہ میں نے تیرا نکاح امت میں سب سے پہلے اسلام لانے والے، سب سے زیادہ علم والے اور سب سے زیادہ بردبار شخص سے کیا ہے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

۱۸۰۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ، وَ الْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ لَا يَفْتَرِقَانِ حَتَّى يَرِدَا عَلِيَّ الْحَوْضِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی

الحديث رقم ۱۷۹: أخرجه أحمد في المسند، ۵ / ۲۶، و الطبرانی في المعجم الكبير، ۲۰ / ۲۲۹، و حسام الدين الهندي في كنز العمال، الحديث رقم: ۳۲۹۲۴، ۳۲۹۲۵، و السيوطي في جمع الجوامع، الحديث رقم: ۴۲۷۳، ۴۲۷۴.

الحديث رقم ۱۸۰: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۵ / ۱۳۵، الحديث رقم: ۴۸۸۰، و الصغير، ۱ / ۲۵۵، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۳۴.

اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ علی اور قرآن کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ یہ دونوں کبھی بھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوضِ کوثر پر (اکٹھے) آئیں گے۔ اس حدیث کو طبرانی نے ”المعجم الاوسط“ میں روایت کیا ہے۔“

۱۸۱۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: النَّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتَّى، وَأَنَا وَ عَلِيٌّ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا لوگ جدا جدا نسب سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ میں اور علی ایک ہی نسب سے ہیں۔ اس حدیث کو طبرانی نے ”المعجم الاوسط“ میں روایت کیا ہے۔“

۱۸۲۔ عَنْ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: السُّبْقُ ثَلَاثَةٌ: السَّابِقُ إِلَى مُوسَى، يُوشَعَ بْنِ نُونٍ وَ السَّابِقُ إِلَى عِيسَى، صَاحِبُ يَاسِينَ، وَ السَّابِقُ إِلَى مُحَمَّدٍ ﷺ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ؑ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سبقت لے جانے والے تین ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی

الحديث رقم ۱۸۱: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۲۶۳/۴،

الحديث رقم: ۱۶۵۱، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰۰/۹، و

الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ۳۰۳/۴، الحديث رقم: ۶۸۸۸.

الحديث رقم ۱۸۲: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۹۳/۱۱،

الحديث رقم: ۱۱۱۵۲، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰۲/۹.

طرف (ان پر ایمان لا کر) سبقت لیجانے والے حضرت یوشع بن نون ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سبقت لیجانے والے صاحب یاسین ہیں اور حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف سبقت لیجانے والے علی ابن ابی طالب ہیں۔ اس حدیث کو طبرانی نے ”المعجم الکبیر“ میں روایت کیا ہے۔“

۱۸۳۔ عَنْ بَنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَأُمِّ سَلَمَةَ : هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَحْمُهُ لَحْمِي، وَ دَمُهُ دَمِي، فَهُوَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: وہ فرماتے ہیں، حضور نبی اکرم ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: یہ علی بن ابی طالب ہے اس کا گوشت میرا گوشت ہے اور اس کا خون میرا خون ہے اور یہ میرے لئے ایسے ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے حضرت ہارون علیہ السلام مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اس حدیث کو طبرانی نے ”المعجم الکبیر“ میں بیان کیا ہے۔“

۱۸۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَكِيمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَيَّ فِي عَلِيٍّ ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي: أَنَّهُ سَيِّدُ الْمُؤْمِنِينَ، وَ إِمَامُ الْمُتَّقِينَ، وَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شبِ معراج وحی کے ذریعے مجھے علی کی تین صفات کی خبر دی یہ کہ وہ تمام مومنین کے سردار ہیں، متقین کے امام ہیں اور (قیامت کے روز) نورانی

الحديث رقم ۱۸۳: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۱۸/۱۲،

الحديث رقم: ۱۲۳۴۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۱۱.

الحديث رقم ۱۸۴: أخرجه الطبرانی في المعجم الصغير، ۲/۸۸.

چہرے والوں کے قائد ہوں گے۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ”المعجم الصغیر“ میں بیان کیا ہے۔“

۱۸۵۔ عَنْ بَنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا﴾ قَالَ: مَحَبَّةٌ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

”حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا﴾ حضرت علی ؑ کی شان میں اتری ہے۔ اور انہوں نے فرمایا اس سے مراد مومنین کے دلوں میں (حضرت علی ؑ) کی محبت ہے۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ”المعجم الاوسط“ میں روایت کیا ہے۔“

۱۸۶۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا نَزَلَ فِي أَحَدٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى مَا نَزَلَ فِي عَلِيٍّ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيخِهِ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قرآن پاک کی جتنی آیات حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی ہیں کسی اور کے حق میں نازل نہیں ہوئیں۔ اس حدیث کو امام ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں روایت کیا ہے۔“

۱۸۷۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ ثَلَاثُ ثَمَنَةِ آيَةٍ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيخِهِ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ کے حق میں قرآن کریم کی تین سو آیات نازل ہوئیں اس حدیث کو امام ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں روایت کیا ہے۔“

مآخذ و مراجع

- ۱- ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹-۲۳۵ھ/ ۷۷۶-۸۴۹ء)۔ المصنف - ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشید، ۱۴۰۹ھ۔
- ۲- ابن ابی عاصم، ابو بکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶-۲۸۷ھ/ ۸۲۲-۹۰۰ء)۔ السنہ - بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔
- ۳- ابن جعد، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳-۲۳۰ھ/ ۷۵۰-۸۴۵ء)۔ المسند - بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔
- ۴- ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰-۳۵۴ھ/ ۸۸۳-۹۶۵ء)۔ الصحیح - بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء۔
- ۵- ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ فتح الباری - لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔
- ۶- ابن حبان، عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حبان ابو محمد انصاری (۲۷۴-۳۶۹ھ)۔ طبقات المحمدین باصہمان - بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۲ھ- ۱۹۹۲۔
- ۷- ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳-۳۱۱ھ/ ۸۳۸-۹۲۴ء)۔ الصحیح - بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء۔
- ۸- ابن راہویہ، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبد اللہ (۱۶۱-۲۳۷ھ/ ۷۷۸-۸۵۱ء)۔ المسند - مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

- ٩- ابن سعد، ابو عبد الله محمد (١٦٨-٢٣٠هـ/٤٨٣-٤٨٣هـ)۔ الطبقات الکبریٰ۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعة والنشر، ١٣٩٨هـ/١٩٤٨ء۔
- ١٠- ابن عبد البر، ابو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد (٣٦٨-٤٦٣هـ/٩٤٩-١٠٤١ء)۔ التمهيد - مغرب (مراکش): وزارت عموم الأوقاف والشؤون الإسلامية، ١٣٨٤هـ۔
- ١١- ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ الله بن عبد الله بن حسین دمشقی (٣٩٩-٥٤١هـ/١١٠٥-١١٤٦ء)۔ تاریخ دمشق الکبیر (تاریخ ابن عساکر)۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٣٣١هـ/٢٠٠١ء۔
- ١٢- ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی (٤٠١-٤٤٢هـ/١٣٠١-١٣٤٣ء)۔ البدایہ و النہایہ۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٣١٩هـ/١٩٩٨ء۔
- ١٣- ابن ماجہ، ابو عبد الله محمد بن یزید قزوینی (٢٠٩-٢٤٣هـ/٨٢٣-٨٨٤ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٣١٩هـ/١٩٩٨ء۔
- ١٤- ابن منہ، ابو عبد الله محمد بن اسحاق بن یحییٰ (٣١٠-٣٩٥هـ/٩٢٢-١٠٠٥ء)۔ الایمان۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ١٣٠٦هـ۔
- ١٥- ابن ہشام، ابو محمد عبد الملك حمیری (٢١٣مہـ/٨٢٨ء)۔ السیرۃ النبویہ۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٣١١هـ۔
- ١٦- ابو داؤد، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سہستانی (٢٠٢-٢٤٥هـ/٨١٤-٨٨٩ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٣١٣هـ/١٩٩٣ء۔
- ١٧- ابو عوانہ، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (٢٣٠-٣١٦هـ/٨٣٥-٩٢٨ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٩٩٨ء۔
- ١٨- ابو نعیم، احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (٣٣٦-٤٣٠هـ/٩٣٨-١٠٣٨ء)۔ حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء۔ بیروت، لبنان: دار

الكتاب العربي، ١٣٠٠هـ/١٩٨٠ء-

- ١٩- ابو يعلى، احمد بن علي بن ثني بن يحيى بن عيسى بن هلال موصلى تميمي (٢١٠-٣٠٤هـ/٨٢٥-٩١٩ء)- المسند - دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٣٠٣هـ/١٩٨٣ء-
- ٢٠- ابو يعلى، احمد بن علي بن ثني بن يحيى بن عيسى بن هلال موصلى تميمي (٢١٠-٣٠٤هـ/٨٢٥-٩١٩ء)- المعجم، فيصل آباد، پاکستان: ادارة العلوم والاثرية، ١٣٠٤هـ-
- ٢١- احمد بن حنبل، ابو عبد الله بن محمد (١٦٣-٢٤١هـ/٨٠-٨٥٥ء)- فضائل الصحابة - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة-
- ٢٢- احمد بن حنبل، ابو عبد الله بن محمد (١٦٣-٢٤١هـ/٨٠-٨٥٥ء)- المسند - بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ١٣٩٨هـ/١٩٤٨ء-
- ٢٣- بخارى، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيرة (١٩٣-٢٥٦هـ/٨١٠-٨٤٠ء)- الادب المفرد - بيروت، لبنان: دار البشائر الاسلاميه، ١٣٠٩هـ/١٩٨٩ء-
- ٢٣- بخارى، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيرة (١٩٣-٢٥٦هـ/٨١٠-٨٤٠ء)- الصحيح - بيروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٣٠١هـ/١٩٨١ء-
- ٢٥- بخارى، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيرة (١٩٣-٢٥٦هـ/٨١٠-٨٤٠ء)- التاريخ الكبير - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية -
- ٢٦- بزار، ابو بكر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصري (٢١٠-٢٩٢هـ/٨٢٥-٩٠٥ء)- المسند - بيروت، لبنان: ١٣٠٩هـ-
- ٢٧- تيهيقي، ابو بكر احمد بن حسين بن علي بن عبد الله بن موسى (٣٨٣-٤٥٨هـ/٩٩٣-١٠٦٦ء)- السنن الكبرى - مكة المكرمة، سعودى عرب: مكتبة دار الباز، ١٣١٣هـ/١٩٩٣ء-
- ٢٨- تيهيقي، ابو بكر احمد بن حسين بن علي بن عبد الله بن موسى (٣٨٣-٤٥٨هـ/٩٩٣-١٠٦٦ء)- شعب الايمان - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٣١٠هـ/١٩٩٠ء-
- ٢٩- ترمذى، ابو عيسى محمد بن عيسى بن سوره بن موسى بن ضحاک سلمى (٢١٠-٢٤٩هـ/٨٢٥-٩٠٥ء)-

- ٨٢٥-٨٩٢هـ) - الجامع الصحيح - بيروت، لبنان: دار الغرب الاسلامي، ١٩٩٨ء -
- ٣٠- ترمذي، ابو عيسى محمد بن عيسى بن سوره بن موسى بن ضحاک سلمی (٢١٠-٢٤٩هـ/ ٨٢٥-٨٩٢هـ) - الشمالی محمدیه - ملتان، پاکستان: فاروقی کتب خانہ -
- ٣١- حاکم، ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد (٣٢١-٤٠٥هـ/ ٩٣٣-١٠١٢ء) - المسند رک علی المحسنين - بيروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٣١١هـ/ ١٩٩٠ء -
- ٣٢- حسام الدين هندی، علاء الدين علی متقی (م ٩٤٥هـ) - کنز العمال - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ١٣٩٩هـ/ ١٩٤٩ء -
- ٣٣- حسینی، ابراهيم بن محمد (١٠٥٣-١١٢٠هـ) - البیان والتعريف - بيروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٢٠١هـ
- ٣٢- حمیدی، ابو بکر عبد الله بن زبیر (م ٢١٩هـ/ ٨٣٣ء) - المسند - بيروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبة المنشی -
- ٣٥- خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (٣٩٢- ٣٦٣هـ/ ١٠٠٢-١٠٤١ء) - تاریخ بغداد - بيروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ -
- ٣٦- خطیب حمیری، محمد بن عبد الله - مشکوٰۃ المصابیح - بيروت، لبنان، دار الفکر، ١٣١١هـ/ ١٩٩١ء -
- ٣٤- دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (٣٠٦- ٣٨٥هـ/ ٩١٨-٩٩٥ء) - السنن - بيروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٣٨٦هـ/ ١٩٦٦ء -
- ٣٨- دارمی، ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن (١٨١-٢٥٥هـ/ ٤٩٤-٨٦٩ء) - السنن - بيروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٢٠٤هـ -
- ٣٩- دیلمی، ابو شجاع شیرویہ بن شہر دار بن شیرویہ بن فناخسرو ہمدانی (٣٣٥-٥٠٩هـ/ ١٠٥٣-١١١٥ء) - الفردوس بمأثور الخطاب - بيروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٦ء -

- ٣٠- ذُهبي، شمس الدين محمد بن احمد الذهبي (٦٤٣-٤٢٨هـ). - ميزان الاعتدال في نقد الرجال - بيروت، لبنان: دارالكتب العلمية، ١٩٩٥هـ.
- ٣١- روياني، ابو بكر محمد بن هارون (م ٣٠٤هـ). - المسند - قاهره، مصر: مؤسسه قرطبه، ١٤١٦هـ.
- ٣٢- زحشرى، امام جارا الله محمد بن عمر بن محمد خوارزمي الزحشرى (٣٢٤-٥٣٨هـ). - مختصر كتاب الموافقه بين اهل البيت والصحابه، بيروت، لبنان، دارالكتب العلمية، ١٤٢٠هـ / ١٩٩٩ء
- ٣٣- سعيد بن منصور (م ٢٢٤هـ). - السنن (مجلدات: ٥). - رياض، سعودى عرب، ٢٠٠٠ء - محققه: سعد بن عبد الله.
- ٣٤- سيوطى، جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن ابى بكر بن محمد بن ابى بكر بن عثمان (٨٣٩-٩١١هـ / ١٣٣٥-١٥٠٥ء). - الخصائص الكبرى - فيصل آباد، پاكستان: مكتبه نوريه رضويه.
- ٣٥- سيوطى، جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن ابى بكر بن محمد بن ابى بكر بن عثمان (٨٣٩-٩١١هـ / ١٣٣٥-١٥٠٥ء). - تاريخ الخلفاء - بيروت، لبنان دارالكتاب العربى، ١٤٢٠هـ - ١٩٩٩ء
- ٣٦- شاشى، ابو سعيد يثتم بن كليب بن شريح (م ٣٣٥هـ / ٩٣٦ء). - المسند - مدينه منوره، سعودى عرب: مكتبة العلوم والحكم، ١٤١٠هـ.
- ٣٧- شافعى، ابو عبد الله محمد بن ادريس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشى (١٥٠-٢٠٣هـ / ٤٦٤-٨١٩ء). - المسند - بيروت لبنان: دارالكتب العلميه
- ٣٨- شيبانى، ابو بكر احمد بن عمرو بن ضحاك بن مخلد (٢٠٦-٢٨٤هـ / ٨٢٢-٩٠٠ء). - الآحاد والمثانى - رياض، سعودى عرب: دار الرايه، ١٤١١هـ / ١٩٩١ء.
- ٣٩- طبرانى، سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (٢٦٠-٣٦٠هـ / ٨٤٣-٩٤١ء).

- المعجم الاوسط - رياض، سعودى عرب: مكتبة المعارف، ١٣٠٥هـ/١٩٨٥ء -
- ٥٠ - طبراني، سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (٢٦٠-٣٦٠هـ/٨٤٣-٩٤١ء) -
المعجم الصغير، بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣١٨هـ/١٩٩٤ء -
- ٥١ - طبراني، سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (٢٦٠-٣٦٠هـ/٨٤٣-٩٤١ء) -
المعجم الكبير، موصل، عراق: مطبعة الزهراء الحديثة -
- ٥٢ - طبراني، سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (٢٦٠-٣٦٠هـ/٨٤٣-٩٤١ء) -
المعجم الكبير - قاهره، مصر: مكتبة ابن تيميه -
- ٥٣ - طبري، ابو جعفر محمد بن جرير بن يزيد (٢٢٣-٣١٠هـ/٨٣٩-٩٢٣ء) - تاريخ الامم
والملوك - بيروت، لبنان، دار الكتب العلمية، ١٣٠٤هـ -
- ٥٤ - طحاوي، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامه بن سلمه بن عبد الملك بن سلمه (٢٢٩-٣٢١هـ/٨٥٣-٩٣٣ء) - شرح معاني الآثار - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٣٩٩هـ -
- ٥٥ - طيالى، ابو داود سليمان بن داود جارود (١٣٣-٢٠٢هـ/٤٥١-٨١٩ء) - المسند -
بيروت، لبنان: دار المعرفه -
- ٥٦ - عبد الرزاق، ابو بكر بن همام بن نافع صنعاني (١٢٦-٢١١هـ/٤٣٣-٨٢٦ء) -
المصنف - بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ١٣٠٣هـ -
- ٥٧ - عبد بن حميد، ابو محمد بن نصر كسي (م ٢٣٩هـ/٨٦٣ء) - المسند - قاهره، مصر: مكتبة
السنة، ١٣٠٨هـ/١٩٨٨ء -
- ٥٨ - عجلوني، ابو الفداء اسماعيل بن محمد بن عبد البهادي بن عبد الغني جراجي (١٠٨٤-
١١٦٢هـ/١٦٤٦-١٧٤٩ء) - كشف الخفا و مزيل الالباس - بيروت، لبنان:
مؤسسة الرساله، ١٣٠٥هـ/١٩٨٥ء -
- ٥٩ - عيني، بدر الدين ابو محمد محمود بن احمد بن موسى بن احمد بن حسين بن يوسف بن محمود
(٤٦٢-٨٥٥هـ/١٣٦١-١٣٥١ء) - عمدة القاري - بيروت، لبنان: دار الفكر،

۱۳۹۹ھ / ۱۹۷۹ء۔

- ۶۰۔ قضای، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی بن حکمون بن ابراہیم بن محمد بن مسلم قضای (م ۳۵۴ھ / ۱۰۶۲ء)۔ مسند الشہاب۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ / ۱۹۸۶ء۔
- ۶۱۔ کنانی، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (۷۲۲-۸۴۰ھ)۔ مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجہ۔ بیروت، لبنان: دار العربیہ، ۱۴۰۳ھ۔
- ۶۲۔ مبارک پوری، محمد عبد الرحمن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳-۱۳۵۳ھ)۔ تحفۃ الاحوذی۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔
- ۶۳۔ مالک، ابن انس بن مالک ؓ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث الحمزی (۹۳-۱۷۹ھ / ۷۱۲-۷۹۵ء)۔ الموطا۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۵ء۔
- ۶۴۔ محبت طبری، ابو جعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (۶۱۵-۶۹۳ھ / ۱۲۱۸-۱۲۹۵ء)۔ الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۶ء۔
- ۶۵۔ محبت طبری، ابو جعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (۶۱۵-۶۹۳ھ / ۱۲۱۸-۱۲۹۵ء)۔ ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربی، جدہ، سعودی عرب، مکتبۃ الصحابہ، ۱۴۱۵ھ / ۱۹۹۵ء۔
- ۶۶۔ مسلم، ابو الحسین ابن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (۲۰۶-۲۶۱ھ / ۸۲۱-۸۷۵ء)۔ المسح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔
- ۶۷۔ مقدسی، محمد بن عبد الواحد بن احمد بن عبد الرحمن بن اسماعیل بن منصور سعدی حنبلی (۵۶۹-۶۳۳ھ / ۱۱۷۳-۱۲۴۵ء)۔ الاحادیث المختارہ۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النهضة الحدیثہ، ۱۴۱۰ھ / ۱۹۹۰ء۔

- ٦٨- مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲-۱۰۳۱ھ/۱۵۳۵-۱۶۲۱ء)۔ فیض القدر شرح الجامع الصغیر۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔
- ٦٩- منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱-۶۵۶ھ/۱۱۸۵-۱۲۵۸ء)۔ الترغیب و الترہیب۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔
- ٧٠- نسائی، ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء۔
- ٧١- نسائی، ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن الکبریٰ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔
- ٧٢- نیشاپوری أبو سعید عبد الملک بن ابی عثمان محمد بن ابراہیم النیشاپوری (م ۴۰۶ھ) کتاب شرف المصطفیٰ بیروت، لبنان: دارالبشائر، ۲۰۰۳ھ/۱۴۲۳ء۔
- ٧٣- ہبۃ اللہ، ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن الحسن الطبری اللاکائی، کرامات الأولیاء، الریاض، سعودی عرب، دار الطبیہ، ۱۴۱۲ھ۔
- ٧٤- بیہقی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ مجمع الزوائد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔
- ٧٥- بیہقی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ موارد الظمان إلی زوائد ابن حبان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔